

الْإِنْعَامُ فِي فَضْلِ الصَّيَامِ وَالْقِيَامِ

﴿روزہ اور قیام اللیل پر منتخب آیات و احادیث﴾

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز



الْإِنْعَامُ

فِي

فَضْلِ الصَّيَامِ وَالْقِيَامِ

﴿روزہ اور قیام اللیل پر منتخب آیات و احادیث﴾

تألیف

سید محمد طاهر قادری

منہاج القرآن پبلی کیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 37237695

www.Minhaj.org-sales@Minhaj.org

جملہ حقوق بحق تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : **الْإِنْعَامُ فِي فَضْلِ الصَّيَامِ وَالْقِيَامِ**
(روزہ اور قیام اللیل کی فضیلت پر منتخب آیات
و احادیث)

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونین ترجمہ و تخریج : محمد افضل قادری، فیض اللہ بغدادی

نظر ثانی : پروفیسر محمد نواز ظفر

پروف ریڈنگ : حسنین عباس

زیرِ اہتمام : فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اشاعتِ اول : ستمبر 2009ء

تعداد : 1,100

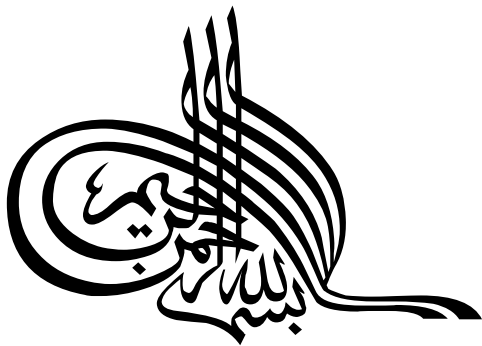
قیمت : 140/- روپے



نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی
کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ
کے لیے تحریکِ منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

﴿صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے۔) ۱-۴/۱-۸۰ پی آئی وی،
موڑخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم
۴/۳-۹۷۰، موڑخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی
چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/۱ اے ڈی (لابریری)، موڑخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛
اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ ۶۳-۶۱/۸۰
۹۲، موڑخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کتب
تمام تعلیمی اداروں کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرست

الرقم	الأبواب	الصفحة
۱ .	فَصْلٌ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ ﴿ماہ رمضان المبارک کی فضیلت کا بیان﴾	۱۱
۲ .	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّيَامِ وَالْقِيَامِ ﴿روزے اور قیام کی فضیلت کا بیان﴾	۲۳
۳ .	فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَلَاةِ التَّرَاوِيحِ وَعَدَدِ رَكَعَاتِهَا ﴿نماز تراویح اور اس کی تعداد رکعات کا بیان﴾	۴۱
۴ .	فَصْلٌ فِي فَضْلِ تَنَاوُلِ السَّحُورِ وَالْإِفْطَارِ ﴿سحری اور افطاری کی فضیلت کا بیان﴾	۶۳
۵ .	فَصْلٌ فِي اجْتِنَابِ الصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالْمُنْكَرَاتِ ﴿حالتِ روزہ میں منکرات و لغویات سے اجتناب کا بیان﴾	۷۶

الرقم	الأبواب	الصفحة
٦.	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْإِعْتِكَافِ ﴿ فضيلتِ اعتكاف کا بیان ﴾	٨٢
٧.	فَصْلٌ فِي فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿ لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان ﴾	٩٥
٨.	فَصْلٌ فِي تَحْرِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ ﴿ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاشِ لیلۃ القدر کا بیان ﴾	١٠٤
٩.	فَصْلٌ فِي فَضْلِ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فِي رَمَضَانَ ﴿ رمضان المبارک میں تلاوت قرآن کی فضیلت کا بیان ﴾	١١٦
١٠.	فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ ﴿ صدقہ فطر کی فضیلت کا بیان ﴾	١٢٦
١١.	فَصْلٌ فِي فَضْلِ لَيْلَةِ الْفِطْرِ	١٣٥

الرقم	الأبواب	الصفحة
۱۲	﴿شب عید الفطر کی فضیلت کا بیان﴾ فَصْلٌ فِي فَضْلِ صِيَامِ التَّطَوُّعِ ﴿نفل روزوں کی فضیلت کا بیان﴾	۱۴۲
۱۴۳	(۱) فَضْلُ صِيَامِ شَعْبَانَ وَنِصْفِ مَنْ شَعْبَانَ ﴿شعبان اور نصف شعبان کے روزوں کی فضیلت کا بیان﴾	۱۴۳
۱۴۹	(۲) فَضْلُ صِيَامِ الشَّوَّالِ ﴿شوال کے روزوں کی فضیلت کا بیان﴾	۱۴۹
۱۵۱	(۳) فَضْلُ صِيَامِ الْمُحَرَّمِ وَيَوْمِ الْعَاشُورَاءِ ﴿ماہ محرم اور یومِ عاشوراء کے روزوں کی فضیلت کا بیان﴾	۱۵۱
۱۵۵	(۴) فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ ﴿یومِ عرفہ کے روزہ کی فضیلت کا بیان﴾	۱۵۵
۱۵۸	(۵) فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ	۱۵۸

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿پیر اور جمعرات کے روزوں کی فضیلت کا بیان﴾	
۱۶۵	(۶) فَضْلُ مَنْ صَامَ الْأَيَّامَ الْبَيْضَ ﴿ایام بیض کے روزے رکھنے کی فضیلت کا بیان﴾	
۱۶۷	(۷) فَضْلُ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ﴿ہر ماہ تین روزے رکھنے کی فضیلت کا بیان﴾	
۱۷۲	(۸) فَضْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا وَأَفْطَرَ يَوْمًا ﴿صوم داؤدی (ایک دن روزہ اور ایک دن افطار) کی فضیلت کا بیان﴾	
۱۷۷	(۹) فَصْلٌ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الْعِيدَيْنِ وَأَيَّامِ التَّشْرِيقِ ﴿عیدین اور ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت کا بیان﴾	
۱۸۲	(۱۰) فَصْلٌ فِي كَرَاهَةِ إِفْرَادِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ السَّبْتِ بِالصَّوْمِ ﴿محض جمعہ یا ہفتہ کے روزہ کے مکروہ ہونے کا بیان﴾	

الرقم	الأبواب	الصفحة
	(۱۱) فَصْلٌ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ الْوَصَالِ ﴿مسلسل نفلی روزوں کی ممانعت کا بیان﴾	۱۸۸
﴿	مصادر التخریج	۱۹۵



فَصْلٌ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

﴿ماہ رمضان المبارک کی فضیلت کا بیان﴾

الْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَ مَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

(البقرة، ۲: ۱۸۵)

”رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اُتارا گیا ہے جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور (جس میں) رہنمائی کرنے والی اور (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والی واضح نشانیاں ہیں، پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پالے تو وہ اس کے روزے ضرور رکھے اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں (کے روزوں) سے گنتی پوری کرے، اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے دشواری نہیں چاہتا، اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کر سکو اور اس لیے کہ اس نے تمہیں جو ہدایت فرمائی ہے اس پر اس کی بڑائی بیان کرو اور اس لیے کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔“

الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ شَهْرُ

رَمَضَانَ فَتَحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتْ الشَّيَاطِينُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِذَا جَاءَ رَمَضَانَ فَتَحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔“

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب هل يقال رمضان أو شهر رمضان ومن رأى كله واسعا، ۶۷۲/۲، الرقم: ۱۸۰۰، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل شهر رمضان، ۷۵۸/۲، الرقم: ۱۰۷۹، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب فضل شهر رمضان، ۱۲۶/۴، الرقم: ۲۰۹۷۔

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل شهر رمضان، ۷۵۸: ۲، الرقم: ۱۰۷۹، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب فضل شهر رمضان، ۱۲۷/۴، الرقم: ۲۱۰۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۵۷/۲، الرقم: ۸۶۶۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۰۲/۴، الرقم: ۷۶۹۵۔

جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِقَتِ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ، أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ، أَقْصِرْ، وَلِلَّهِ عِتْقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے شیطانوں اور سرکش جنوں کو بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا، اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں پس ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ ایک ندا دینے والا پکارتا ہے: اے طالب خیر! آگے آ، اے شر کے متلاشی! رک جا، اور اللہ تعالیٰ کئی لوگوں کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔ ماہ رمضان کی ہر رات یونہی ہوتا رہتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ

۳: أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي السُّنَنِ، كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ، ۶۶/۳، الرَّقْمُ: ۶۸۲، وَابْنُ مَاجَه فِي السُّنَنِ، كِتَابُ الصَّيَامِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ، ۵۲۶/۱، الرَّقْمُ: ۱۶۴۲، وَابْنُ حَبَانَ فِي الصَّحِيحِ، ۲۲۱/۸، الرَّقْمُ: ۳۴۳۵۔

۴: أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ، كِتَابُ الصَّيَامِ، بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى —

شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللَّهُ ﷻ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغْلَى فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس ماہ رمضان آیا۔ یہ مبارک مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں۔ اس میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور بڑے شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اس (مہینہ) میں اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی رات (بھی) ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو اس کے ثواب سے محروم ہو گیا سو وہ محروم ہو گیا۔“

اس حدیث کو امام نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: هَذَا رَمَضَانٌ قَدْ جَاءَ تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُغْلَى فِيهِ الشَّيَاطِينُ. بَعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ إِذَا لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فِيهِ فَمَتَى؟

..... معمر فیہ، ۱۴۲/۴، الرقم: ۲۱۰۶، وفي السنن الكبرى، ۶۶/۲،

الرقم: ۲۴۱۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۰/۲، الرقم: ۸۸۶۷،

، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۶۰/۲، الرقم: ۱۴۹۲، والهيثمی

في مجمع الزوائد، ۱۴۳/۳۔

۵: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۰/۲، الرقم: ۸۸۷۱،

والطبراني في المعجم الأوسط، ۳۲۳/۷، الرقم: ۷۶۲۷، والمنذري

في الترغيب والترهيب، ۶۰/۲، الرقم: ۱۴۹۲۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: رمضان المبارک کا مقدس مہینہ آ گیا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس میں شیاطین کو (زنجیروں میں) جکڑ دیا جاتا ہے۔ وہ شخص بڑا ہی بدنصیب ہے جس نے رمضان کا مہینہ پایا لیکن اس کی بخشش نہ ہوئی۔ اگر اس کی اس (معفرت کے) مہینہ میں بھی بخشش نہ ہوئی تو (پھر) کب ہوگی؟“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ

۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ورمضان إلى رمضان مكفرات لما بينهن ما اجتنبت الكبائر، ۲۰۹/۱، الرقم: ۲۳۳، والترمذي في السنن، أبواب الصلاة، باب ما جاء في فضل الصلوات الخمس، ۴۱۸/۱، الرقم: ۲۱۴، وابن ماجه عن أبي أيوب الأنصاري في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب تحت كل شعرة جنازة، ۱۹۶/۱، الرقم: ۵۹۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۵۹/۲، ۴۱۴، ۴۸۴، الرقم: ۸۷۰۰، ۹۳۴۵، ۱۰۲۹۰، وأبو يعلى في المسند، ۳۷۱/۱۱، الرقم: ۶۴۸۶، وابن حبان في الصحيح، ۲۴/۵، الرقم: ۱۷۳۳۔

نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ پڑھنا اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے روزے رکھنا، ان کے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتے ہیں، جب تک کہ انسان گناہ کبیرہ نہ کرے۔‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَظَلَّكُمْ شَهْرُكُمْ هَذَا بِمَحْلُوفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا مَرَّ بِالْمُسْلِمِينَ شَهْرٌ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْهُ وَلَا مَرَّ بِالْمُنَافِقِينَ شَهْرٌ شَرٌّ لَهُمْ مِنْهُ بِمَحْلُوفِ رَسُولِ اللَّهِ لِيَكْتُبُ أَجْرَهُ وَنَوَافِلُهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهُ وَيَكْتُبُ إِصْرَهُ وَشَقَاءَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهُ وَذَلِكَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يُعَدُّ فِيهِ الْقُوَّةُ مِنَ النِّفَقَةِ لِلْعِبَادَةِ وَيُعَدُّ فِيهِ الْمُنَافِقُ اتِّبَاعَ غَفَلَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَاتِّبَاعَ عَوْرَاتِهِمْ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ بَيْهَقٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حلفاً فرمایا: تم پر ایسا مہینہ سایہ لگن ہو گیا ہے کہ مسلمانوں پر اس سے بہتر مہینہ اور منافقین پر اس سے بڑھ کر برا مہینہ کبھی نہیں آیا۔ پھر دوبارہ رسول اللہ ﷺ نے حلفاً ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مہینے کا ثواب اور اس کی نفعی عبادت اس کے آنے سے پہلے لکھ دیتا ہے اور اس کی بدبختی اور گناہ بھی اس کے آنے سے پہلے لکھ دیتا ہے، کیونکہ مومن اس میں انفاق کے ذریعے قوت حاصل کر کے عبادت کرنے کو تیاری کرتا ہے اور منافق مومنوں کی غفلتوں اور ان کے عیب

۷: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ۱۸۸/۳، الرقم: ۱۸۸۴، وأحمد بن

حنبل في المسند، ۳۷۴/۲، الرقم: ۸۸۵۷، والبيهقي في شعب الإيمان،

۳/۳۰۴، الرقم: ۳۶۰۷، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲۱/۹، الرقم:

۹۰۰۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۵۸/۲، الرقم: ۱۴۸۵۔

تلاش کرنے کی تیاری کرتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحْضَرُوا الْمُنْبِرَ فَحَضَرْنَا. فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةً قَالَ: آمِينَ فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةُ الثَّانِيَةَ، قَالَ: آمِينَ فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّلَاثَةَ قَالَ: آمِينَ فَلَمَّا نَزَلَ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ، قَالَ: إِنَّ جَبْرِيلَ عَرَضَ لِي فَقَالَ: بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ رَمْصَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ قُلْتُ آمِينَ. فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بُعْدًا لِمَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، قُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّلَاثَةَ، قَالَ: بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ عِنْدَهُ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَدْخُلَاهُ الْجَنَّةَ. قُلْتُ: آمِينَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۴/۱۷۰، الرقم: ۷۲۵۶، وابن حبان في الصحيح، ۲/۱۴۰، الرقم: ۴۰۹، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/۱۹۲، الرقم: ۱۸۸۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/۳۰۴، الرقم: ۸۲۸۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲/۲۷۰، الرقم: ۸۸۷۱، والطبراني في المعجم الأوسط، ۹/۱۷، الرقم: ۸۹۹۴، والمعجم الكبير، ۱۹/۱۴۴، الرقم: ۳۱۵، وأبو يعلى في المسند، ۱۰/۳۰۸، الرقم: ۵۹۲۲، والبخاري في المسند، ۴/۲۴۱، الرقم: ۱۴۰۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۳۰، الرقم: ۲۵۹۱۔

”حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منبر کے پاس آ جاؤ، ہم آ گئے۔ جب ایک درجہ چڑھے تو فرمایا: ”آمین“ جب دوسرا چڑھے تو فرمایا: ”آمین“ اور جب تیسرا چڑھے تو فرمایا: ”آمین“۔ جب اترے تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ سے ایک ایسی چیز سنی ہے جو پہلے نہیں سنا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا جسے رمضان ملا لیکن اسے بخشا نہ گیا وہ بدقسمت ہو گیا۔ میں نے کہا: آمین۔ جب میں دوسرے درجے پر چڑھا تو انہوں نے کہا: جس کے سامنے آپ کا نام لیا گیا اور اس نے درود نہ بھیجا وہ بھی بدقسمت ہو گیا۔ میں نے کہا: آمین جب میں تیسرے درجے پر چڑھا تو انہوں نے کہا: جس شخص کی زندگی میں اس کے ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک بوڑھا ہو گیا اور انہوں نے اسے (خدمت و اطاعت کے باعث) جنت میں داخل نہ کیا، وہ بھی بدقسمت ہو گیا۔ میں نے کہا: آمین۔“

اسے امام حاکم، ابن حبان، ابن خزیمہ، بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۹. عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَهْلَ رَمَضَانَ فَقَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا رَمَضَانُ لَتَمَنَّتْ أُمَّتِي أَنْ يَكُونَ السَّنَةُ كُلُّهَا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

”حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رمضان کا مہینہ شروع ہو چکا تھا کہ ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر لوگوں کو رمضان کی رحمتوں اور برکتوں کا پتہ ہوتا تو وہ خواہش کرتے کہ پورا سال رمضان ہی ہو۔“

۹: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/۳۱۳، الرقم: ۳۶۳۴، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/۱۹۰، الرقم: ۱۸۸۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۶۲، الرقم: ۱۴۹۵۔

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ أَظْلَكُمُ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا. مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدَّى فِيهِ فَرِيضَةً كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ. وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمَوَاسَاةِ وَشَهْرُ يَزْدَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ. مَنْ فَطَرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِدُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ قَالُوا: لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا يُفْطِرُ الصَّائِمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُعْطِي اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةِ مَاءٍ أَوْ مَذْقَةٍ لَبَنٍ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ. مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ وَاسْتَكْتَرُوا فِيهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ خَصَلْتَيْنِ تُرْضَوْنَ بِهِمَا رَبُّكُمْ وَخَصَلْتَيْنِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهُمَا. فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تُرْضَوْنَ بِهِمَا رَبُّكُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ وَأَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنَى

۱۰: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ۱۹۱/۳، الرقم: ۱۸۸۷، والبيهقي

في شعب الإيمان، ۳۰۵/۳، الرقم: ۳۶۰۹، والمنذري في الترغيب

والترهيب، ۵۸/۲، الرقم: ۱۴۸۳، والحاثر في المسند، ۱/۴۱۲،

الرقم: ۳۱۲۔

بِكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الْجَنَّةَ. وَتَعُوذُونَ بِهِ مِنَ النَّارِ وَمَنْ أَشْبَعَ فِيهِ صَائِمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ.
رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ هَبَّيْثٍ.

”حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم الشان اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہو گیا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض کیا ہے اور راتوں کے قیام کو نفل۔ جو شخص اس میں قرب الہی کی نیت سے کوئی نیکی کرتا ہے اسے دیگر مہینوں میں ایک فرض ادا کرنے کے برابر سمجھا جاتا ہے اور جو شخص اس میں ایک فرض ادا کرتا ہے گویا اس نے باقی مہینوں میں ستر فرائض ادا کیے۔ یہ صبر کا مہینہ اور صبر کا ثواب جنت ہی ہے۔ یہ غم خواری کا مہینہ ہے، اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کی افطاری کراتا ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ نیز اسے اس (روزہ دار) کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اس سے اس کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک روزہ افطار کرانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ثواب اللہ تعالیٰ ایک کھجور کھلانے یا پانی پلانے یا دودھ کا ایک گھوٹ پلا کر افطاری کرانے والے کو بھی دے دیتا ہے۔ اس مہینے کا ابتدائی حصہ رحمت ہے۔ درمیانہ حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی ہے۔ جو شخص اس مہینے میں اپنے ملازم پر تخفیف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔ اس میں چار کام زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرو۔ دو کاموں کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کرو گے اور دو کاموں کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ کار نہیں۔ جن دو کاموں کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کرو گے ان میں سے ایک لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے

اور دوسرا اس سے بخشش طلب کرنا ہے۔ جن دو کاموں کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ نہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور دوسرا یہ ہے کہ دوزخ سے پناہ مانگو۔ جو شخص روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا۔ اسے جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔“

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أُعْطِيتُ أُمِّي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي: أَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللَّهُ ﷻ إِلَيْهِمْ وَمَنْ نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا. وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَإِنَّ خُلُوفَ أَفْوَاهِهِمْ حِينَ يُمَسُّونَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمُسْكِ. وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. وَأَمَّا الرَّابِعَةُ فَإِنَّ اللَّهَ ﷻ يَأْمُرُ جَنَّتَهُ فَيَقُولُ لَهَا: اسْعِدِي وَتَرَيْنِي لِعِبَادِي أَوْشَكُوا أَنْ يَسْتَرْيَحُوا مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا إِلَى دَارِي وَكَرَامَتِي. وَأَمَّا الْخَامِسَةُ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ غُفِرَ لَهُمْ جَمِيعًا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: لَا، أَلَمْ تَرَ إِلَى الْعَمَّالِ يَعْمَلُونَ فَإِذَا فَرَّغُوا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَفُؤُوا أَجُورَهُمْ؟ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

۱۱: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳۰۳/۳، الرقم: ۳۶۰۳، وفي

فضائل الأوقات، ۱/۱۴۵، الرقم: ۳۶، والمنذري في الترغيب

والترهيب، ۵۶/۲، الرقم: ۱۴۷۷۔

فرمایا: میری اُمت کو ماہ رمضان میں پانچ تحفے ملے ہیں جو اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے۔ پہلا یہ ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر التفات فرماتا ہے اور جس پر اُس کی نظرِ رحمت پڑ جائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔ دوسرا یہ ہے کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی لگتی ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ فرشتے ہر دن اور ہر رات ان کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ چوتھا یہ ہے کہ اللہ ﷻ اپنی جنت کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندوں کے لیے تیاری کر لے اور مزین ہو جا، تاکہ وہ دنیا کی تھکاوٹ سے میرے گھر اور میرے دارِ رحمت میں پہنچ کر آرام حاصل کریں۔ پانچواں یہ ہے کہ جب (رمضان کی) آخری رات ہوتی ہے ان سب کو بخش دیا جاتا ہے۔ ایک صحابی نے عرض کیا: کیا یہ شبِ قدر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ جب مزدور اپنے کام سے فارغ ہو جاتے ہیں تو انہیں پوری پوری مزدوری دی جاتی ہے؟“ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاكِرُ اللَّهِ فِي رَمَضَانَ مَغْفُورٌ لَهُ، وَسَائِلُ اللَّهِ فِيهِ لَا يَخِيبُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخش دیا جاتا ہے اور اس ماہ میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والے کو ناکام نہیں کیا جاتا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۱۹۵، الرقم: ۶۱۷۰،
 ۲۲۶/۷، الرقم: ۷۳۴۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۳۱۱،
 الرقم: ۳۶۲۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۲۴۲، الرقم:
 ۳۱۴۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۶۴، الرقم: ۱۵۰۱،
 والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/۶۴۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّيَامِ وَالْقِيَامِ

﴿ روزے اور قیام کی فضیلت کا بیان ﴾

الآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. يَٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○
(البقرة، ۲: ۱۸۳)

”اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پر ہیزگار بن جاؤ۔“

۲. فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَ مَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○

(البقرة، ۲: ۱۸۵)

”پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پالے تو وہ اس کے روزے ضرور رکھے اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں (کے روزوں) سے گنتی پوری کرے، اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے دشواری نہیں چاہتا، اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کر سکو اور اس لیے کہ اس نے تمہیں جو ہدایت فرمائی ہے اس پر اس کی بڑائی بیان کرو اور اس لیے کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔“

۳. وَالَّذِينَ يَسْتَوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ○

(الفرقان، ۲۵: ۶۳)

”اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لئے سجدہ ریزی اور قیام (نماز) میں راتیں بسر کرتے ہیں۔“

۴. تَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا.

(السجدة، ۳۲: ۱۶)

”ان کے پہلو اُن کی خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید (کی ملی جلی کیفیت) سے پکارتے ہیں۔“

۵. وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَفِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَفِظَاتِ وَالذَّكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

(الأحزاب، ۳۳: ۳۵)

”اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان سب کے لیے بخشش اور عظیم اجر تیار فرما رکھا ہے۔“

۶. يَأْتِيهَا الْمُزْمَلُ ۝ فَمِ الْيَلِ إِلَّا قَلِيلًا ۝ نَصْفَهُ أَوْ انْقُصُ مِنْهُ قَلِيلًا ۝

أَوْرَدَ عَلَيْهِ وَرَتِلَ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۝ إِنَّ

نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيلًا ۝ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۝

(المزمل، ۷۳: ۱-۷)

”اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!) ۝ آپ رات کو (نماز میں) قیام فرمایا کریں مگر تھوڑی دیر (کے لیے) ۝ آدھی رات یا اس سے تھوڑا کم کر دیں ۝ یا اس پر کچھ زیادہ کر دیں اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں ۝ ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری

فرمان نازل کریں گے ○ بے شک رات کا اٹھنا (نفس کو) سخت پامال کرتا ہے اور (دل و دماغ کی یکسوئی کے ساتھ) زبان سے سیدھی بات نکالتا ہے ○ بے شک آپ کے لیے دن میں بہت سی مصروفیات ہوتی ہیں ○“

۷. وَادْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ○ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ○
(الإنسان، ۷۶: ۲۵، ۲۶)

”اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں ○ اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریں ○“

الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: قَالَ اللَّهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصَّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي أَمْرٌ صَائِمٌ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَخُلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب هل يقول إني صائم إذا شتم، ۲/ ۶۷۳، الرقم: ۱۸۰۵، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل الصيام، ۲/ ۸۰۷، الرقم: ۱۱۵۱، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب فضل الصيام، ۴/ ۱۶۳، الرقم: ۲۲۱۶، وفي السنن الكبرى، ۲/ ۹۰، الرقم: ۲۵۲۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۳۲۳، الرقم: ۷۱۷۴، والبخاري في المسند، ۳/ ۱۲۹، الرقم: ۹۱۵۔

أَطِيبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرَحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرَحَ بِصَوْمِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابنِ آدم کا ہر عمل اُسی کے لیے ہے سوائے روزے کے، کیونکہ روزہ میرے لیے ہے اور اُس کی جزاء میں ہی دیتا ہوں۔ روزہ ڈھال ہے اور جس روز تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو نہ فحش باتیں کرے اور نہ جھگڑے۔ اگر اُسے کوئی گالی دے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ ﷺ کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں جن سے اُسے فرحت ہوتی ہے۔ جب افطار کرے تو خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کے (عظیم اجر کے) باعث خوش ہوگا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ فَالْحَسَنَةُ بَعْشَرٌ أَمْثَالُهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَّا الصَّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ. إِنَّهُ يَتْرُكُ الطَّعَامَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي وَيَتْرُكُ الشَّرَابَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي فَهُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

۲: أخرجه الدارمي في السنن، ۴۰/۲، الرقم: ۱۷۷۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۴۳/۲، الرقم: ۹۷۱۲، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۹۷/۳، الرقم: ۱۸۹۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴۷/۲، الرقم: ۱۴۴۲۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آدمی کا ہر عمل اس کے لئے ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے۔ سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا عطا کرتا ہوں، یقیناً وہ (روزہ دار) کھانا اور شہوت نفسانی کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے اور اپنا پینا اور شہوت میری وجہ سے ترک کرتا ہے، پس وہ (روزہ) میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا عطا کرتا ہوں۔“ اس حدیث کو امام دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان میں بحالت ایمان ثواب کی نیت سے قیام کیا تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے گئے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴. عَنْ سَهْلِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب تطوع قيام رمضان من الإيمان، ۲۲/۱، الرقم: ۳۷، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان، ۵۲۳/۱، الرقم: ۷۵۹، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب ثواب من قام رمضان إيمانًا واحتسابًا، ۲۰۱/۳، الرقم: ۱۶۰۲-۱۶۰۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۰۸/۲، الرقم: ۹۲۷۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۳۳۶/۳، الرقم: ۲۲۰۳، والدارمي في السنن، ۴۲/۲، الرقم: ۱۷۷۶۔

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب الريان للصائمين، ۶۷۱/۲، الرقم: ۱۷۹۷، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل —

الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ. يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ. فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریّان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے روز اُس سے (صرف) روزہ دار داخل ہوں گے اور اُن کے سوا اُس سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ (اس دروازہ میں سے داخل ہونے کے لئے) روزے دار کھڑے ہو جائیں گے۔ اس دروازہ میں سے ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ پھر جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی دوسرا اُس سے داخل نہیں ہوگا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مُرْنِي بِعَمَلٍ. قَالَ:

----- الصيام، ۸۰۸/۲، الرقم: ۱۱۵۲، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة في فضل الصائم، ۱۶۸/۴، الرقم: ۲۲۳۶، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل الصيام، ۵۲۵/۱، الرقم: ۱۶۴۰۔

۵: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب في فضل الصيام، ۱۶۵/۴، الرقم: ۲۲۲۳، وعبد الرزاق في المصنف، ۳۰۸/۴، الرقم: ۷۸۹۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۳/۲، الرقم: ۸۸۹۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۴۹/۵، الرقم: ۲۲۲۰۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۹۱/۸، الرقم: ۷۴۶۴، والحاكم في المستدرک، ۵۸۲/۱، الرقم: ۱۵۳۳۔

عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مُرْنِي بِعَمَلٍ. قَالَ:
عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی عمل کے کرنے کا حکم فرمائیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ! اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں۔ میں نے دوبارہ عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی عمل کے کرنے کا حکم فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ رکھو، اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں ہے۔“

اس حدیث کو امام نسائی، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۶. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ؓ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ يُفَضِّلُهُ عَلَى الشُّهُورِ فَقَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبد الرحمن بن عوف ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی دوسرے مہینوں پر فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک میں ایمان و اخلاص کے ساتھ قیام کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو۔“

۶: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر اختلاف يحيى بن أبي كثير والنضر بن شيبان، ١٥٨/٤، الرقم: ٢٢٠٨، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في قيام شهر رمضان، ٤٢١/١، الرقم: ١٣٢٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١٤، الرقم: ٣٦٣٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٣٥، الرقم: ٢٢٠١۔

اس حدیث کو امام نسائی، ابن ماجہ، اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ: لَقِيتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ: حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيكَ يَذْكُرُهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، قَالَ: نَعَمْ، حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: شَهْرٌ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ.

”انصر بن شیبان سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو ان سے کہا: آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان فرمائیے جو آپ نے اپنے والد ماجد سے رمضان کے متعلق سماعت کی ہو، آپ نے فرمایا: اچھا! مجھے میرے والد گرامی نے حدیث بیان کی، حضور نبی اکرم ﷺ نے ماہ رمضان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیے ہیں اور میں نے تمہارے لئے اس کے قیام (نماز تراویح) کو سنت قرار دیا ہے، پس جو شخص ایمان اور حصولِ ثواب کی نیت کے ساتھ ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہے اور اس کی راتوں میں قیام کرتا ہے وہ گناہوں سے یوں پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔“

۷: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب

ما جاء في قيام شهر رمضان، ۱/ ۴۲۱، الرقم: ۱۳۲۸، وابن أبي شعبة

في المصنف، ۲/ ۱۶۵، الرقم: ۷۷۰۵، وأبو يعلى في المسند،

۲/ ۱۷۰، الرقم: ۸۶۵، وأبو داود الطيالسي في المسند: ۳۰، الرقم:

۲۲۴، والشاشي في المسند، ۱/ ۲۷۳، الرقم: ۲۴۱۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابو یعلیٰ اور ابو داؤد طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ ذَابُّ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلْسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاقٌ لِلْإِثْمِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ أَصَحُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رات کا قیام اپنے اوپر لازم کر لو کہ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے لیے قربِ خداوندی کا باعث ہے، برائیوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔“
اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا أَنَاسُ فِي

۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء النبي ﷺ، ۵/۵۵۲، الرقم: ۳۵۴۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۸/۹۲، الرقم: ۷۷۶۶، والحاكم في المستدرک، ۱/۴۵۱، الرقم: ۱۱۵۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۵۰۲، الرقم: ۴۴۲۳۔

۹: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ۲/۵۰، الرقم: ۱۳۷۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/۳۳۹، الرقم: ۲۲۰۸، وابن حبان في الصحيح، ۶/۲۸۲، الرقم: ۲۵۴۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۴۹۵، الرقم: ۴۳۸۶۔ ۴۳۸۸، وابن عبد البر في التمهيد، ۸/۱۱۱، وابن قدامة في المغني، ۱/۴۵۵۔

رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا هَؤُلَاءِ؟ فَقِيلَ: هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأَبِي بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَابُوا وَنِعَمَ مَا صَنَعُوا.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خَزِيمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي هَاشِمٍ.

وفي رواية للبيهقي: قَالَ: قَدْ أَحْسَنُوا أَوْ قَدْ أَصَابُوا وَلَمْ يَكْرَهُ ذَلِكَ لَهُمْ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے تو (آپ ﷺ نے دیکھا کہ) رمضان المبارک میں لوگ مسجد کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں قرآن پاک یاد نہیں۔ حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے ہیں اور یہ لوگ ان کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے درست کیا اور کتنا ہی اچھا عمل ہے جو انہوں نے کیا۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن خزیمہ، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اور بیہقی کی ایک روایت میں ہے، فرمایا: ”انہوں نے کتنا احسن اقدام یا کتنا اچھا عمل کیا اور ان کے اس عمل کو حضور نبی اکرم ﷺ نے ناپسند نہیں فرمایا۔“

۱۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ

۱۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في الصوم زكاة الجسد، ۵۵۵/۱، الرقم: ۱۷۴۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۹۳/۶، الرقم: ۵۹۷۳، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۴۲۳، الرقم: ۱۴۴۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۷/۱۳۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۲۹۲، الرقم: ۳۵۷۸۔

وَزَكَاةَ الْجَسَدِ الصَّوْمُ. زَادَ مُحَرِّزٌ فِي حَدِيثِهِ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
الصَّيَامُ نِصْفُ الصَّبْرِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابوہریرہ ؓ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی کوئی نہ کوئی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے محرز نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: روزہ آدھا صبر ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الصَّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ، قَالَ: وَصِيَامٌ حَسَنٌ صِيَامٌ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عثمان ابن ابی العاص ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جیسے تم میدان جنگ میں (دشمن سے بچاؤ کے لیے) ڈھال استعمال کرتے ہو ایسے ہی روزہ دوزخ سے (بچاؤ کے لیے) ڈھال ہے۔ بہتر (طریقہ) ہر ماہ تین دن روزہ رکھنا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے، مذکورہ

۱۱: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل الصيام، ۵۲۵/۱، الرقم: ۱۶۳۹، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة في فضل الصائم، ۱۶۷/۴، الرقم: ۲۲۳۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۵۱/۹، الرقم: ۸۳۶۰، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۹۳/۳، الرقم: ۱۸۹۱۔

الفاظ ابن خزیمہ کے ہیں۔

۱۲. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الصَّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ فَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلَا يَجْهَلُ يَوْمَئِذٍ وَإِنْ أَمْرُوْهُ جَهْلَ عَلَيْهِ فَلَا يَشْتُمُهُ وَلَا يَسُبُّهُ وَلَيَقْلُ إِنِّي صَائِمٌ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمُسْكِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ آگ سے بچنے کی ڈھال ہے جو شخص صبح کے وقت روزہ دار اٹھے اور اس دن وہ بدتمیزی نہ کرے، اگر کوئی دوسرا شخص اس کے ساتھ بدتمیزی کرے تو وہ اسے گالی نہ دے، برا نہ کہے بلکہ یوں کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! بے شک روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔“

اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الصَّيَامُ جُنَّةٌ، وَحِصْنٌ

۱۲: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي امامة في فضل الصائم، ۱۶۷/۴، الرقم: ۲۲۳۴، وفي السنن الكبرى، ۲/۲۴۰، الرقم: ۳۲۵۸، والطبراني في المعجم الأوسط، ۴/۲۷۳، الرقم: ۴۱۷۹۔

۱۳: أخرجه حنبل في المسند، ۲/۴۰۲، الرقم: ۹۲۱۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۲۸۹، الرقم: ۳۵۷۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۵۰، الرقم: ۱۴۵۱، وقال: إسناده حسن، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱/۲۷۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۱۸۰، وقال: إسناده حسن۔

حَصِينٌ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنِ وَابْنُ بَيْهَقٍ.

۱۴. وفي رواية: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا الصَّيَامُ جَنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنِ وَالْبَزَارُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ بَيْهَقٍ.

”حضرت ابوہریرہ ؓ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور دوزخ کی آگ سے بچاؤ کے لئے محفوظ قلعہ ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد نے سند حسن کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

”اور ایک روایت میں حضرت جابر ؓ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے اس کے ساتھ بندہ خود کو دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد نے سند حسن کے ساتھ اور بزار، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۹۶، الرقم: ۱۵۲۹۹، والبزار عن ابن أبي الوقاص ؓ، ۶/۳۰۹، الرقم: ۲۳۲۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۹/۵۸، الرقم: ۸۳۸۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۲۹۴، الرقم: ۳۵۸۲، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۵۰، الرقم: ۱۴۵۲، وقال: إسناده حسن، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱/۲۷۱، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۳/۱۸۰، وقال: رواه أحمد وإسناده حسن۔

۱۵. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الصَّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ الصَّيَامُ: أَيْ رَبِّ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ. قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّطَبُّرَانِي وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ اور قرآن بندے کے لیے قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے کھانے پینے اور خواہش نفس سے روک رکھا لہذا اس کے لیے میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے رات کے وقت نیند سے روک رکھا (اور قیام اللیل میں مجھے پڑھتایا سنتا رہا) لہذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔“

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے، نیز امام حاکم نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔

۱۶. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ

۱۵: أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ۱۷۴/۲، الرِّقْمُ: ۶۶۲۶، وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ، ۷۴۰/۱، الرِّقْمُ: ۲۰۳۶، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُسْنَدِ، ۳۴۶/۲، الرِّقْمُ: ۱۹۹۴، وَابْنُ الْمُبَارَكِ فِي الْمُسْنَدِ، ۵۹/۱، الرِّقْمُ: ۹۶، وَالدِّیْلَمِي فِي مُسْنَدِ الْفَرْدَوْسِ، ۴۰۸/۲، الرِّقْمُ: ۳۸۱۵۔

۱۶: أَخْرَجَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي الصَّحِيحِ، ۳۴۲/۳، الرِّقْمُ: ۲۲۱۶، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ۶۶/۶، الرِّقْمُ: ۲۴۴۲۲، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُسْنَدِ، ۳۴۶/۲، الرِّقْمُ: ۱۹۹۴، وَابْنُ الْمُبَارَكِ فِي الْمُسْنَدِ، ۵۹/۱، الرِّقْمُ: ۹۶، وَالدِّیْلَمِي فِي مُسْنَدِ الْفَرْدَوْسِ، ۴۰۸/۲، الرِّقْمُ: ۳۸۱۵۔

اللَّهُ ﷻ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتَّى يَنْسَلِخَ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ بَيْهَقٍ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب ماہ رمضان شروع ہو جاتا تو حضور نبی اکرم ﷺ اپنا کمر ہمت کس لیتے پھر آپ ﷺ اپنے بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔“

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۷. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَكَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ وَأَشْفَقَ مِنْهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ماہ رمضان شروع ہوتا تو آپ ﷺ کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا اور آپ ﷺ نمازوں کی (مزید) کثرت کر دیتے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی و گڑگڑا کر دعا کرتے اور اس ماہ میں نہایت محتاط رہتے۔“ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

..... الإیمان، ۳۱۰/۳، الرقم: ۳۶۲۴، والسیوطی فی الجامع الصغير،

۱۴۳/۱، الرقم: ۲۱۱۔

۱۷: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳۱۰/۳، الرقم: ۳۶۲۵، وفي

فضائل الأوقات، ۱۹۱/۱، الرقم: ۶۷، والسیوطی فی الجامع

الصغير، ۱۴۳/۱، الرقم: ۲۱۲۔

۱۸. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي رَمَضَانَ يُنَادِي مُنَادٍ بَعْدَ ثَلَاثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ أَوْ ثَلَاثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ أَلَا سَائِلُ يَسْأَلُ فَيُعْطَى، أَلَا مُسْتَغْفِرٌ يَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرُ لَهُ، أَلَا تَائِبٌ يَتُوبُ فَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک رمضان المبارک میں رات کے پہلے تیسرے پہر کے بعد یا آخری تیسرے پہر کے بعد ایک ندا کرنے والا ندا کرتا ہے: ہے کوئی سوال کرنے والا کہ وہ سوال کرے تو اسے عطا کیا جائے؟ کیا ہے کوئی مغفرت کا طلبگار کہ وہ مغفرت طلب کرے تو اسے بخش دیا جائے؟ کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے؟“ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

الْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَا

۱۸: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/۳۱۱، الرقم: ۳۶۲۸۔

۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب قيام الليل، ۳۲/۲،

الرقم: ۱۳۰۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۲۴۹، الرقم:

۲۶۱۵۷، والحاكم في المستدرک، ۱/۴۵۲، الرقم: ۱۱۵۸،

والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۱۴، الرقم: ۴۴۹۸، والطالسي في

المسند، ۱/۲۱۴، الرقم: ۱۵۱۹، وابن خزيمة في الصحيح،

۱۷۷/۲، الرقم: ۱۱۳۷، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/۲۷۹،

الرقم: ۸۰۰۔

تَدْعُ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَدْعُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرَضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن ابی قیس کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے نصیحت کی کہ قیام اللیل نہ چھوڑنا، کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ اسے نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ بیمار ہو جاتے یا کمزور ہو جاتے تو (نماز) بیٹھ کر پڑھ لیتے۔“
اس حدیث کو امام ابو داؤد اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۲. قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ حَفْصٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: ذُكِرَ لِي أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَصُومُ الصَّيْفَ وَيُفْطِرُ الشِّتَاءَ.

”حضرت ابو بکر بن حفص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت ابو بکر گرمیوں میں روزے سے ہوتے اور سردیوں میں افطار کرتے۔“

۳. قَالَ رَبِيعُ بْنُ خِرَاشٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: الْجُوعُ يُصْفِي الْقَوَادَ وَيُمِيتُ الْهَوَىٰ وَيُورِثُ الْعِلْمَ.

”حضرت ربیع بن خراش رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بھوک دل کو صاف کرتی ہے، خواہش نفس کو تباہ کرتی ہے اور علم کا وارث بناتی ہے۔“

۴. قَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التُّسْتَرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ لِأَصْحَابِهِ: مَا دَامَتْ النَّفْسُ تَطْلُبُ مِنْكُمْ الْمَعْصِيَةَ فَادَّبُوهَا بِالْجُوعِ وَالْعَطَشِ، فَإِذَا لَمْ تُرِدْ

۲: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/ ۱۶۷ -

۳: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۶۷ -

۴: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۱۱۹ -

مِنْكُمْ الْمَعْصِيَةَ فَاطْعُمُوهَا مَا شَاءَتْ، وَاتْرُكُوهَا تَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ مَا أَحَبَّتْ.

”حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رَحْمَةُ اللہِ اپنے خدام سے فرماتے: جب تک تمہارا نفس گناہ طلب کرتا ہے اسے بھوک اور پیاس کے ذریعے ادب سکھاؤ (یعنی بھوک اور پیاس کے ساتھ اس کی تہذیب و اصلاح کرو)۔ پھر جب تم سے گناہ کی طلب نہ کرے تو جو چاہے اسے کھلاؤ اور اسے رات کو جب تک چاہے سویا رہنے دو۔“

۵. قَالَ سُفْيَانُ رَحِمَهُ اللَّهُ: إِيَّاكُمْ وَالْبِطْنَةَ، فَإِنَّهَا تُقْسِي الْقُلْبَ، وَاکْظُمُوا الْعِلْمَ، وَلَا تَكْثُرُوا الضَّحِكَ فَتَمَجُّهُ الْقُلُوبُ.

”حضرت سفیان ثوری رَحْمَةُ اللہِ نے فرمایا: کثرتِ طعام سے بچو کہ یہ دل میں سختی پیدا کرتا ہے اور علم سے اپنے آپ کو سیراب کرو، اور کثرت سے نہ ہنسو کہ دلوں کو ناگزیر لگنے لگے۔“

۵: أخرجه ابن المبارك في الزهد: ۱۱۴، وأبو نعيم في حلية الأولياء،

۳۶/۷۔

فَضْلٌ فِي فَضْلِ صَلَاةِ التَّرَاوِيحِ وَعَدَدِ رَكَعَاتِهَا

﴿نمازِ تراویح کی فضیلت اور اس کی تعدادِ رکعات کا بیان﴾

الْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ۝

(الفرقان، ٢٥: ٦٣)

”اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لئے سجدہ ریزی اور قیام (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیں ۝“

٢. تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا .

(السجدة، ٣٢: ١٦)

”ان کے پہلو اُن کی خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید (کی ملی جلی کیفیت) سے پکارتے ہیں۔“

٣. وَاذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ

وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ۝ (الإنسان، ٧٦: ٢٥، ٢٦)

”اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں۔ اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریں ۝“

الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وأخرج العسقلاني في "التلخيص": أَنَّهُ ﷺ صَلَّى بِالنَّاسِ عَشْرِينَ رُكْعَةً لَيْلَتَيْنِ فَلَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اجْتَمَعَ النَّاسُ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ: خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَلَا تُطِيقُوهَا.

١: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، ٣٨٠/١، الرقم: ١٠٧٧، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ٥٢٤/١، الرقم: ٧٦١، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٤٩/٢، الرقم: ١٣٧٣، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب قيام شهر رمضان، ٢٠٢/٣، الرقم: ١٦٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٧٧/٦، الرقم: ٢٥٤٨٥، وابن حبان في الصحيح، ٢٨٣/٦، الرقم: ٢٥٤٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤٩٢/٢، الرقم: ٤٣٧٧، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٢١/٢، الرقم: ٥٤٠.

”عروہ بن زبیر نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے اگلی رات نماز پڑھی تو لوگ اور زیادہ ہو گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات بھی لوگ اکٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ ﷺ ان کی طرف تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا: جو تم نے کیا میں نے دیکھا لیکن مجھے تمہارے پاس آنے سے صرف یہ خوف مانع تھا کہ کہیں تم پر یہ نماز تراویح فرض نہ ہو جائے۔ یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام عسقلانی نے ”التلخیص“ میں بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو دو راتیں ۲۰ رکعت نماز تراویح پڑھائی جب تیسری رات لوگ پھر جمع ہو گئے تو آپ ﷺ ان کی طرف (حجرہ مبارک سے باہر) تشریف نہیں لائے۔ پھر صبح آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں (نماز تراویح) تم پر فرض کر دی جائے لیکن تم اس کی طاقت نہ رکھو۔“

۲. عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ، فَصَلَّى فَصَلُّوا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتْ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخَفْ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا فَتُوَفِّي رَسُولُ

اللَّهُ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت عروہ سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھنے لگے اور کتنے ہی لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح کے وقت لوگوں نے اس کا چرچا کیا تو دوسرے روز اور زیادہ لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے چرچا کیا۔ پس مسجد میں حاضرین کی تعداد تیسری رات میں اور بڑھ گئی۔ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے نماز پڑھی تو لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات آئی تو نمازی مسجد میں سمانہیں رہے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے۔ جب نماز فجر پڑھ چکے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر شہادتِ توحید و رسالت کے بعد فرمایا: اما بعد! تمہاری موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہیں تھی لیکن میں تم پر نماز تراویح فرض ہو جانے اور تمہارے اس سے عاجز آ جانے سے ڈرا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال تک معاملہ اسی طرح رہا۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ابن خزمیہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرَغَّبُ فِي قِيَامِ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، ۷۰۸/۲، الرقم: ۱۹۰۸، وأيضاً في كتاب الجمعة، باب من قال في الخطبة بعد الشاء أما بعد، ۳۱۳/۱، الرقم: ۸۸۲، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۷۲/۲، الرقم: ۱۱۲۸، وابن حبان في الصحيح، ۳۵۳/۱، الرقم: ۱۴۱۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، ۷۰۷/۲، الرقم: ۱۹۰۵، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان وهو۔

رَمَضَانَ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ بِعَزِيمَةٍ، فَيَقُولُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا
وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. فَتُؤْفَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَالْأَمْرُ عَلَى
ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ
خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز تراویح پڑھنے کی
رغبت دلایا کرتے تھے لیکن حکماً نہیں فرماتے تھے چنانچہ فرماتے کہ جس نے رمضان
المبارک میں حصولِ ثواب کی نیت سے اور حالتِ ایمان کے ساتھ قیام کیا تو اس کے سابقہ
(تمام) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک تک نماز تراویح
کی یہی صورت برقرار رہی اور خلافت ابو بکر ؓ میں اور پھر خلافت عمر فاروق ؓ کے
شروع تک یہی صورت برقرار رہی۔“

یہ حدیث متفق علیہ اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

----- التراویح، ۱/۵۲۳، الرقم: ۷۵۹، والترمذی فی السنن، کتاب الصوم،
باب الترغیب فی قیام رمضان وما جاء فیہ من الفضل، ۳/۱۷۱،
الرقم: ۸۰۸، وقال: هذا حدیث حسن صحیح، وأبوداود فی السنن،
کتاب الصلاة، باب فی قیام شهر رمضان، ۲/۴۹، الرقم: ۱۳۷۱،
والنسائی فی السنن، کتاب الصیام، باب ثواب من قام رمضان
وصامه إیماناً واحتساباً، ۴/۱۵۴، الرقم: ۲۱۹۲، ومالك فی
الموطأ، کتاب الصلاة فی رمضان، باب الترغیب فی الصلاة فی
رمضان، ۱/۱۱۳، الرقم: ۲۴۹، وأحمد بن حنبل فی المسند،
۲/۲۸۱، الرقم: ۷۷۷۴۔

٤. وزاد مسلم وغيره أيضاً: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذَلِكَ فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذَلِكَ فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَطَفِقَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يَقُولُونَ: الصَّلَاةُ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخَفْ عَلَيَّ شَأْنُكُمْ اللَّيْلَةَ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفَرِّضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةَ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ رَاهَوِيَّةٍ وَابْنُ حَبَّانٍ وَابْنُ أَبِي هَاشِمٍ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ آدھی رات کو تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھی، لوگوں نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنی شروع کر دی۔ صبح لوگوں نے آپس میں اس واقعہ کا ذکر کیا تو پہلی بار سے زیادہ لوگ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ٥٢٤/١، الرقم: ٧٦١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٦٩/٦، الرقم: ٢٥٤٠١، وابن راهويه في المسند، ٣٠٤/٢، الرقم: ٨٢٧، وابن حبان في الصحيح، ٢٨٤/٦، الرقم: ٢٥٤٣، والبيهقي في السنن الكبرى، الرقم: ٤٩٣/٢، الرقم: ٤٣٧٨۔

جمع ہو گئے، حضور نبی اکرم ﷺ دوسری رات تشریف لے گئے تو لوگوں نے پھر آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی، صبح لوگوں نے پھر اس واقعہ کا تذکرہ کیا تو تیسری رات مسجد میں بہت زیادہ لوگ جمع ہو گئے حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور لوگوں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی، چوتھی رات اس کثرت سے صحابہ جمع ہو گئے کہ مسجد تنگ پڑ گئی لیکن حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف نہ لائے، لوگوں نے ”نماز! نماز!“ پکارنا شروع کر دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نہیں آئے حتیٰ کہ نماز فجر کے وقت تشریف لائے، جب نماز ہو گئی تو آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد فرمایا: گزشتہ رات تمہارا حال مجھ سے مخفی نہ تھا لیکن مجھے یہ خوف تھا کہ تم پر رات کی نماز (تراویح) فرض کر دی جائے گی اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ گے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابن راہویہ، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا، حَتَّى بَقِيَ سَبْعُ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ

۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في قيام شهر رمضان، ۱۶۹/۳-۱۷۰، الرقم: ۸۰۶، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ۵۰/۲، الرقم: ۱۳۷۵، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب ثواب من صلى مع الإمام حتى ينصرف، ۸۳/۳، الرقم: ۱۳۶۴، وأيضاً في كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب قيام شهر رمضان، ۲۰۲/۳، الرقم: ۱۶۰۵، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في قيام شهر رمضان، ۴۲۰/۱، الرقم: ۱۳۲۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱۶۴/۲، الرقم: ۷۶۹۵، وابن خزيمة في الصحيح، ۳۳۷/۳، الرقم: ۲۲۰۶، وجعفر بن محمد الفريابي في كتاب الصيام: ۱۱۷، الرقم: ۱۵۳۔

ثُلُثَ اللَّيْلِ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ، وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَقُلْنَا لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ نَفَلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامٌ لَيْلَةٍ، ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ وَصَلَّى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَا أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ، قُلْتُ لَهُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُورُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے لیکن آپ نے ہمیں نماز (تراویح) نہ پڑھائی، جب رمضان کے سات دن باقی رہ گئے (یعنی ۲۳ رات آئی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ (نماز پڑھانے کے لیے) کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی، پھر چوبیسویں رات قیام نہ فرمایا اور پچیسویں رات کو نماز پڑھائی یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ باقی راتیں بھی ہمیں نماز پڑھاتے (ہمارے لئے باعثِ سعادت ہوتا)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امام کے ہمراہ (نماز کے لیے) سلام پھیرنے تک کھڑا ہو اس کے لیے پوری رات قیام (کا ثواب) لکھا جاتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح نہ پڑھائی یہاں تک کہ تین دن باقی رہ گئے تو آپ نے ستائیسویں شب کو نماز پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت و ازواجِ مطہرات کو بھی بلایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی لمبی نماز پڑھائی کہ ہمیں فلاح (کے چھوٹ جانے) کا خوف ہوا۔ (جبر بن نفیر کہتے ہیں) میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: فلاح کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام

ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ أَوْزَاعًا، فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضَرَبْتُ لَهُ حَصِيرًا، فَصَلَّى عَلَيْهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے مہینے میں لوگ مسجد کے اندر علیحدہ علیحدہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے لیے ایک چٹائی بچھا دی، سو آپ ﷺ نے اس پر نماز ادا فرمائی۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا أَنَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا هَؤُلَاءِ؟ فَقِيلَ: هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَابُوا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوا.

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٥٠/٢، الرقم: ١٣٧٤۔

٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٥٠/٢، الرقم: ١٣٧٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٣٩، الرقم: ٢٢٠٨، وابن حبان في الصحيح، ٦/٢٨٢، الرقم: ٢٥٤١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٥، الرقم: ٤٣٨٦۔ ٤٣٨٨، وابن عبد البر في التمهيد، ٨/١١١، وابن قدامة في المغني، ١/٤٥٥۔

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خَزِيمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ بَيْهَقٍ.

وفي رواية للبيهقي: قَالَ: قَدْ أَحْسَنُوا أَوْ قَدْ أَصَابُوا وَلَمْ يَكْرَهُ ذَلِكَ لَهُمْ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ) رمضان المبارک میں لوگ مسجد کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں قرآن پاک یاد نہیں اور حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے ہیں اور یہ لوگ ان کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے درست کیا اور کتنا ہی اچھا عمل ہے جو انہوں نے کیا۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد، ابن خزیمہ، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

امام بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے کتنا احسن اقدام یا کتنا اچھا عمل کیا اور ان کے اس عمل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند نہیں جانا۔“

۸. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لَيْلَةَ فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعُ

۸: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، ۷۰۷/۲، الرقم: ۱۹۰۶، ومالك في الموطأ، كتاب الصلاة في رمضان، باب الترغيب في الصلاة في رمضان، ۱۱۴/۱، الرقم: ۶۵۰، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۵۵/۲، الرقم: ۱۵۵، وعبد الرزاق في المصنف، ۲۵۸/۴، الرقم: ۷۷۲۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۲، الرقم: ۴۹۳، وفي شعب الإيمان، ۱۷۷/۳، الرقم: ۳۲۶۹۔

مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِيٍّ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلًا، ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِيهِمْ، قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: نِعَمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ، وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ، يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ، وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي هَاشِمٍ.

”حضرت عبدالرحمن بن عبد القاری روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات مسجد کی طرف نکلا تو لوگ متفرق تھے، کوئی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور کسی کی اقتداء میں ایک گروہ نماز پڑھ رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو اچھا ہوگا، انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے سب کو جمع کر دیا، پھر میں ایک اور رات ان کے ساتھ نکلا اور لوگ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (انہیں دیکھ کر) فرمایا: یہ کتنی اچھی بدعت ہے، اور وہ نماز جس سے لوگ سوئے رہتے ہیں وہ اس سے بہتر ہے جسے لوگ ادا کر رہے ہیں۔ اس بہتر نماز سے آپ کی مراد رات کے آخری پہر کی نماز یعنی نماز تہجد تھی، کیونکہ لوگ اول شب میں قیام (یعنی نماز تراویح) ادا کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام بخاری، مالک، ابن خزیمرہ، عبدالرزاق اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ فِي زَمَانِ عُمَرَ

۹: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الصلاة في رمضان، باب الترغيب في الصلاة في رمضان، ۱/ ۱۱۵، الرقم: ۲۵۲، والبيهقي في السنن—

بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِي رَمَضَانَ، بِثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْفَرَيَابِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْفَرَيَابِيُّ: رِجَالُهُ مُوثِقُونَ.

وَقَالَ ابْنُ قُدَامَةَ فِي الْمُغْنِيِّ: وَهَذَا كَالِإِجْمَاعِ.

”حضرت یزید بن رومان نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگ (بشمول وتر) ۲۳ رکعت پڑھتے تھے۔“

اس حدیث کو امام مالک، فریابی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام فریابی نے کہا کہ اس کی سند کے رجال ثقہ ہیں اور ابن قدامہ نے ”المغنی“ میں کہا کہ یہ عمل بصورت اجماع ہے۔

۱۰. عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّهُ سَمِعَ الْأَعْرَجَ يَقُولُ: مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُونَ الْكُفْرَةَ فِي رَمَضَانَ، قَالَ: وَكَانَ

..... الكبرى، ۴۹۶/۲، الرقم: ۴۳۹۴، وفي شعب الإيمان، ۱۷۷/۳، الرقم: ۳۲۷۰، والفریابی فی کتاب الصیام، ۱۳۲/۱، الرقم: ۱۷۹، وابن عبد البر فی التمهید، ۱۱۵/۸، وابن قدامة فی المغنی، ۴۵۶/۱، والشوکانی فی نیل الأوطار، ۶۳/۳۔

۱۰: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الصلاة في رمضان، باب ما جاء في قيام رمضان، ۱۱۵/۱، الرقم: ۷۵۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴۹۷/۲، الرقم: ۴۴۰۱، وفي شعب الإيمان، ۱۷۷/۳، الرقم: ۳۲۷۱، والفریابی فی کتاب الصیام، ۱۳۳/۱، الرقم: ۱۸۱، وابن عبد البر فی التمهید، ۴۰۵/۱۷، والسيوطي في تنوير الحوالك شرح موطأ مالك، ۱۰۵/۱، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ۳۴۲/۱، وولي الله الدهلوي في المسوى من أحاديث الموطأ، ۱۷۵/۱۔

الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، رَأَى النَّاسَ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْقُرَائِيُّ وَقَالَ: إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ.

وَقَالَ الْإِمَامُ وَلِيُّ اللَّهِ الدِّهْلَوِيُّ: هُوَ مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ وَالْحَنَفِيِّ، وَعَشْرُونَ رَكْعَةً تَرَاوِجُ وَثَلَاثُ وَتُرُّ عِنْدَ الْفَرِيقَيْنِ هَكَذَا قَالَ الْمُحَلِّي عَنِ الْبَيْهَقِيِّ.

”حضرت مالک نے داود بن حصین سے روایت کیا، انہوں نے حضرت اعرج کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے لوگوں کو اس حال میں پایا کہ وہ رمضان میں کافروں پر لعنت کیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا (نماز تراویح میں) قاری سورہ بقرہ کو آٹھ رکعتوں میں پڑھتا اور جب باقی بارہ رکعتیں پڑھی جاتیں تو لوگ دیکھتے کہ امام انہیں ہلکی (مختصر) کر دیتا۔“

”حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے (اس حدیث کی شرح میں) بیان کیا کہ بیس رکعت تراویح اور تین وتر شوافع اور احناف کا مذہب ہے۔ اسی طرح محلی نے امام بیہقی سے بیان کیا۔“

۱۱. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي

۱۱: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۶۴/۲، الرقم: ۷۶۹۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲۴۳/۱، الرقم: ۷۹۸، ۳۲۴/۵، الرقم: ۵۴۴۰، وفي المعجم الكبير، ۳۹۳/۱۱، الرقم: ۱۲۱۰۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴۹۶/۲، الرقم: ۴۳۹۱، وعبد بن حميد في المسند، ۲۱۸/۱، الرقم: ۶۵۳، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۱۳/۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۷۲/۳، وابن —

شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند مرسل قوی ہے۔

۱۳. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُنْصَرِفُ مِنَ الْقِيَامِ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَقَدْ دَنَا فُرُوعُ الْفَجْرِ، وَكَانَ الْقِيَامُ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ثَلَاثَةً وَعِشْرِينَ رَكْعَةً. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

”حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فجر کے قریب تراویح سے فارغ ہوتے تھے اور عہدِ عمر رضی اللہ عنہ میں (بشمول وتر) تیس رکعت تراویح پڑھنے کا معمول تھا۔“ اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

۱۴. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانُوا يَقُومُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ بِنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بَعِشْرِينَ رَكْعَةً، قَالَ: وَكَانُوا يَقْرَأُونَ بِالْمِثْنَيْنِ وَكَانُوا يَتَوَكَّؤْنَ عَلَى عَصِيهِمْ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْفَرَيَابِيُّ وَابْنُ الْجَعْدِ. إِسْنَادُهُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْفَرَيَابِيُّ.

۱۳: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۲/۴، الرقم: ۷۷۳۳، وابن عبد البر في التمهيد، ۸/۱۱۴، وأيضا في الاستذكار، ۲/۶۹، وابن حزم في الأحكام، ۲/۲۳۰۔

۱۴: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۲/۴۹۶، الرقم: ۴۳۹۳، وابن الحسن الفريابي في كتاب الصيام، ۱/۱۳۱، الرقم: ۱۷۶، وابن الجعد في المسند، ۱/۴۱۳، الرقم: ۲۸۲۵، والمباركفوري في تحفة الأحوذی، ۳/۴۴۷۔

”حضرت سائب بن یزید ؓ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ کے عہد میں صحابہ کرام ؓ ماہ رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے اور ان میں سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور حضرت عثمان ؓ کے عہد میں شدتِ قیام کی وجہ سے وہ اپنی لائیں سے ٹیک لگاتے تھے۔“

اس حدیث کو امام بیہقی، فریابی اور ابن جعد نے روایت کیا۔ اور بقول امام فریابی اس کی سند اور رجال ثقہ ہیں۔

۱۵. عَنْ ابْنِ أَبِي الْحَسَنِ أَنَّ عَلِيًّا ؓ أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ بَيْهَقٍ.

”ابن ابوالحسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ایک شخص کو رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۶. عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ: دَعَا الْقُرَاءَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَ مِنْهُمْ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِينَ رَكْعَةً، قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ ؓ يُؤْتِرُ بِهِمْ. وَرَوَى ذَلِكَ مِنْ وَجْهِ آخَرَ عَنْ عَلِيٍّ ؓ.

۱۵: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۶۳/۲، الرقم: ۷۶۸۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴۹۷/۲، الرقم: ۴۳۹۷، وابن عبد البر في التمهيد، ۱۱۵/۸، والمباركفوري في تحفة الأحوذی، ۴۴۴/۳، وابن قدامة في المغني، ۴۵۶/۱۔

۱۶: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۴۹۶/۲، الرقم: ۴۳۹۶، والمباركفوري في تحفة الأحوذی، ۴۴۴/۳۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے رمضان المبارک میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک شخص کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا اور خود حضرت علیؑ انہیں وتر پڑھاتے تھے۔ یہ حدیث حضرت علیؑ سے دوسری سند سے بھی مروی ہے۔“ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۷. وفي رواية: أَنَّ عَلِيًّا ؓ كَانَ يَوْمُهُمْ بِعِشْرَيْنَ رَكْعَةً وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ. رَوَاهُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّنْعَانِيُّ وَقَالَ: فِيهِ قُوَّةٌ.

”ایک روایت میں ہے کہ حضرت علیؑ انہیں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔“ اس کو ابن اسماعیل صنعانی نے روایت کیا اور کہا کہ اس کی سند قوی ہے۔

۱۸. عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ قَالَ: كَانَ أَبِي بَنُ كَعْبٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِالْمَدِينَةِ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ.

”عبد العزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ حضرت ابی بن کعبؓ مدینہ منورہ میں لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔“ اسے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا، اس کی سند مرسل قوی ہے۔

۱۷: أخرجه الصنعاني في سبل السلام، ۱۰/۲۔

۱۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۶۳/۲، الرقم: ۷۶۸۴،
والمباركفوري في تحفة الأحوذی، ۴۵/۳۔

۱۹. عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكْلٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ كَانَ يُؤْمُهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بَعْشَرِينَ رَكْعَةً وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ: وَفِي ذَلِكَ قُوَّةٌ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے حضرت شتیر بن شکل سے روایت ہے کہ وہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ بیہقی کے ہیں، اور آپ نے کہا کہ اس حدیث کی سند میں قوت ہے۔

۲۰. عَنْ أَبِي الْخَصِيبِ، قَالَ: كَانَ يَوْمُنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ فِي رَمَضَانَ فَيُصَلِّي خَمْسَ تَرَوِيحَاتٍ عَشْرِينَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكُنَى.

”ابن خصب نے بیان کیا کہ ہمیں حضرت سوید بن غفلہ ماہ رمضان میں نماز تراویح پانچ ترویحوں یعنی بیس رکعات میں پڑھاتے تھے۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند حسن ہے، اور امام بخاری نے ”الکنی“ میں روایت کیا ہے۔

۱۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۶۳/۲، الرقم: ۷۶۸۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴۹۶/۲، الرقم: ۴۳۹۵۔

۲۰: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۴۴۶/۲، الرقم: ۴۳۹۵، والبخاري في الكنى، ۲۸/۱، الرقم: ۲۳۴۔

۲۱. عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يُصَلِّي بِنَا فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

”حضرت نافع بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن ابی ملیکہ ہمیں رمضان المبارک میں بیس رکعت تراویح پڑھایا کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند صحیح ہے۔

۲۲. عَنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ كَانَ يَوْمُ النَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً وَيُوتَرُ بِثَلَاثٍ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت حارث سے مروی ہے کہ وہ لوگوں کو رمضان المبارک کی راتوں میں (نماز تراویح) میں بیس رکعتیں اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے اور رکوع سے پہلے دعا قنوت پڑھتے تھے۔“ اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند صحیح ہے۔

۲۳. عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي خَمْسَ تَرَوِيحَاتٍ فِي رَمَضَانَ وَيُوتَرُ بِثَلَاثٍ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو البختری سے روایت ہے کہ وہ رمضان المبارک میں پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعتیں) اور تین وتر پڑھا کرتے تھے۔“

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند حسن ہے۔

۲۴. عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّونَ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ

۲۱: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۶۳/۲، الرقم: ۷۶۸۳۔

۲۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۶۳/۲، الرقم: ۷۶۸۵۔

۲۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۶۳/۲، الرقم: ۷۶۸۶۔

۲۴: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۶۳/۲، الرقم: ۷۶۸۸۔

رُكْعَةً بِالْوُتْرِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ بشمول وتر ۲۳ رکعت تراویح پڑھتے تھے۔“

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند حسن ہے۔

۲۵. عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيعَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ خُمُسَ تَرْوِيحَاتٍ وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ.
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

”حضرت سعید بن عبید سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ربیعہ انہیں رمضان المبارک میں پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعت) نماز تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔“
اس کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند صحیح ہے۔

۲۶. عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ؓ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أَبِي بَنٍ كَعْبٍ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ عَشْرِينَ رُكْعَةً.
رَوَاهُ الذَّهَبِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَابْنُ قُدَامَةَ.

۲۵: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۶۳/۲، الرقم: ۷۶۹۰۔

۲۶: أخرجه الذهبي في سير أعلام النبلاء، ۴۰۰/۱، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ۲۱/۲، الرقم: ۵۴۰، وابن قدامة في المغني، ۴۵۶/۱، ومالك في المدونة الكبرى، ۲۲۲/۱، والسيوطي في تنوير الحوالك، ۱۰۴/۱، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ۳۳۸/۱، وابن تيمية في مجموع فتاوى، ۴۰۱/۲۔

”حضرت حسن (بصری) ؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب ؓ کی اقتداء میں قیام رمضان کے لئے اکٹھا کیا تو وہ انہیں بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔“

اس کو امام ذہبی، عسقلانی اور ابن قدامہ نے روایت کیا ہے۔

۲۷. وقال ابن رشد القرطبي: فَاخْتَارَ مَالِكٌ فِي أَحَدِ قَوْلَيْهِ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَالشَّافِعِيَّ وَأَحْمَدُ وَدَاوُدُ الْقِيَامَ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً سِوَى الْوُتْرِ أَنَّ مَالِكًا رَوَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ رَكْعَةً.

”ابن رشد قرطبی نے فرمایا کہ امام مالک ؓ نے اپنے دو اقوال میں سے ایک میں اور امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور امام داود ظاہری ؓ نے بیس تراویح کا قیام پسند کیا ہے اور تین وتر اس کے علاوہ ہیں..... اسی طرح امام مالک ؓ نے یزید بن رومان سے روایت بیان کی فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ کے زمانہ میں لوگ تیس (۲۳) رکعت (تراویح بشمول تین وتر) کا قیام کیا کرتے تھے۔“

۲۸. وقال ابن تيمية في ”الفتاوى“: ثَبَتَ أَنَّ أَبِي بَنَ كَعْبٍ كَانَ يَقُومُ بِالنَّاسِ عِشْرِينَ رَكْعَةً فِي رَمَضَانَ وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ فَرَأَى كَثِيرًا مِنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ ذَلِكَ هُوَ السُّنَّةُ لِأَنَّهُ قَامَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَلَمْ

۲۷: أخرجه ابن رشد في بداية المجتهد، ۱/ ۱۵۲۔

۲۸: أخرجه ابن تيمية في مجموع الفتاوى، ۱/ ۱۹۱، وإسماعيل بن

محمد الأنصاري في تصحيح حديث صلاة التراويح عشرين ركعة،

۱/ ۳۵۔

يُنْكِرُهُ مُنْكَرٌ.

”علامہ ابن تیمیہ نے ”اپنے فتاویٰ“ (مجموعہ فتاویٰ) میں کہا کہ ثابت ہوا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے تو اکثر اہل علم نے اسے سنت مانا ہے۔ اس لئے کہ وہ مہاجرین اور انصار (تمام) صحابہ کرام کی موجودگی میں قیام کرتے (بیس رکعت پڑھاتے) اور ان صحابہ میں سے کسی نے بھی انہیں نہیں روکا۔“

۲۹. وَفِي مَجْمُوعَةِ الْفَتَاوَى النَّجْدِيَّةِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ عَبْدِ الْوَهَّابِ ذَكَرَ فِي جَوَابِهِ عَنْ عَدَدِ التَّرَاوِيحِ أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ لَمَّا جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ، كَانَتْ صَلَاتُهُمْ عَشْرِينَ رَكْعَةً.

”مجموعہ الفتاویٰ النجدیہ میں ہے کہ عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نے تعداد رکعت تراویح سے متعلق سوال کے جواب میں بیان کیا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز تراویح کے لئے جمع کیا تو وہ انہیں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔“

۲۹: أخرجه إسماعيل بن محمد الأنصاري في تصحيح حديث صلاة التراويح عشرين ركعة، ۳۵/۱۔

فَضْلٌ فِي فَضْلِ تَنَاوُلِ السَّحُورِ وَالْإِفْطَارِ

﴿سحری اور افطاری کی فضیلت کا بیان﴾

الْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصَّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ (البقرہ، ۲: ۱۸۷)

”اور کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ تم پر صبح کا سفید ڈورا (رات کے) سیاہ
ڈورے سے (الگ ہو کر) نمایاں ہو جائے، پھر روزہ رات (کی آمد) تک پورا کرو“

الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: تَسَحَّرُوا فَإِنَّ
فِي السَّحُورِ بَرَكَهً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب بركة السحور،
۶۷۸/۲، الرقم: ۱۸۲۳، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب
فضل السحور وتأکید استحبابه واستحباب تأخيرہ وتعجيل الفطر،
۷۷۰ / ۲، الرقم: ۱۰۹۵، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب
ما جاء في فضل السحور، ۸۸/۳، الرقم: ۷۰۸، والنسائي في السنن،
كتاب الصوم، باب الحث على السحور، ۱۴۰/۴، الرقم: ۲۱۴۴،
وعبد الرزاق في المصنف، ۲۲۷/۴، الرقم: ۷۵۹۸۔

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس وقت تک خیر پر رہیں گے جب تک افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصيام، باب تعجيل الافطار، ۶۹۲/۲، الرقم: ۱۸۵۶، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل السحور وتأکید استحبابه واستحباب تأخيرہ وتعجيل الفطر، ۷۷۱/۲، الرقم: ۱۰۹۸، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في تعجيل الإفطار، ۸۲/۳، الرقم: ۶۹۹، ومالك في الموطأ، كتاب الصيام، باب ما جاء في تعجيل الفطر، ۲۸۸/۱، الرقم: ۶۳۴، والشافعي في المسند، ۱/۱۰۴، وعبد الرزاق في المصنف، ۲۲۶/۴، الرقم: ۷۵۹۲۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت الفجر، ۲۱۵/۱، الرقم: ۵۵۱، وفي أبواب التهجد، باب من شحرح فلم ينحم حتى صلى الصبح، ۱: ۳۸۱، الرقم: ۱۰۸۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۳۴/۳، الرقم: ۱۳۴۸۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/۴۵۵، الرقم: ۱۹۷۹، وابن حجر عسقلاني في تلخيص الحبير، ۲/۱۹۹، الرقم: ۹۰۱۔

فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى قُلْنَا
لِلْأَنْسِ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاعِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ.
قَالَ قَدَرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَعِينٍ.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اور
حضرت زید بن ثابت نے سحری کھائی۔ جب دونوں اپنی سحری سے فارغ ہوئے تو حضور
نبی اکرم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ ہم نے حضرت انس ؓ سے کہا
کہ ان کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز میں شامل ہونے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ جتنی
دیر میں کوئی آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔“

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۴. عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي
أَهْلِي ثُمَّ يَكُونُ سُرْعَةً بِي أَنْ أُدْرِكَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ.

”ابو حازم نے حضرت سہیل بن سعد ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنے گھر
والوں میں سحری کھایا کرتا تھا۔ پھر جلدی کرتا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز فجر پڑھ
سکوں۔“ اس حدیث کو امام بخاری، ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت
الفجر، ۲۱۰/۱، الرقم: ۵۵۲، وأبو يعلى في المسند، ۵۲۸/۱۳،
الرقم: ۷۵۳۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۶۵/۶، الرقم:
۵۸۷۱، وابن خزيمة في الصحيح، ۲۱۵/۳، الرقم: ۱۹۴۲،
والرويان في المسند، ۱۹۰/۲، الرقم: ۱۰۲۰.

۵. عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، رَجُلَانِ مِنَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ: أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: قُلْنَا: عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَتْ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

”ابو عطیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، ہم نے عرض کیا: اے اُم المؤمنین! حضور نبی اکرم ﷺ کے دو اصحاب میں سے ایک جلد روزہ افطار کر کے جلد نماز پڑھتے ہیں، دوسرے تاخیر سے روزہ افطار کر کے تاخیر سے نماز پڑھتے ہیں۔ ام المؤمنین نے پوچھا: وہ کون ہے جو جلد افطار کرتا اور جلد نماز پڑھتا ہے! ہم نے عرض کیا: وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ہیں! حضرت عائشہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کا بھی یہی معمول تھا۔ ابو کریم کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ دوسرے صاحب حضرت ابو موسیٰ ہیں۔“

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل السحور
وتأكيد استحبابه واستحباب تأخيرهِ وتعجيل الفطر، ۷۷۱/۲، الرقم:
۱۰۹۹، والتِّرْمِذِي فِي السَّنَنِ، كتاب الصوم، باب ما جاء في تعجيل
الإفطار، ۸۳/۳، الرقم: ۷۰۲، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم،
باب ما يستحب من تعجيل الفطر، ۳۰۵/۲، الرقم: ۲۳۵۴،
والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر اختلاف علي سليمان
بن مهران في حديث عائشة في تأخير السحور واختلاف ألفاظهم،
الرقم: ۱۴۴/۴، الرقم: ۲۱۶۱۔

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ ﷻ: أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعَجَلُهُمْ فِطْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے سب سے پسندیدہ بندے وہ ہیں، جو روزہ جلد افطار کرتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لَأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في تعجيل الإفطار، ٨٣/٣، الرقم: ٧٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٣٧/٢، الرقم: ٧٢٤٠، وأبو يعلى في المسند، ٣٧٨/١٠، الرقم: ٥٩٧٤، وابن حبان في الصحيح، ٢٧٥/٨، الرقم: ٣٥٠٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥٤/١، الرقم: ١٤٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٣٧/٤، الرقم: ٧٩٠٩۔

٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب ما يستحب من تعجيل الفطر، ٣٠٥/٢، الرقم: ٢٣٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٧٧، الرقم: ٨٩٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٥٠/٢، الرقم: ٩٨٠٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٢٥٣/٢، الرقم: ٣٣١٣، وابن حبان في الصحيح، ٢٧٣/٨، الرقم: ٣٥٠٣، والحاكم في المستدرک، ٥٩٦/١، الرقم: ١٥٧٣۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ دیر کیا کرتے ہیں۔“ اس حدیث کو امام ابو داؤد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْإِفْطَارَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ وَأَحْمَدُ.

”سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔“
اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى السَّحُورِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ: هَلُمَّ إِلَى الْعَدَاءِ الْمُبَارَكِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

۸: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في تعجيل الإفطار، ٥٤١/١، الرقم: ١٦٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٤٧/٥، الرقم: ٢١٣٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩١/٦، الرقم: ٥٩٦٣، وعبد بن حميد في المسند، ١٦٨/١، الرقم: ٤٥٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٣٦/٧۔

۹: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب من سمي السحور الغداء، ٣٠٣/٢، الرقم: ٢٣٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٢٦/٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥١/١٨، الرقم: ٦٢٨، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٣٠/٥، الرقم: ١٠١٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٨٩/٢، الرقم: ١٦١٨۔

”حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان میں سحری کھانے کے لئے بلایا تو فرمایا: صبح کے مبارک کھانے کی طرف آؤ۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ عُمَرُو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَضْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں صرف سحری کھانے کا فرق ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ

۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل السحور
وتأكيد استحباب تأخيرها وتعجيل الفطر، ۷۷۰/۲، الرقم: ۱۰۹۶،
والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في فضل السحور،
۸۸/۳، الرقم: ۷۰۸، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب في
توكيد السحور، ۳۰۲/۲، الرقم: ۲۳۴۳، والنسائي في السنن،
كتاب الصيام، باب فصل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب،
۱۴۶/۴، الرقم: ۲۱۶۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۹۷/۴،
الرقم: ۱۷۷۹۷، والدارمي في السنن، ۱۱/۲، الرقم: ۱۶۹۷۔

۱۱: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب فضل السحور، ۴/
۱۴۵، الرقم: ۲۱۶۲، وفي السنن الكبرى، ۷۹ / ۲، الرقم: ۲۴۷۲،
والمقدسي في فضائل الأعمال، ۴۵/۱، الرقم: ۱۸۱، والمنذري في
الترغيب والترهيب، ۹۰ / ۲، الرقم: ۱۶۲۱۔

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ: إِنَّهَا بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمْ اللَّهُ إِيَّاهَا فَلَا تَدْعُوهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”عبداللہ بن حارث حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سحری تناول فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ کی دی ہوئی برکت ہے، تم اسے ترک نہ کیا کرو۔“ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نِعْمَ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کی بہترین سحری کھجور ہے۔“
اس حدیث کو امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: السَّحُورُ أَكْلُهُ بَرَكَةٌ فَلَا تَدْعُوهُ وَلَوْ أَنْ يَجْرَعَ أَحَدُكُمْ جُرْعَةً مِنْ مَاءٍ فَإِنَّ اللَّهَ ﷻ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ.

۱۲: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب من سمي السحور الغداء، ۲/ ۳۰۳، الرقم: ۲۳۴۵۔

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۲/ ۳، ۴۴، الرقم: ۱۱۱۰۱، ۱۱۴۱۴، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/ ۹۰، الرقم: ۱۶۲۳، وقال: رواه أحمد وإسناده قوي۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

”حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری کرنا سراپا برکت ہے، لہذا اسے نہ چھوڑو، اگرچہ پانی کے ایک گھونٹ کے ذریعے ہی ہو۔ اللہ ﷻ اور فرشتے سحری کھانے والوں کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔“ اسے امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۱۴. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اسْتَعِينُوا بِطَعَامِ السَّحْرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ وَبِالْقِيلُولَةِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالحَاكِمُ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سحری کے کھانے کے ذریعے دن کے روزہ (کو پورا کرنے) کے لئے مدلولو اور قیلولہ (دوپہر کو کچھ دیر کی نیند) کے ذریعے رات کے قیام کے لئے مدلولو“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۵. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلَّهِ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ

۱۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في السحور، ۵۴۰/۱، الرقم: ۱۶۹۳، وابن خزيمة في الصحيح، ۲۱۴/۳، الرقم: ۱۹۳۹، والحاكم في المستدرک، ۵۸۸/۱، الرقم: ۱۵۵۱، والبيهقي في شعب الايمان، ۱۸۳/۴، الرقم: ۴۷۴۲، والقرطبي في الاستذکار، ۸۳/۲، الرقم: ۳۔

۱۵: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل الصيام، ۵۲۵: ۱، الرقم: ۱۶۴۳، وأحمد بن حنبل عن أبي أمامة في المسند، ۲۵۶/۵، الرقم: ۲۲۲۵۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۸۴/۸، الرقم: ۸۰۸۸، ۸۰۸۹، والبيهقي في شعب الايمان، ۳۰۴/۳، الرقم: ۳۶۰۵۔

عَتَقَاءَ وَذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر افطار کے وقت اور ہر رات میں لوگوں کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۶. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۷. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ فِيمَا طَعَمُوا إِذَا كَانَ حَلَالًا: الصَّائِمُ وَالْمُتَسَحِّرُ وَالْمُرَابِطُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

۱۶: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۲۴۵/۸، الرقم: ۳۴۶۷، و احمد بن حنبل في المسند، ۱۲/۳، الرقم: ۱۱۱۰۱، و المنذرى في الترغيب و التهيب، ۸۹/۲، الرقم: ۱۶۱۷، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۵۰/۳۔

۱۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳۵۹/۱۱، الرقم: ۱۲۰۱۲، و المنذري في الترغيب و التهيب، ۹۰/۲، الرقم: ۱۶۲۲۔

نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تین آدمیوں کے کھانے کا کوئی حساب نہیں ہوگا بشرطیکہ (ان کا کھانا) حلال ہو۔ روزہ دار کا، سحری کرنے والے کا، مجاہد کا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۸. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى سُنَّتِي مَا لَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُومَ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت اس وقت تک میری سنت پر قائم رہے گی جب تک افطاری کرنے کے لیے ستاروں (کے نظر آنے) کا انتظار نہیں کرے گی۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ

۱۸: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۲۷۷/۸، الرقم: ۳۵۱۰، والحاكم في المستدرک، ۵۹۹/۱، الرقم: ۱۵۸۴، وابن خزيمة في الصحيح، ۲۷۵/۳، الرقم: ۲۰۶۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۹۱/۲، الرقم: ۱۶۲۸، والهيثمي في موارد الظمآن، ۲۲۴/۱، الرقم: ۸۹۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۹۱/۲، الرقم: ۱۶۲۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۵۴/۳۔

۱۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتابي الصوم، باب ما جاء ما يستحب عليه الإفطار، ۷۹/۳، الرقم: ۶۹۶، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب ما يفطر عليه، ۳۰۶/۲، الرقم: ۲۳۵۶، والمقدسي في فضائل الأعمال، ۵۲/۱، الرقم: ۲۱۶، والنووي في رياض الصالحين، ۲۹۰/۱، الرقم: ۲۹۰۔

يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمِيرَاتٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تُمِيرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مغرب کی) نماز سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے، اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے روزہ کھولتے، اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۰. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

”حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کے لیے اس کی مثل ثواب ہے، اس کے بغیر کہ روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔“

۲۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في فضل من

فطر صائماً، ۳/ ۱۷۱، الرقم: ۸۰۷، وابن ماجه في السنن، كتاب

الصوم، باب في ثواب من فطر صائماً، ۱/ ۵۵۵، الرقم: ۱۷۴۶، وعبد

الرزاق في المصنف، ۴/ ۳۱۱، الرقم: ۷۹۰۵، وأحمد بن حنبل في

المسند، ۵/ ۱۹۲، الرقم: ۲۱۷۲۰، والدارمي في السنن، ۲/ ۱۴،

الرقم: ۱۷۰۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/ ۷، الرقم: ۱۰۴۸۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱. عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت معاذ بن زہرہ کو یہ خبر پہنچی کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب افطار کرتے تو فرماتے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔“
اس حدیث کو امام ابو داؤد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب القول عند الإفطار، ۳۰۶/۲، الرقم: ۲۳۵۸، وابن أبي شيبة عن أبي هريرة في المصنف، ۳۴۴/۲، الرقم: ۹۷۴۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۴۶/۱۲، الرقم: ۱۲۷۲۰، وابن المبارك في الزهد، ۴۹۵/۱، الرقم: ۱۴۱۰۔

فَصْلٌ فِي اجْتِنَابِ الصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالْمُنْكَرَاتِ

﴿حالتِ روزہ میں منکرات و لغویات سے اجتناب کا بیان﴾

الآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصَّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصَّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرُبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝

(البقرہ، ۲: ۱۸۷)

”تمہارے لیے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو، اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنے حق میں خیانت کرتے تھے سو اس نے تمہارے حال پر رحم کیا اور تمہیں معاف فرما دیا، پس اب (روزوں کی راتوں میں بے شک) ان سے مباشرت کیا کرو اور جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے چاہا کرو اور کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ تم پر صبح کا سفید ڈورا (رات کے) سیاہ ڈورے سے (الگ ہو کر) نمایاں ہو جائے، پھر روزہ رات (کی آمد) تک پورا کرو، اور عورتوں سے اس دوران شب باشی نہ کیا کرو جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو، یہ اللہ کی (قائم کردہ) حدیں ہیں پس ان (کے توڑنے) کے نزدیک نہ جاؤ، اسی طرح اللہ

لوگوں کے لیے اپنی آیتیں (کھول کر) بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگاری اختیار کریں ۵

۲. قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

(الأعراف، ۷: ۳۳)

”فرمادیتجئے کہ میرے رب نے (تو) صرف بے حیائی کی باتوں کو حرام کیا ہے جو ان میں سے ظاہر ہوں اور جو پوشیدہ ہوں (سب کو) اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کو اور اس بات کو کہ تم اللہ کا شریک ٹھہراؤ جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری اور (مزید) یہ کہ تم اللہ (کی ذات) پر ایسی باتیں کہو جو تم خود بھی نہیں جانتے ۵“

۳. التَّائِبُونَ الْعِبَادُونَ الْحَمِيدُونَ السَّائِحُونَ الرُّكَّعُونَ السَّجِدُونَ الْأَمْرُؤُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهِیُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَفِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

(التوبہ، ۹: ۱۱۲)

”یہ مومنین جنہوں نے اللہ سے اُخروی سودا کر لیا ہے) توبہ کرنے والے، عبادت گزار، (اللہ کی) حمد و ثنا کرنے والے، دنیوی لذتوں سے کنارہ کش روزہ دار، (خشوع و خضوع سے) رکوع کرنے والے، (قرب الہی کی خاطر) سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی (مقرر کردہ) حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں، اور ان اہل ایمان کو خوشخبری سنا دیجئے ۵“

۴. وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ۝

(الشوری، ۴۲: ۳۷)

”اور جو لوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور

جب انہیں غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں ۵“

الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص (بحالتِ روزہ) جھوٹ بولنا اور اس پر (برے) عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب من لم يدع قول الزور والعمل به في الصوم، ٦٧٣/٢، الرقم: ١٨٠٤، وفي كتاب الأدب، باب قول الله تعالى: واجتنبوا قول الزور، ٢٢٥١/٥، الرقم: ٥٧١٠، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في التشديد في الغيبة للصائم، ٨٧/٣، الرقم: ٧٠٧، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب الغيبة للصائم، ٣٠٧/٢، الرقم: ٢٣٦٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الغيبة والرفث للصائم، ٥٣٩/١، الرقم: ١٦٨٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٢٣٨/٢، الرقم: ٣٢٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٥٢/٢، الرقم: ٩٨٣٨، وابن الجعد في المسند، ٤١٤/١، الرقم: ٢٨٣١۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الصَّيَامُ جُنَّةٌ. فَلَا يَرْفُثُ وَلَا يَجْهَلُ وَإِنْ أَمْرُو قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيُقِلْ إِيَّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فِيمَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي. الصَّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ. وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔ پس روزہ دار نہ فحش کلامی کرے اور نہ جہالت کی باتیں اور اگر کوئی اُس سے لڑے یا گالی دے تو دو دفعہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے کیونکہ وہ اپنے کھانے، اپنے پینے اور اپنی خواہش کو میرے روزے کی خاطر چھوڑتا ہے، لہذا اس کا بدلہ میں خود دوں گا اور ہر نیکی کی جزا اُس سے دس گنا ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمٌ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب فضل الصوم، ۶۷۰/۲، الرقم: ۱۷۹۵، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب حفظ اللسان للصائم، ۸۰۶:۲، الرقم: ۱۱۵۱، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على أبي صالح، ۱۶۳:۴، الرقم: ۲۲۱۶۔

۳: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الغيبة والرفث للصائم، ۵۳۹/۱، الرقم: ۱۶۹۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۱/۲، الرقم: ۸۸۷۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۸۶/۲، الرقم: ۷۸۲۷، وابن حبان في الصحيح، ۲۵۸/۸، الرقم: ۳۴۸۲، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۰۰/۶۴۔

أَحَدِكُمْ فَلَا يَرُقْتُ وَلَا يَجْهَلُ. وَإِنْ جَهِلَ عَلَيْهِ أَحَدٌ فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو فحش کلامی اور بدتمیزی نہ کرے، اگر کوئی دوسرا اس سے بدتمیزی کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کتنے ہی روزے دار ایسے ہیں کہ انہیں اپنے روزے سے سوائے بھوک کے کچھ حاصل نہیں ہوتا، اور (اسی طرح) کتنے ہی راتوں کو جاگنے والے ایسے ہیں کہ انہیں اپنے قیام سے سوائے جاگنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَمْ مِنْ صَائِمٍ

- ۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الغيبة والرفث للصائم، ۵۳۹/۱، الرقم: ۱۶۹۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۲۳۹/۲، الرقم: ۳۲۴۹، وابن المبارك في المسند، ۴۳/۱، الرقم: ۷۵، والقضاعي في مسند الشهاب، ۳۰۹/۲، الرقم: ۱۴۲۴،
- ۵: أخرجه الدارمي في السنن، ۳۹۰/۲، الرقم: ۲۷۲۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۴۱/۲، الرقم: ۹۶۸۳، وفي الزهد، ۴۵/۱۔

لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَا وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ.
رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

وفي رواية: كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَكَمْ
مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کتنے
ہی روزے دار ایسے ہیں جن کو اُن کے روزوں سے پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا ہے
اور کتنے ہی راتوں کو قیام کرنے والے ایسے ہیں جن کو ان کے قیام سے سوائے جاگنے کے
کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“ اس حدیث کو دارمی نے روایت کیا ہے۔

”اور امام احمد کی روایت میں ہے کہ کتنے ہی روزے دار ایسے ہیں کہ جن کو اُن
کے روزوں سے بھوک کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا ہے اور کتنے ہی راتوں کو قیام کرنے
والے ایسے ہیں کہ جن کو ان کے قیام سے سوائے جاگنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“
اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْإِعْتِكَافِ

﴿فضیلتِ اعتکاف کا بیان﴾

الْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَإِذْ وَعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ۝
(البقرة، ۲: ۵۱)

”اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے چالیس راتوں کا وعدہ فرمایا تھا پھر تم نے موسیٰ (علیہ السلام) کے چلہ اعتکاف میں جانے کے بعد پھڑے کو (اپنا) معبود بنا لیا اور تم واقعی بڑے ظالم تھے“

۲. وَعَهْدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝
(البقرة، ۲: ۱۲۵)

”اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) کو تاکید فرمائی کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک (صاف) کر دو“

۳. ثُمَّ أَتَمُّوا الصَّيَامَ إِلَى الْإِيلَاجِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسْجِدِ.
(البقرة، ۲: ۱۸۷)

”پھر روزہ رات (کی آمد) تک پورا کرو، اور عورتوں سے اس دوران شب باشی نہ کیا کرو جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو۔“

۴. وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَسِقُونَ ○
(الحديد، ۵۷: ۲۷)

”اور رہبانیت (یعنی عبادت الہی کے لئے ترک دنیا اور لذتوں سے کنارہ کشی) کی بدعت انہوں نے خود ایجاد کر لی تھی، اسے ہم نے اُن پر فرض نہیں کیا تھا، مگر (انہوں نے رہبانیت کی یہ بدعت) محض اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے (شروع کی تھی) پھر اس کی عملی نگہداشت کا جو حق تھا وہ اس کی ویسی نگہداشت نہ کر سکے (یعنی اسے اسی جذبہ اور پابندی سے جاری نہ رکھ سکے)، سو ہم نے اُن لوگوں کو جو ان میں سے ایمان لائے (اور بدعتِ رہبانیت کو رضائے الہی کے لئے جاری رکھے ہوئے) تھے، اُن کا اجر و ثواب عطا کر دیا اور ان میں سے اکثر لوگ (جو اس کے تارک ہو گئے اور بدل گئے) بہت نافرمان ہیں ○“

۵. وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدْوَةِ وَالْعَاشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنُكَ عَنْهُمْ.
(الکہف، ۱۸: ۲۸)

”(اے میرے بندے!) تو اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھا کر جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اس کی رضا کے طلب گار رہتے ہیں (اس کی دید کے متنی اور اس کا مکھڑا تگنے کے آرزو مند ہیں) تیری (محبت اور توجہ کی) نگاہیں ان سے نہ ہٹیں۔“

الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے بھی اعتکاف کیا ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكَفُ فِي كُلِّ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب الاعتكاف في العشر الأواخر والأواخر في المساجد، ۷۱۳/۲، الرقم: ۱۹۲۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب اعتكاف العشر الأواخر من رمضان، ۸۳۱/۲، الرقم: ۱۱۷۲، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ۳۳۱/۲، الرقم: ۲۴۶۲، والترمذي نحوه في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في الاعتكاف، وقال: حديث حسن صحيح، ۱۵۷/۳، الرقم: ۷۹۰۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب الاعتكاف في العشر الأوسط من رمضان، ۷۱۹/۲، الرقم: ۱۹۳۹، ومسلم في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب اعتكاف العشر الأواخر من رمضان، ۸۳۰/۲، الرقم: ۱۱۷۱، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب أين يكون الاعتكاف، ۳۳۲/۲، الرقم: ۲۴۶۵۔

رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے اور جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا اس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن اعتکاف کیا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ؟ قَالَ: فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میں نے دور جاہلیت میں منت مانی تھی کہ خانہ کعبہ میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی منت پوری کرو۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴. عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب الاعتكاف، ليلا، ۷۱۴/۲، الرقم: ۱۹۲۷، ومسلم في الصحيح، كتاب الأيمان، باب نذر الكافر وما يفعل فيه إذا أسلم، ۱۲۷۷/۳، الرقم: ۱۶۵۶، والترمذي في السنن، كتاب الأيمان والنذور، باب ما جاء في وفاء النذر، ۱۱۲/۴، الرقم: ۵۳۹۔

۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الاعتكاف، ۵۶۲/۱، الرقم: ۱۷۷۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۲۵۹/۲، الرقم: ۳۳۴۴، والحاكم في المستدرک، ۶۰۵/۱، الرقم: —

الْأَوَّخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَسَافَرَ عَامًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عَشْرِينَ يَوْمًا . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالنَّسَائِيُّ .

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر سال دس دن کا اعتکاف فرماتے، ایک مرتبہ سفر پیش آ گیا تو اگلے سال بیس روز کا اعتکاف فرمایا۔
اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِزْرَهُ وَاحْيَا لَيْلَهُ وَأَيَّقَطَ أَهْلَهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب (آخری) عشرہ شروع ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ کمر بستہ ہو جاتے، اس کی راتوں کو زندہ رکھتے (یعنی شب بیدار رہتے) اور گھر والوں کو جگایا کرتے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

..... ۱۶۰۲ ، والبیہقی فی السنن الکبریٰ، ۳۱۴/۴، الرقم: ۸۳۴۷،
والطیالسی فی المسند، ۷۵/۱، الرقم: ۵۵۳، وعبد بن حمید فی
المسند، ۹۳/۱، الرقم: ۱۸۱۔

۵: أخرجه البخاري في الصحيح ، كتاب الصلاة التراويح، باب العمل في العشر الأواخر من رمضان، ۷۱۱/۲، الرقم: ۱۹۲۰، ومسلم في الصحيح، كتاب الاجتهاد، باب الاجتهاد في عشر الأواخر من شهر رمضان، ۸۳۲/۲، الرقم: ۱۱۷۴، وأبوداود في السنن، أبواب: شهر رمضان، باب في قيام شهر رمضان، ۵۰/۲، الرقم: ۱۳۷۶، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في فضل العشر الأواخر من شهر رمضان، ۱/ ۵۶۲، الرقم: ۱۷۶۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۰/۶، الرقم: ۲۴۱۷۷۔

۶. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ. قَالَ نَافِعٌ: وَقَدْ أَرَانِي عَبْدَ اللَّهِ ﷺ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے مجھے مسجد میں وہ جگہ (بھی) دکھائی جہاں رسول اللہ ﷺ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔“
اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ

۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب اعتكاف العشر الأوخر من رمضان، ۲/ ۸۳۰، الرقم: ۱۱۷۱، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب أين يكون الاعتكاف، ۲/ ۳۳۲، الرقم: ۲۴۶۶، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الاعتكاف، الرقم: ۵۶۲/۱، الرقم: ۱۷۶۹۔

۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإعتكاف، باب الإجتهد في العشر الأوخر من شهر رمضان، ۲/ ۸۳۲، الرقم: ۱۱۷۵، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب: ۷۳، ۳/ ۱۶۱، الرقم: ۷۹۶، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في فضل الغتر الأوخر من شهر رمضان، ۱/ ۵۶۲، الرقم: ۱۷۶۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/ ۲۵۵، الرقم: ۲۶۲۳۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۲/ ۲۷۰، الرقم: ۳۳۹۰۔

الْأَوَاخِرَ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں باقی دنوں کی بہ نسبت عبادت میں زیادہ جدوجہد کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں گھر والوں کو (عبادت کے لیے) جگاتے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمُرُّ بِالْمَرِيضِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يَعْزِجُ يَسْأَلُ عَنْهُ وَقَالَ ابْنُ عِيْسَى: قَالَتْ: إِنَّ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب: ۷۳، ۱۶۱/۳، الرقم: ۷۹۵، وعبد الرزاق في المصنف، ۲۵۳/۴، الرقم: ۷۷۰۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۵۱/۲، الرقم: ۸۶۷۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۹۸/۱، الرقم: ۷۶۲، والبخاري في المسند، ۱۸/۱، الرقم: ۱۱۸، وأبو يعلى في المسند، ۲۴۳/۱، الرقم: ۲۸۲۔

۹: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب المعتكف يعود المريض، ۳۳۳/۲، الرقم: ۲۴۷۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۲۱/۴، الرقم: ۸۳۷۸۔

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی مریض کے پاس سے اعتکاف کی حالت میں گذرتے تو بغیر ٹھہرے حسب معمول گزرتے جاتے اور اس کا حال پوچھ لیتے۔ ابن عسّیٰ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ اعتکاف کی حالت میں مریض کی مزاج پرسی فرمایا کرتے تھے۔“ اس حدیث کو امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ: هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوبَ، وَيُجْرِي لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہوں سے رکا رہتا ہے۔ اس کے لئے ایسی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو تمام نیک عمل کرنے والوں کے لئے لکھی جاتی ہیں۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اعْتَكَفَ يَوْمًا

۱۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في ثواب الاعتكاف، ۵۶۷/۱، الرقم: ۱۷۸۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۲۰۷/۴، الرقم: ۶۶۳۲، والكناني في مصباح الزجاجة، ۸۵/۲، الرقم: ۶۴۳۔

۱۱: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲۲۰/۷، الرقم: ۷۳۲۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۶۳/۳، الرقم: ۳۹۷۱، وقال: رواه الحاكم وقال: صحيح الإسناد، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۹۲/۸۔

ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ ﷻ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ كُلُّ خَنَدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے (صدق و خلوص کے ساتھ) ایک دن اعتکاف بیٹھے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے، ہر خندق مشرق سے مغرب کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ لمبی ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ اعتكفَ عَشْرًا فِي رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمَرَتَيْنِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي هَاشِمٍ.

”حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت امام حسین علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف کرتا ہے اس کا ثواب دو حج اور دو عمرہ کے برابر ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۲۸/۳، الرقم: ۲۸۸۸،
والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۲۵/۳، الرقم: ۳۹۶۶، ۳۹۶۷،
والمنذري في الترغيب والترهيب، ۹۶/۲، الرقم: ۱۶۴۹، والهيثمي
في مجمع الزوائد، ۱۷۳/۳۔

۱۳. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَقِيَ عَشْرٌ مِنْ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَاعْتَزَلَ أَهْلَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رمضان کے (آخری عشرہ) کے دس دن باقی رہ جاتے تو آپ ﷺ اپنا کمر بند (یعنی کمر ہمت) کس لیتے اور اپنے اہل خانہ سے الگ ہو (کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو) جاتے۔“
اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

الْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ فِي الْعُزْلَةِ الرَّاحَةَ مِنْ خُلَاطِ السُّوءِ.

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عزلت نشینی میں برے دوستوں سے راحت اور چھٹکارا ہے۔“

۲. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: خُذُوا بِحَظِّكُمْ مِنَ الْعُزْلَةِ.

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۶۶، الرقم: ۲۴۴۲۲، والسيوطي في الجامع الصغير، ۱/۴۳، الرقم: ۲۱۱، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴/۵۳۵، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ۴/۲۶۹۔

۱: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/ ۱۷۶۔

۲: أخرجه ابن المبارك في الزهد/ ۴۴۲، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۴/۱۶۱، وابن عبد البر في التمهيد، ۱۷/۴۴۶، وابن أبي عاصم في الزهد: ۴۸، الرقم: ۸۴۔

”حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا: عزلت نشینی میں سے بھی اپنا حصہ لو۔“

۳. قَالَ ذُو النُّونِ رَحِمَهُ اللَّهُ: لَمْ أَرْ شَيْئًا أَبْعَثْ لِطَلَبِ الْإِحْلَاصِ، مِنَ الْوَحْدَةِ؛ لِأَنَّهُ إِذَا خَلَا، لَمْ يَرِ غَيْرَ اللَّهِ تَعَالَى، فَإِذَا لَمْ يَرِ غَيْرَهُ، لَمْ يُحَرِّكْهُ إِلَّا حُكْمُ اللَّهِ. وَمَنْ أَحَبَّ الْحُلُوهَ، فَقَدْ تَعَلَّقَ بِعُمُودِ الْإِحْلَاصِ، وَاسْتَمْسَكَ بِرُكْنٍ كَبِيرٍ مِنْ أَرْكَانِ الصِّدْقِ.

”حضرت ذو النون مصری رحمۃ اللہ نے فرمایا: میں نے تنہائی سے بڑھ کر کوئی چیز طلب اخلاص پر ابھارنے والی نہیں دیکھی، کیونکہ بندہ جب خلوت میں ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھتا، پس جب اس کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھتا، تو اسے اللہ تعالیٰ کے حکم کے علاوہ کوئی چیز عمل کے لئے متحرک نہیں کرتی، اور جو خلوت کو پسند کرتا ہے، تو وہ اخلاص کے ستون کے ساتھ چٹ جاتا ہے، اور صدق کے ستونوں میں سے ایک بڑے ستون کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے۔“

۴. قَالَ الْجَنَيْدُ رَحِمَهُ اللَّهُ: الْمَسِيرُ مِنَ الدُّنْيَا إِلَى الْآخِرَةِ سَهْلٌ هَيِّنٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ. وَهَجْرَانُ الْخَلْقِ فِي جَنْبِ اللَّهِ شَدِيدٌ.

”حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ نے فرمایا: مومن کے لئے دنیا سے آخرت تک کا سفر آسان اور ہلکا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی خاطر مخلوق سے کنارہ کش ہونا تکلیف دہ ہے۔“

۵. قَالَ الْجَرِيرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: مَنْ لَمْ يَحْكَمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى التَّقْوَى

۳: أخرجه السُّلَمِيُّ فِي طَبَقَاتِ الصُّوفِيَّةِ: ۲۱۔

۴: أخرجه ابن قيم الجوزية فِي مَدَارِجِ السَّالِكِينَ، ۱۱۷/۲۔

۵: أخرجه القشيري فِي الرِّسَالَةِ / ۱۸۹۔

وَالْمُرَاقَبَةُ لَمْ يَصِلْ إِلَى الْكُشْفِ وَالْمُشَاهَدَةِ.

”امام جریری رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے اور اللہ کے درمیان تقویٰ اور مراقبہ کو مضبوط نہیں کیا، وہ شخص کشف اور مشاہدہ تک نہیں پہنچ سکتا۔“

۶. قَالَ السَّرِّيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْلَمَ دِينَهُ، وَيَسْتَرْيَحَ قَلْبَهُ وَبَدَنَهُ، وَيَقِلَّ غَمُّهُ؛ فَلْيَعْتَزِلِ النَّاسَ، لِأَنَّ هَذَا زَمَانٌ عُزْلَةٌ وَوَحْدَةٌ.

”حضرت سری سقطی رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا دین سلامت اور محفوظ ہو جائے اور یہ کہ اس کا دل اور بدن استراحت کریں اور اس کا غم ہلکا ہو اسے چاہئے کہ لوگوں سے علیحدگی اختیار کر لے کیونکہ یہ خلوت نشینی اور تنہا رہنے کا زمانہ ہے۔“

۷. قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ: الصَّبْرُ عَلَى الْخُلُوةِ مِنْ عِلَامَاتِ الْإِخْلَاصِ.

”حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: (گناہ سے بچنے کے لیے) خلوت (کی حالت میں جم کر بیٹھے رہنے) پر صبر کرنا اخلاص کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔“

۸. قَالَ إِبْرَاهِيمُ الْخَوَّاصُ رَحِمَهُ اللّٰهُ: الْمُرَاعَاةُ تُورِثُ الْمُرَاقَبَةَ، وَالْمُرَاقَبَةُ تُورِثُ خُلُوصَ السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ لِلّٰهِ تَعَالَى.

”حضرت ابراہیم خواص رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: احکام خداوندی کا لحاظ رکھنے سے

۶: أخرجه السُّلَمي في طبقات الصُّوفية/ ۵۰۔

۷: أخرجه السُّلَمي في طبقات الصُّوفية/ ۱۰۹۔

۸: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱۹۱۔

مراقبہ پیدا ہوتا ہے اور مراقبہ سے ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کے لئے خلوص پیدا ہوتا ہے۔“



فَصْلٌ فِي فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

﴿شبِ قدر کی فضیلت کا بیان﴾

الآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. اَنَا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ ○ (الدخان، ۴: ۳)

”بے شک ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں اتارا ہے بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں ○“

۲. اَنَا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ○ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ○ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ○ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ○ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○ (القدر، ۹۷: ۱-۵)

”بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں اتارا ہے ○ اور آپ کیا سمجھے ہیں (کہ) شبِ قدر کیا ہے؟ ○ شبِ قدر (فضیلت و برکت اور اجر و ثواب میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے ○ اس (رات) میں فرشتے اور روح الامین (جبرائیل) اپنے رب کے حکم سے (خیر و برکت کے) ہر امر کے ساتھ اترتے ہیں ○ یہ (رات) طلوعِ فجر تک (سراسر) سلامتی ہے ○“

الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَفِي رِوَايَةٍ: فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں (اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان کی آخری سات طاق راتوں) میں تلاش کیا کرو۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: التَّمِسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى، فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر، ۷۱۰/۲، الرقم: ۱۹۱۳، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ۸۲۳/۲، الرقم: ۱۱۶۵/۱۱۶۹، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في ليلة القدر، ۱۵۸/۳، الرقم: ۷۹۲۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصيام، باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر، ۷۱۱/۲، الرقم: ۱۹۱۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۰۸/۴، الرقم: ۸۳۱۶، وابن حجر العسقلاني في تغليق التعليق، ۲۰۵/۳، والشوكانی فی نیل الأوطار، ۳۷۰/۴۔

”حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (یعنی شبِ قدر) کو رمضان المبارک کے آخری عشرے میں باقی رہنے والی راتوں میں سے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے شبِ قدر میں حالتِ ایمان میں ثواب کی غرض سے قیام کیا اُس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے اُس کے بھی سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب من صام صوم رمضان إيمانًا واحتسابًا، ۶۷۲/۲، الرقم: ۱۸۰۲، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ۵۲۳/۱، الرقم: ۷۶۰، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب الترغيب في قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، ۱۷۱/۳، الرقم: ۸۰۸، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ۴۹/۲، الرقم: ۱۳۷۱۔

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب قيام ليلة القدر من الإيمان، ۲۱/۱، الرقم: ۳۵، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة—

فَيُؤَافِقُهَا، أَرَاهُ قَالَ: إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لیلة القدر میں قیام کرے اور اس کو پالے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ ابو ہریرہ نے یہ بھی کہا تھا کہ ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۵. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ كَيْلَةُ الْقَدْرِ، مَا أَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ: قُولِي: اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بتائیے اگر مجھے شب قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو: ”اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي“ (یا اللہ!

..... المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام، رمضان وهو التراويح،
الرقم: ۵۲۴/۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷۶۰، والترمذي في الترغيب والترهيب، ۶۵/۲، الرقم: ۱۵۰۶۔
۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ۸۵، ۵۳۴/۵،
الرقم: ۳۵۱۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۵۸/۶، الرقم:
۲۶۲۵۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۲۱۸/۶، الرقم: ۱۰۷۰۸،
والحاكم في المستدرک، ۷۱۲/۱، الرقم: ۱۹۴۲۔

تو بہت معاف فرمانے والا کریم ہے، عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرمادے۔“
اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللَّهُ ﻋَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُعَلَّقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغْلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حَرَّمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حَرَّمَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس رمضان المبارک کا مہینہ آیا۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش و شریر شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار راتوں سے افضل اور بہتر ہے، جو اس (رات) کی خیرات و برکات سے محروم کر دیا گیا وہ (ہر خیر سے) محروم کر دیا گیا۔“
اس حدیث کو امام نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۶: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر اختلاف على معمر فيه، ۴/ ۱۲۹، الرقم: ۲۱۰۶، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل شهر رمضان، ۱/ ۵۲۶، الرقم: ۱۶۴۴، وعبد الرزاق في المصنف، ۴/ ۱۷۵، الرقم: ۷۳۸۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۲۳۰، الرقم: ۷۱۴۸، وابن راهويه في المسند، ۱/ ۷۴۔

۷. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مُحْرَمٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ماہ رمضان آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جو مہینہ تم پر آ گیا ہے، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، جو شخص اس رات کی خیرات و برکات سے محروم کر دیا گیا وہ گویا تمام خیر سے محروم کر دیا گیا اور اس رات کی خیرات و برکات سے محروم صرف وہی شخص کیا جاتا ہے جو (اصلاً ہر خیر سے) محروم ہو۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَثْقُ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَى أَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ، فَكَانَتْهُ تَقَاصِرَ أَعْمَارِ أُمَّتِهِ أَنْ يَبْلُغُوا مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِي طُولِ الْعُمُرِ، فَأَعْطَاهُ اللَّهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي هَتَمٍ.

۷: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل شهر رمضان، ۵۲۶/۱، الرقم: ۱۶۴۴، والمقدسي في فضائل الأعمال، ۴۴/۱، الرقم: ۱۷۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۶۰/۲، الرقم: ۱۴۹۱۔

۸: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الاعتكاف، باب ما جاء في ليلة القدر، ۳۲۱/۱، الرقم: ۶۹۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۲۳/۳، الرقم: ۳۶۶۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۶۵/۲، الرقم: ۱۵۰۸۔

”حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ثقہ (یعنی قابل اعتماد) اہل علم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو سابقہ امتوں کی عمریں دکھائی گئیں یا اس بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے چاہا دکھایا تو آپ ﷺ نے اپنی امت کی عمروں کو چھوٹا خیال فرمایا کہ وہ کم عمروں کی وجہ سے اس قدر کثیر اعمال نہ کر سکیں گے جس قدر دیگر امتوں کے افراد اپنی طوالتِ عمری کی وجہ سے کر پائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو شبِ قدر عطا فرمادی جو ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے۔“

اس حدیث کو امام مالک اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهَبَ لِأُمَّتِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَلَمْ يُعْطِهَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت انس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میری امت ہی کو عطا کی ہے ان سے پہلے کسی امت کو یہ نہیں ملی۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنَا عَنْ

۹: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۱/۱۷۳، الرقم: ۶۴۷، والسيوطي في تنوير الحوالك، ۱/۲۳۷، والمنأوي في فيض القدير، ۲/۲۶۹، والزرقاني في شرح الزرقاني على الموطأ لإمام مالك، ۲/۲۹۳۔

۱۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۱۸، ۳۲۱، ۳۲۴، الرقم: ۲۲۷۶۵، ۲۲۷۹۳، ۲۲۸۱۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۷۱، الرقم: ۱۲۸۴، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۶۵، الرقم: ۱۵۰۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۱۷۵-۱۷۶۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هِيَ فِي رَمَضَانَ التَّمَسُّوهُمَا فِي الْعَشْرِ
الْأَوَّلِ، فَإِنَّهَا وَتُرْفِي إِحْدَى وَعَشْرِينَ أَوْ ثَلَاثَ وَعَشْرِينَ أَوْ خَمْسَ
وَعَشْرِينَ أَوْ سَبْعَ وَعَشْرِينَ أَوْ تِسْعَ وَعَشْرِينَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ، فَمَنْ
قَامَهَا إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول
اللہ! ہمیں شبِ قدر کے بارے میں بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (رات) ماہِ رمضان
کے آخری عشرے میں ہوتی ہے۔ اس رات کو آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ بے شک یہ
رات طاقِ راتوں یعنی اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، اسیسویں میں سے کوئی
ایک یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے۔ جو بندہ اس میں ایمان و ثواب کے ارادہ سے
قیام کرے اس کے اگلے پچھلے (تمام) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ
لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيلُ عليه السلام فِي كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّونَ عَلَى كُلِّ
عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللَّهَ عز وجل، فَإِذَا كَانَ يَوْمٌ عِيدُهُمْ يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ
بَاهَى بِهِمْ مَلَائِكَتَهُ فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِي، مَا جَزَاءُ أَجِيرٍ وَفَى عَمَلُهُ، قَالُوا:
رَبَّنَا، جَزَاءُهُ أَنْ يُوفَى أَجْرُهُ. قَالَ: مَلَائِكَتِي، عِبِيدِي وَإِمَائِي قَضَوْا

۱۱: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/ ۳۴۳، الرقم: ۳۷۱۷، وفي

فضائل الأوقات، ۳۱۸/ ۱، الرقم: ۱۵۵۔

فَرَبُّصَتِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوا يَعُجُونَ إِلَيَّ بِالْذُّعَاءِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي
وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لِأَجِينَهُمْ فَيَقُولُ: ارْجِعُوا قَدْ غَفَرْتُ
لَكُمْ وَبَدَلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ: فَيَرْجِعُونَ مَغْفُورًا لَهُمْ.
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت میں اترتے ہیں، اور ہر اس کھڑے بیٹھے بندے پر جو اللہ کا ذکر کرتا ہے، سلام بھیجتے ہیں۔ جب ان کی عید کا دن ہوتا ہے یعنی عید الفطر کا دن تو اللہ ان بندوں سے اپنے فرشتوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! اُس مزدور کی اُجرت کیا ہونی چاہیے جو اپنا کام پورا کر دے؟ وہ عرض کرتے ہیں: الہی! اس کی اُجرت یہ ہے کہ اسے پورا پورا اجر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے فرشتو! میرے بندے اور بندیوں نے میرا وہ فریضہ پورا کر دیا جو ان پر تھا۔ پھر وہ دعا میں دست طلب دراز کرتے ہوئے نکل پڑے۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) مجھے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنے کرم، اپنی بلندی اور رفعتِ مکانی کی قسم: میں ان کی دعا ضرور قبول کروں گا۔ پھر (اپنے بندوں سے) فرماتا ہے: لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا۔ فرمایا: پھر یہ لوگ بخشے ہوئے اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي تَحْرِى لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ

﴿رمضان کے آخری عشرہ میں تلاشِ لیلۃ القدر کا بیان﴾

الْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

وَوَعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتَمَمْنَاهَا بِعَشْرِ فِتْمٍ مِيقَاتُ رَبِّهِ
أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوسَى لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا
تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ۝ (الأعراف، ۷: ۱۴۲)

”اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا اور ہم نے اسے
(مزید) دس (راتیں) ملا کر پورا کیا، سو ان کے رب کی (مقرر کردہ) میعاد چالیس راتوں
میں پوری ہوگئی۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون (علیہ السلام) سے فرمایا: تم (اس
دوران) میری قوم میں میرے جانشین رہنا اور (ان کی) اصلاح کرتے رہنا اور فساد کرنے
والوں کی راہ پر نہ چلنا (یعنی انہیں اس راہ پر نہ چلنے دینا) ۝“

الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب تحري ليلة
القدر في الوتر من العشر الأواخر، ۷۱۰/۲، الرقم: ۱۹۱۳، ومسلم
في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها
وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ۸۲۳/۲، الرقم: ۱۱۶۵/

الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ، وَفِي رَوَايَةٍ: فِي السَّبْعِ الْأَوَّخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان کی آخری سات طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَرَادَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَّخِرِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَّاتُ فِي السَّبْعِ الْأَوَّخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّبَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَّخِرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

..... ۱۱۶۹، والترمذي في السنن، كتاب الصوم عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في ليلة القدر، وقال حديث عائشة رضي الله عنها حديث حسن صحيح، ۱۵۸/۳، الرقم: ۷۹۲، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب من روى في السبع الأواخر، ۵۳/۲، الرقم: ۱۳۸۵، ومالك في الموطأ، ۳۱۹/۱-۳۲۰، الرقم: ۶۹۳-۶۹۴.

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب قول النبي ﷺ: إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا، ۷۰۹/۲، الرقم: ۱۹۱۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ۸۲۲/۲، الرقم: ۱۱۶۵، ومالك في الموطأ، ۳۲۱/۱، الرقم: ۶۹۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۷/۲، الرقم: ۴۶۷۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۲۷۲/۲، الرقم: ۳۳۹۹۔

”حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب کو شب قدر خواب میں آخری سات راتوں کے اندر دکھائی گئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہو گئے ہیں، لہذا جو تم میں سے اسے تلاش کرنا چاہے تو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَى رَجُلٌ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَرَى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَاطْلُبُوهَا فِي الْوَتْرِ مِنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رمضان کی ستائیسویں شب میں لیلة القدر کو خواب میں دیکھا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب آخری دس دنوں میں واقع ہوا ہے۔ پس لیلة القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۴. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ اَعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ۸۲۳/۲، الرقم: ۱۱۶۵، وأبو يعلى في المسند، ۲۹۳/۹، الرقم: ۵۴۱۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۰۸/۴، الرقم: ۸۳۱۳، وابن حزم في المحلى، ۳۴/۷۔

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب التماس ليلة القدر في السبع الأواخر، ۷۰۹/۲، الرقم: ۱۹۱۲، وأبو يعلى في المسند، ۴۶۲/۲، الرقم: ۱۲۸۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴، الرقم: ۶۰، ۱۱۲۰۲، ۱۱۵۹۷۔

رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عَشْرَيْنَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ: إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ
أُنْسِيَتْهَا أَوْ نُسِيَتْهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ فِي الْوَتْرِ وَإِنِّي رَأَيْتُ
أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ
فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ فَرَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ
سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ ﷺ بیس تاریخ کی صبح کو باہر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھے شب قدر دکھائی گئی لیکن میں اُسے بھول گیا یا وہ مجھے بھلا دی گئی۔ پس اُسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے لوٹ جانا چاہیے۔ ہم لوٹ گئے اور ہمیں آسمان میں کوئی بادل نظر نہیں آتا تھا۔ چنانچہ ایک بدلی آئی اور برسنے لگی۔ یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی جو کھجور کی شاخوں کی تھی۔ نماز قائم کی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ یہاں تک کہ مٹی کا نشان میں نے آپ ﷺ کی پیشانی میں دیکھا۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب التماس ليلة القدر في السبع الاواخر، ۷۰۹/۲، الرقم: ۱۹۱۶، والترمذي في—

الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ: تَحَرُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۶. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: التَّمَسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى، فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُسے (شب قدر کو) رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ شب قدر نو راتیں باقی رہنے پر ہے یا سات باقی رہنے پر یا پانچ باقی رہنے پر۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

----- السنن، کتاب الصوم، باب ما جاء في ليلة القدر، ۱۵۸/۳، الرقم:

۷۹۲، وابن راهويه في المسند، ۱۷۰/۲، الرقم: ۶۷۰۔

۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب التماس

ليلة القدر في السبع الأواخر، ۷۰۹/۲، الرقم: ۱۹۱۷، والبيهقي في

شعب الإيمان، ۳۲۸/۳، الرقم: ۳۶۸۰، والطيالسي في المسند،

۷۸/۱، الرقم: ۵۷۶، والشوكاني في نيل الأوطار، ۳۷۰/۴۔

۷. عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ يَقُولُ: سَأَلْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ: إِنَّ أَحَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ يَقُمْ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ: رَحِمَهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَشْيِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ. فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ؟ قَالَ: بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت زر بن حبیش علیہ الرحمۃ (جو اکابر تابعین میں سے ہیں) بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کے بھائی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص تمام سال قیام کرے گا وہ لیلۃ القدر کو پالے گا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، ان کا ارادہ یہ تھا کہ کہیں لوگ ایک رات پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جائیں ورنہ وہ خوب جانتے تھے کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہے اور رمضان کے آخری عشرے میں ہے اور اغلب طور پر وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے، پھر انہوں نے بغیر ان شاء اللہ کہے قسم کھا کر کہا کہ لیلۃ القدر رمضان کی ستائیسویں شب

۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ۸۲۸/۲، الرقم: ۷۶۲، والترمذی في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة القدر، ۵/۴۴۵، الرقم: ۳۳۵۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۳۰، الرقم: ۲۱۲۳۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۲/۲۷۴، الرقم: ۳۴۰۶، وابن حبان في الصحيح، ۸/۴۴۴، الرقم: ۳۶۸۹، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/۳۳۱، الرقم: ۲۱۹۱۔

ہی ہے۔ میں نے کہا: اے ابوالمہزرا! تم یہ بات اتنے یقین سے کس وجہ سے کہہ رہے ہو؟ انہوں نے کہا اس دلیل یا اس نشانی کی بنا پر جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتائی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس رات کے بعد جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس میں شعائیں نہیں ہوتیں۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِي قُبَّةِ تَرْكِيَّةٍ عَلَى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ قَالَ: فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَفَتَحَهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ فَذَنُّوا مِنْهُ فَقَالَ: إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ أَتَيْتُ فَقِيلَ لِي: إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے رمضان المبارک کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، پھر ایک ترکی خیمہ میں رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا، جس کے دروازے پر چٹائی لگی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے وہ چٹائی ہٹائی اور خیمہ کے ایک کونے میں کر دی، پھر خیمہ سے سر باہر نکالا

۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ۸۲۵/۲، الرقم: ۱۱۶۷، وابن حبان في الصحيح، ۴۳۹/۸، الرقم: ۳۶۸۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/۳۱۴، الرقم: ۸۳۵۰، والشوكاني في نيل الأوطار، ۴/۳۶۸۔

اور لوگوں سے مخاطب ہوئے۔ لوگ آپ ﷺ کے قریب ہو گئے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: میں اس رات کی تلاش میں پہلے عشرے میں اعتکاف کرتا تھا، پھر میں درمیانی عشرہ میں اعتکاف بیٹھا، پھر میرے پاس کوئی (فرشتہ) آیا، میری طرف وحی کی گئی کہ یہ آخری عشرے میں ہے تم میں سے جس شخص کو پسند ہو وہ اعتکاف کرے، لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: قَالَ ذِكْرَتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ أَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ: مَا أَنَا مُلْتَمِسُهَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: التَّمَسُّوْهَا فِي تَسْعِ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي سَبْعِ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي خَمْسِ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي ثَلَاثٍ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ. قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرَةَ يُصَلِّي فِي الْعَشْرَيْنِ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلَاتِهِ فِي سَائِرِ السَّنَةِ. فَإِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”عینیہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں نے ابوبکرہ کے پاس لیلۃ القدر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں اسے تلاش نہیں کرتا کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ایک بات سنی (آپ نے فرمایا) آگاہ رہو! وہ رمضان کے آخری عشرہ میں ہے، نیز میں نے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تلاش کرو جب نو یا سات یا پانچ یا تین راتیں یا آخری رات باقی رہ جائے۔ عبد الرحمن کہتے ہیں:

۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في ليلة القدر،

۱۶۰/۳، الرقم: ۷۹۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۷۱/۳، الرقم:

-۱۱۶۹۷

ابوبکر، رمضان کے پہلے بیس دنوں میں عام دنوں کی طرح نماز پڑھتے، جب آخری دس دن شروع ہوتے تو معمول سے ہٹ کر زیادہ عبادت میں مشغول ہو جاتے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ: تَحَرُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں اعتکاف بیٹھتے اور ارشاد فرماتے رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

۱۱. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةِ

۱۰: أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي السَّنَنِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، ۱۵۹/۳،
الرقم: ۷۹۲

۱۱: أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَنْ قَالَ سَبْعَ
وَعِشْرِينَ، ۵۳/۲، الرقم: ۱۳۸۶، وابن حبان في الصحيح، ۴۳۶/۸،
الرقم: ۳۶۸۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۱۲/۴، الرقم: ۸۳۳۸،
والهيثمي في موارد الظمان، ۲۳۱/۱، الرقم: ۹۲۵۔

اَلْقَدْرَ قَالَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ هَبَّاقٍ.

”حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ شب قدر ستائیسویں رات کی ہوتی ہے۔“
اس حدیث کو امام ابوداؤد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ: إِنِّي أَرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأَنْسَيْتُهَا فَالْتِمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ فِي الْوَتْرِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف بیٹھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی تھی لیکن میں اسے بھول گیا ہوں، اسے آخری عشرہ میں تلاش کیا کرو۔“
اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ عَبْدِ بَنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنَا عَنْ

۱۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في ليلة القدر، ۵۶۱/۱، الرقم: ۱۷۶۶، وابن أبي شيبه في المصنف، ۳۲۶/۲، الرقم: ۹۵۳۹، والمقدسي في فضائل الأعمال، ۵۳/۱، الرقم: ۲۱۹۔

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۱۸/۵، ۳۲۱، ۳۲۴، الرقم: ۲۲۷۶۵، ۲۲۷۹۳، ۲۲۸۱۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷۱/۲، الرقم: ۱۲۸۴، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۶۵/۲، الرقم: ۱۵۰۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۷۵/۳ - ۱۷۶۔

لَيْلَةَ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هِيَ فِي رَمَضَانَ التَّمَسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهَا وَتُرُّ فِي إِحْدَى وَعَشْرَيْنَ أَوْ ثَلَاثٍ وَعَشْرَيْنَ أَوْ خَمْسٍ وَعَشْرَيْنَ أَوْ سَبْعٍ وَعَشْرَيْنَ أَوْ تِسْعٍ وَعَشْرَيْنَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فَمَنْ قَامَهَا إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّطَبَّرَانِي.

”حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں شبِ قدر کے بارے میں بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (رات) ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں اکسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، اسیویں یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے۔ جو بندہ اس میں ایمان و ثواب کے ارادہ سے قیام کرے اس کے اگلے پچھلے (تمام) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۴. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا أَتَى نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ عَلِيلٌ يَشْقُ عَلَى الْقِيَامِ، فَأَمْرُنِي بِلَيْلَةٍ لَعَلَّ اللَّهَ يُؤَفِّقُنِي فِيهَا لِلَّيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالسَّابِعَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی میں ایک ضعیف اور بیمار آدمی ہوں، میرے لئے (طویل) قیام بہت مشکل ہے لہذا میرے لیے کسی ایسی رات میں قیام

۱۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۴۰/۱، الرقم: ۲۱۴۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۱۱/۱۱، الرقم: ۱۱۸۳۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۱۲/۴، الرقم: ۸۳۴۰، وابن عبد البر في التمهيد، ۲۱/۲۱۳، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۳۰/۹۔

کا حکم فرمائیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ مجھے لیلۃ القدر عطا فرما دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (پھر تو) تیرے لئے (رمضان کے آخری عشرہ کی) ساتویں رات جاگنا ضروری ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۵. عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ: لَيْلَةٌ سَمْحَةٌ طَلْقَةٌ لَا حَارَّةَ وَلَا بَارِدَةٌ تُصْبِحُ شَمْسُهَا ضَعِيفَةً ضَعِيفَةً حُمْرَاءَ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابِيهَقِي.

”حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے شب قدر کے بارے میں ارشاد فرمایا: یہ ایک خوشگوار و معتدل کھلی کھلی (گھٹن سے محفوظ) رات ہے نہ گرم نہ سرد اس کی صبح کمزور شعاعوں کے ساتھ سرخ طلوع ہوتا ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن خزیمہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۵: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ۳/۳۳۱، الرقم: ۲۱۹۲، والبيهقي

في شعب الإيمان، ۳/۳۳۴، الرقم: ۳۶۹۳۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فِي رَمَضَانَ

﴿رمضان المبارک میں تلاوت قرآن کی فضیلت کا بیان﴾

الْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. الَّذِينَ آمَنُوا هُمْ يُكْفَرُونَ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝
(البقرة، ۲: ۱۲۱)

”(ایسے لوگ بھی ہیں) جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے پڑھنے کا حق ہے، وہی لوگ اس (کتاب) پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو اس کا انکار کر رہے ہیں سو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔“

۲. وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لَتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلًا ۝
قُلْ آمِنُوا بِهِ أَوْ لَا تُؤْمِنُوا ۝
(بنی اسرائیل، ۱۷: ۱۰۶-۱۰۷)

”اور قرآن کو ہم نے جدا جدا کر کے اتارا تاکہ آپ اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔ اور ہم نے اسے رفتہ رفتہ (حالات اور مصالح کے مطابق) تدریجاً اتارا ہے۔“

۳. وَرَتَّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۝
(المزمل، ۷۳: ۴-۵)

”اور (اے حبیب!) قرآن کو (وقوف، اعراب، تمام کیفیات، مفہوم و معنی کے ساتھ) خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں۔ ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے۔“

الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ يَعْزِضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عَشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام سال میں ایک دفعہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے، لیکن جس سال آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا اس سال دو مرتبہ دور کیا۔ پہلے آپ ﷺ ہر سال دس روز اعتکاف فرمایا کرتے لیکن جس سال آپ ﷺ کا وصال ہوا اس سال بیس روز اعتکاف فرمایا۔“ اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل القرآن باب كان جبرئيل يعرض القرآن على النبي ﷺ ۴/ ۱۹۱۱، الرقم: ۴۷۱۲، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب أين يكون الاعتكاف، ۲/ ۳۳۲، الرقم: ۲۴۶۶، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الاعتكاف، ۱/ ۵۶۲، الرقم: ۱۷۶۹، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/ ۷، الرقم: ۷۹۹۲، والدارمي في السنن، ۲/ ۴۳، الرقم: ۱۷۷۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۳۳۶، الرقم: ۸۴۱۶، ۷/ ۸۶۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/ ۳۱۴، الرقم: ۸۳۴۶۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب أجود ما كان النبي ﷺ يكون في رمضان، ۲/ ۶۷۲، الرقم: ۱۸۰۳، وفي كتاب —

لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقُرْآنَ
فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ خیرات کرنے میں تمام لوگوں سے زیادہ نخی تھے اور رمضان المبارک کے مہینے میں تو آپ ﷺ کے دریائے سخاوت کے اندر طغیانی آ جاتی، حضرت جبرائیل علیہ السلام ماہ رمضان المبارک کی ہر رات آخر ماہ تک حاضر خدمت ہوتے رہتے کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوتے تو آپ صدقہ و خیرات کرنے میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ نخی ہو جاتے تھے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدَ

..... فضائل القرآن، باب كان جبريل يعرض القرآن على النبي ﷺ، ۱۹۱۱/۴، الرقم: ۴۷۱۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب كان النبي ﷺ أجود الناس بالخير من الريح المرسلة، ۱۸۰۳/۴، الرقم: ۲۳۰۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۶۳/۱، الرقم: ۳۴۲۵، وابن حبان في الصحيح، ۲۲۵/۸، الرقم: ۳۴۴۰، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۹۳/۳، الرقم: ۱۸۸۹۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ، ۶/۱، الرقم: ۶، وفي كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ۱۳۰۴/۳، الرقم: ۳۳۶۱، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب الفضل والجود في شهر رمضان، ۱۲۵/۴، الرقم: ۲۰۹۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۸۸/۱، الرقم: ۲۶۱۶، وأبو يعلى في المسند، ۴۲۶/۴، الرقم: ۲۵۵۲، وابن حبان في الصحيح، ۲۸۵/۱۴، الرقم: ۶۳۷۰۔

النَّاسِ، وَكَانَ أَجُودَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجُودُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب حضرت جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تو آپ ﷺ کی سخاوت اور بڑھ جاتی۔ وہ رمضان کی ہر رات میں آپ ﷺ سے ملتے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے۔ پس رسول اللہ ﷺ احسان کرنے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۴. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَقْبَلْتُ فَاطِمَةَ تَمْشِي كَأَنَّ مَشِيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَرَحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسْرَ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِينَ؟ ثُمَّ أَسْرَ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحَكَتْ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ، فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلْتُهَا، فَقَالَتْ: أَسْرَ إِلَيَّ: إِنَّ جَبْرِيلَ كَانَ

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳/ ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، الرقم: ۳۴۲۶، ۳۴۲۷، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۴/ ۱۹۰۴، الرقم: ۲۴۵۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/ ۹۶، الرقم: ۸۳۶۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/ ۲۸۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۲/ ۴۱۸، الرقم: ۱۰۳۲۔

يُعَارِضُنِي الْقُرْآنُ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجْلِي، وَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لِحَاقًا بِي. فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنِ، أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، فَصَحَحْتُ لَذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا تشریف لائیں اور ان کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے جیسا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی لخت جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر چپکے سے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ میں نے ان سے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے اُن سے کوئی بات چپکے سے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے (حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا سے) پوچھا: آپ سے حضور نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کر سکتی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے مجھ سے یہ سرگوشی کی تھی کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ قرآن مجید کا ایک بار دُور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ دُور کیا ہے، میرا خیال یہی ہے کہ میرا وقت وصال آپہنچا ہے اور بے شک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے ملو گی۔ اس بات نے مجھے رلا دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! تو اس بات پر میں ہنس پڑی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا أَنَاسُ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا هَؤُلَاءِ؟ فَقِيلَ: هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأَبِي بُنْ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَابُوا وَنِعَمَ مَا صَنَعُوا.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ بَيْهَقٍ.

وفي رواية للبيهقي: قَالَ: قَدْ أَحْسَنُوا أَوْ قَدْ أَصَابُوا وَلَمْ يَكْرَهُ ذَلِكَ لَهُمْ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے تو (آپ ﷺ نے دیکھا کہ) رمضان المبارک میں لوگ مسجد کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں قرآن پاک یاد نہیں۔ حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے ہیں اور یہ لوگ ان کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے درست کیا اور کتنا ہی اچھا عمل ہے جو انہوں نے کیا۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن خزیمہ، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اور بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”انہوں نے کتنا

۵: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان،

۵۰/۲، الرقم: ۱۳۷۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/۳۳۹، الرقم:

۲۲۰۸، وابن حبان في الصحيح، ۶/۲۸۲، الرقم: ۲۵۴۱، والبيهقي

في السنن الكبرى، ۲/۴۹۵، الرقم: ۴۳۸۶ - ۴۳۸۸، وابن عبد البر

في التمهيد، ۸/۱۱۱، وابن قدامة في المغني، ۱/۴۵۵۔

احسن اقدام یا کتنا اچھا عمل کیا اور ان کے اس عمل کو حضور نبی اکرم ﷺ نے ناپسند نہیں فرمایا۔“

۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ: لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسد (ریشک) تو بس دو آدمیوں سے ہی کرنا جائز ہے۔ پہلا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (پڑھنا و سمجھنا) سکھایا تو وہ رات اور دن کے اوقات میں (یعنی صبح و شام کثرت سے) اس کی تلاوت کرتا ہے، اس کا پڑوسی اسے قرآن پڑھتے ہوئے سنتا ہے تو کہہ اٹھتا ہے کہ کاش مجھے بھی اس کی مثل قرآن عطا کیا جاتا تو میں بھی اسی طرح عمل کرتا جس طرح یہ کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال بخشا ہے اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرتا ہے۔ دوسرا شخص اسے دیکھ کر کہتا ہے کاش مجھے بھی اتنا مال ملتا جتنا اسے ملا ہے تو میں بھی اسی طرح عمل کرتا جس طرح یہ کرتا ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل القرآن، باب اغتباط صاحب القرآن، ۱۹۱۹/۴، الرقم: ۴۷۳۸، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل من يقوم بالقرآن، ۱/ ۵۵۸، الرقم: ۸۱۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۷۹/۲، الرقم: ۱۰۲۱۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۸۹/۴، الرقم: ۷۶۱۶۔

۷. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الصَّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ الصَّيَامُ: أَيْ رَبِّ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ. قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّطَبَّرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ اور قرآن بندے کے لیے قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے کھانے پینے اور خواہشِ نفس سے روک رکھا لہذا اس کے لیے میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے رات کے وقت نیند سے روک رکھا (اور قیامِ اللیل میں مجھے پڑھتا یا سنتا رہا) لہذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔“

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے، نیز امام حاکم نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔

۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۷۴/۲، الرقم: ۶۶۲۶، والحاكم في المستدرک، ۷۴۰/۱، الرقم: ۲۰۳۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۴۶/۲، الرقم: ۱۹۹۴، وابن المبارك في المسند، ۵۹/۱، الرقم: ۹۶، والديلمي في مسند الفردوس، ۴۰۸/۲، الرقم: ۳۸۱۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۸۱/۳، وقال: رجاله رجال الصحيح۔

۸. عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ الطَّائِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ يُرَدِّدُ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ إِذَا الْأَغْلَىٰ فِي أَغْنَاهُمْ وَالسَّلْسِلُ يُسْحَبُونَ ۝ فِي الْحَمِيمِ لَا تَمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ﴾ [غافر، ۴۰: ۷۱]۔ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”سعید بن عبید الطائی بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر ماہ رمضان میں نماز میں ان کی امامت کر رہے تھے اور یہ آیت دہرا رہے تھے: ”تو وہ عنقریب (اپنا انجام) جان لیں گے ۝ جب اُن کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی، وہ گھسیٹے جا رہے ہوں گے ۝ کھولتے ہوئے پانی میں، پھر آگ میں (ایندھن کے طور پر) جھونک دیے جائیں گے“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُدْرِسُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ. رَوَاهُ ابْنُ الْجَعْدِ.

”حضرت ابو عوانہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ رمضان المبارک میں (لوگوں کو) قرآن حکیم کا درس دیتے تھے۔“ اسے امام ابن جعد نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا الْقُرَّاءَ

- ۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲/۲۲۴، الرقم: ۸۳۶۹، والنووي في التبيان، ۱/۹۰، وأبو عبيد في فضائل القرآن، ۱/۶۸-۶۹۔
- ۹: أخرجه ابن الجعد في المسند، ۱/۱۶۰، الرقم: ۱۰۲۴۔
- ۱۰: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۲/۴۹۶، الرقم: ۴۳۹۶، والمباركفوري في تحفة الأحمدي، ۳/۴۴۴۔

فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَ مِنْهُمْ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِينَ رَكْعَةً، قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ ﷺ يُؤْتِرُ بِهِمْ. وَرَوِيَ ذَلِكَ مِنْ وَجْهِ آخَرَ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ.
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ابو عبدالرحمن سلمی سے مروی ہے کہ حضرت علی ﷺ نے رمضان المبارک میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک شخص کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا اور خود حضرت علی ﷺ انہیں وتر پڑھاتے تھے۔“ یہ حدیث حضرت علی ﷺ سے دیگر سند سے بھی مروی ہے۔ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔



فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

﴿ صدقہ فطر کی فضیلت کا بیان ﴾

الْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. إِنَّمَا الصَّدَقَتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ط فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ (التوبة، ۹: ۶۰)

”بے شک صدقات (زکوٰۃ) محض غریبوں اور محتاجوں اور ان کی وصولی پر مقرر کیے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کے لیے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو اور (مزید یہ کہ) انسانی گردنوں کو (غلامی کی زندگی سے) آزاد کرانے میں اور قرضداروں کے بوجھ اتارنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں پر (زکوٰۃ کا خرچ کیا جانا حق ہے)۔ یہ (سب) اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔“

۲. خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ ط وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ (التوبة، ۹: ۱۰۳)

”آپ ان کے اموال میں سے صدقہ (زکوٰۃ) وصول کیجئے کہ آپ اس (صدقہ) کے باعث انہیں (گناہوں سے) پاک فرمادیں اور انہیں (ایمان و مال کی پاکیزگی سے) برکت بخش دیں اور ان کے حق میں دعا فرمائیں، بے شک آپ کی دعا ان

کے لیے (باعثِ تسکین ہے، اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے)“

۳. قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ۝

(الأعلى، ۸۷: ۱۴-۱۵)

”بے شک وہی بامراد ہوا جو (نفس کی آفتوں اور گناہ کی آلودگیوں سے) پاک

وہو گیا وہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا اور (کثرت و پابندی سے) نماز پڑھتا رہا“

الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فطرانے کی

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب صدقة الفطر، باب فرض صدقة الفطر، ۵۴۷/۲، الرقم: ۱۴۳۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، ۶۷۷/۲، الرقم: ۹۸۴، والترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في صدقة الفطر، ۶۱/۳، الرقم: ۶۷۶، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب فرض زكاة رمضان على المسلمين دون المعاهدين، ۴۸/۵، الرقم: ۲۵۰۴، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب كم يؤدي في صدقة الفطر، ۱۱۲/۲، الرقم: ۱۶۱۲۔

زکوٰۃ فرض فرمائی ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ہر غلام اور آزاد مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے مسلمان کی طرف سے اور حکم فرمایا کہ اسے لوگوں کے نماز عید کے لیے نکلنے سے پہلے ہی ادا کر دیا جائے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر کا ایک صاع کھانا نکالا کرتے یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش میں سے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب صدقة الفطر، باب فرض صدقة الفطر، ۵۴۸/۲، الرقم: ۱۴۳۵، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، ۶۷۸/۲، الرقم: ۹۸۵، والترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في صدقة الفطر، ۵۹/۳، الرقم: ۶۷۳، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب زيب، ۵۱/۵، الرقم: ۲۵۱۱، وابن ماجه في السنن، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ۵۸۵/۱، الرقم: ۱۸۲۹۔

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الأمر بإخراج زكاة الفطر قبل الصلاة، ۶۷۹/۲، الرقم: ۹۸۶، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب متى تؤدى، ۱۱۱/۲، الرقم: ۱۶۱۰، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب الوقت الذي يستحب أن تؤدى صدقة—

الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ صدقہ فطر نماز عید کے لیے جانے سے پہلے ادا کیا جائے۔“
اس کو امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۴. عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَلِأَمَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ وَقَالَ: الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”سلیمان بن عامر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی (روزہ) افطار کرے تو کھجور سے کرے کیونکہ اس میں برکت ہے، اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کیونکہ یہ پاک ہے، نیز فرمایا مسکین کو صدقہ دینا صرف

..... الفطر فيه، ۵/۵، الرقم: ۲۵۲۱، وأحمد بن حنبل في المسند،

۶۷/۲، الرقم: ۵۳۴۵، وابن حبان في الصحيح، ۹۳/۸، الرقم:

- ۳۲۹۹

۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في الصدقة

على ذي القربة، ۳/۶۶، الرقم: ۶۵۸، وابن ماجه في السنن، كتاب

الصيام، باب ما جاء على ما يستحب الفطر، ۵۴۲/۱، الرقم:

۱۶۹۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۷/۴، الرقم: ۱۶۲۷۱،

والنسائي في السنن الكبرى، ۲/۲۵۴، الرقم: ۳۳۲۱۔

صدقہ ہے لیکن رشتہ دار پر صدقہ دو چیزیں ہیں صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ. مَنْ آدَاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ آدَاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کو فرض فرمایا جو روزہ داروں کی لغویات اور بیہودہ باتوں سے پاکی ہے اور غریبوں کی پرورش کے لیے ہے۔ جس نے نماز عید سے پہلے اسے ادا کیا تو یہ مقبول زکوٰۃ ہے اور جس نے اسے نماز عید کے بعد ادا کیا تو یہ دوسرے صدقات کی طرح ایک صدقہ ہوگا۔“

اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۶. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۵: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر،

۱۱۱/۲، الرقم: ۱۶۰۹، وابن ماجه في السنن، كتاب الزكاة، باب

صدقۃ الفطر، ۵۸۵/۱، الرقم: ۱۸۲۷، والحاكم في المستدرک،

۵۶۸/۱، الرقم: ۱۴۸۸، والدارقطني في السنن، ۱۳۸/۲، والديلمي

في مسند الفردوس، ۲۹۶/۲، الرقم: ۳۳۴۸۔

۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۳۲/۵، الرقم: ۲۳۷۱۴،

وعبد الرزاق في المصنف، ۳۱۸/۳، الرقم: ۵۷۸۵، والبيهقي في

السنن الكبرى، ۱۶۳/۴، الرقم: ۷۴۸۴، والدارقطني في السنن،

قَالَ: أَذُوا صَاعًا مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعًا مِنْ بَرٍّ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثَى غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللَّهُ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيُرَدُّ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِمَّا يُعْطَى. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي هَاشِمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن ابی صیر ؓ اپنے باپ ؓ (سے) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گندم کا ایک صاع (صدقہ فطر) تم میں سے ہر چھوٹے بڑے، آزاد و غلام، مرد و عورت، غنی اور فقیر ہر ایک پر فرض ہے۔ غنی کو اللہ تعالیٰ (اس کے ذریعے) پاک کر دیتا ہے اور فقیر جتنا دیتا ہے اس کی طرف اس سے زیادہ اسے واپس لوٹا دیا جاتا ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد، عبد الرزاق اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ الْحَسَنِ قَالَ: خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي آخِرِ رَمَضَانَ عَلَى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ: أَخْرِجُوا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَكَانَ النَّاسُ لَمْ يَعْلَمُوا فَقَالَ: مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثَى صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ. فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيَّ ؓ رَأَى رُخْصَ السَّعْرِ قَالَ: قَدْ أَوْسَعَ

..... ۱۴۸/۲، الرقم: ۳۹، والمقدسي في الأحاديث المختارة،

۱۲۰/۹، الرقم: ۱۰۸۔

۷: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب من روى نصف صاع من قمح، ۱۱۴/۲، الرقم: ۱۶۱۹، والنسائي في السنن الكبرى، ۲۸/۲، الرقم: ۲۲۹۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۶۸/۴، الرقم: ۷۵۰۱، والعيني في عمدة القاري، ۱۱۴/۹۔

اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَلَوْ جَعَلْتُمُوهُ صَاعًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ .

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ .

”حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں بصرے کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے روزوں کا صدقہ نکالو۔ لوگ کچھ نہ سمجھے تو انہوں نے فرمایا کہ جو یہاں مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں وہ اپنے بھائیوں کے پاس جائیں اور انہیں بتائیں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کو مقرر فرمایا ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا جو اور نصف صاع گندم ہر آزاد، غلام، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے کی طرف سے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور غلے کی فراوانی دیکھی تو فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہیں وسعت دی ہے لہذا ہر چیز کا ایک صاع رکھ لو“۔ اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ صَلَاةَ الْعِيدِ وَيَتْلُو هَذِهِ الْآيَةَ ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى [الأعلى، ۸۷: ۱۴-۱۵] رَوَاهُ الْبُزَارُ .

”حضرت عوف رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ عید والے دن نماز عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیتے تھے، اور اس آیت کریمہ کی تلاوت فرماتے تھے: ﴿بے شک وہی بامراد ہوا جو (نفس کی آفتوں اور گناہ کی آلودگیوں سے) پاک ہو گیا اور وہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا اور (کثرت و پابندی سے) نماز پڑھتا رہا﴾“ اس روایت کو امام بزار نے بیان کیا ہے۔

۹. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ قَبْلَ يَوْمِ الْفِطْرِ بَيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ فَقَالَ: أَذُوا صَاعًا مِنْ بَرٍّ أَوْ قُمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمَرٍ أَوْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

”حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے عید الفطر سے ایک دن یا دو دن پہلے لوگوں سے یوں خطاب فرمایا: ایک صاع جو یا ایک صاع گندم ہر دو میں تقسیم کرو یا ایک صاع کھجور یا جو ہر آزاد اور غلام شخص کی طرف سے ادا کرو۔“
اس حدیث کو امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ صَارِخًا بِبَطْنِ مَكَّةَ يُنَادِي أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى، حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ، حَاضِرٍ أَوْ بَادٍ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمَرٍ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے وادی مکہ کے بیچ ایک پکارنے والے کو حکم دیا کہ وہ یہ ندا لگائے کہ صدقہ فطر ہر مسلمان چھوٹے بڑے، مرد و زن، آزاد و غلام، شہری و دیہاتی پر ایک صاع جو اور ایک صاع کھجور

۹: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۳/۳۱۸، الرقم: ۵۷۸۵،
والدارقطني في السنن، ۲/۱۵۰، الرقم: ۵۲۔

۱۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱/۵۶۹، الرقم: ۱۴۹۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/۱۷۲، الرقم: ۷۵۱۵، والزيلعي في نصب الراية، ۲/۴۴۱، وابن حجر العسقلاني في تلخيص الحبير، ۲/۱۸۳،
الرقم: ۸۶۶۔

واجب ہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۱. عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَمَنْ أَعْطَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهِيَ صَدَقَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ صرف وہی صدقہ فطرانہ کہلائے گا جو عید الفطر تک ادا کر دیا جائے گا اور جس نے اس عید کے بعد کچھ صدقہ دیا تو وہ (فطرانہ نہیں بلکہ صرف) صدقہ ہوگا۔“ اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔



فَصْلٌ فِي فَضْلِ لَيْلَةِ الْفِطْرِ

﴿شبِ عید الفطر کی فضیلت کا بیان﴾

الْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ (المائدة، ۱۱۴:۵)

”عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے خوان (نعمت) نازل فرما دے کہ (اس کے اترنے کا دن) ہمارے لیے عید ہو جائے ہمارے اگلوں کے لیے (بھی) اور ہمارے پچھلوں کے لیے (بھی) اور (وہ خوان) تیری طرف سے نشانی ہو اور ہمیں رزق عطا کر! اور تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔“

۲. كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝

(الحاقة، ۶۹: ۲۴)

”(اُن سے کہا جائے گا:) خوب لطف اندوزی کے ساتھ کھاؤ اور پیو اُن (اعمال) کے بدلے جو تم گزشتہ (زندگی کے) ایام میں آگے بھیج چکے تھے۔“

الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أُعْطِيَتْ أُمَّتِي

۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۹۲، الرقم: ۷۹۰۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۳۰۳، الرقم: ۳۶۰۳، وابن عبد البر —

خُمْسَ خِصَالٍ فِي رَمَضَانَ لَمْ تُعْطَهَا أُمَّةٌ قَبْلَهُمْ: خُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُفْطَرُوا وَيُزَيِّنُ اللَّهُ ﷻ كُلَّ يَوْمٍ جَنَّتَهُ ثُمَّ يَقُولُ: يُوْشِكُ عِبَادِي الصَّالِحُونَ أَنْ يُلْقُوا عَنْهُمْ الْمُنُونَةَ وَالْأَذَى وَيَصِيرُوا إِلَيْكَ وَيَصْفَدُ فِيهِ مَرَدَّةُ الشَّيَاطِينِ فَلَا يَخْلُصُوا إِلَّا إِلَى مَا كَانُوا يَخْلُصُونَ إِلَيْهِ فِي غَيْرِهِ وَيُعْفِرُ لَهُمْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُوفَى أَجْرَهُ إِذَا قَضَى عَمَلَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ هَبَّيْثٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کو رمضان المبارک میں پانچ ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو اس سے قبل کسی امت کو عطا نہیں کی گئیں: پہلی یہ کہ روزہ دار کے منہ کی بواللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی لگتی ہے۔ دوسری یہ کہ فرشتے ان کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ افطار کر لیں۔ تیسری یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر روز اپنی جنت کو مزین کرتا ہے، پھر فرماتا ہے عنقریب میرے صالحین بندے دنیا کی تھکاوٹ اور تکالیف سے میرے گھر اور میرے دارِ رحمت میں پہنچ کر آرام حاصل کریں گے، چوتھا یہ کہ اس مہینے میں سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، پانچواں یہ ہے کہ جب (رمضان کی) آخری رات ہوتی ہے ان (روزہ داروں) کو بخش دیا جاتا ہے۔ ایک صحابی نے عرض کیا: کیا یہ (آخری رات) شبِ قدر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ جب مزدور اپنے کام سے فارغ ہو جاتا ہے تو اسے مکمل

.....- فی التمهید، ۱۵۳/۱۶، والھیثمی فی مسند الحارث، ۱/۴۱۰،

الرقم: ۳۱۹، وفی مجمع الزوائد، ۳/۱۴۰، والمنذری فی الترغیب

والترہیب، ۵۵/۲، الرقم: ۱۴۷۶۔

مزدوری دی جاتی ہے؟“ اس حدیث کو امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أُعْطِيََتْ أُمَّتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي: أَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللَّهُ ﷻ إِلَيْهِمْ وَمَنْ نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا. وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَإِنَّ خُلُوفَ أَفْوَاهِهِمْ حِينَ يُمَسُّونَ أَطْيَبَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. وَأَمَّا الرَّابِعَةُ فَإِنَّ اللَّهَ ﷻ يَأْمُرُ جَنَّتَهُ فَيَقُولُ لَهَا: اسْتَعِدِّي وَتَرَيْنِي لِعِبَادِي أَوْشَكُوا أَنْ يَسْتَرْيَحُوا مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا إِلَى دَارِي وَكَرَامَتِي. وَأَمَّا الْخَامِسَةُ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ غُفِرَ لَهُمْ جَمِيعًا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدَرِ؟ فَقَالَ: لَا، أَلَمْ تَرَ إِلَى الْعَمَالِ يَعْمَلُونَ فَإِذَا فَرَعُوا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَفُؤُوا أَجُورَهُمْ؟ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ تحفے ملے ہیں جو اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے۔ پہلا یہ ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر التفات فرماتا ہے اور جس پر اس کی نظر رحمت پڑ جائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔ دوسرا یہ ہے کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی

۲: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/۳۰۳، الرقم: ۳۶۰۳، وفي فضائل الأوقات، ۱/۱۴۵، الرقم: ۳۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۵۶، الرقم: ۱۴۷۷۔

گنتی ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ فرشتے ہر دن اور ہر رات ان کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ چوتھا یہ ہے کہ اللہ ﷻ اپنی جنت کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندوں کے لیے تیار کر لے اور مزین ہو جا، تاکہ وہ دنیا کی تھکاوٹ سے میرے گھر اور میرے دارِ رحمت میں پہنچ کر آرام حاصل کریں۔ پانچواں یہ ہے کہ جب (رمضان کی) آخری رات ہوتی ہے ان سب کو بخش دیا جاتا ہے۔ ایک صحابی نے عرض کیا: کیا یہ شبِ قدر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ جب مزدور اپنے کام سے فارغ ہو جاتے ہیں تو انہیں پوری پوری مزدوری دی جاتی ہے؟“ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّونَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللَّهَ ﷻ، فَإِذَا كَانَ يَوْمٌ عَلَيْهِمْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهَى بِهِمْ مَلَائِكَتُهُ فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِي، مَا جَزَاءُ أَجِيرٍ وَفَى عَمَلُهُ، قَالُوا: رَبَّنَا، جَزَاءُهُ أَنْ يُوفَى أَجْرُهُ. قَالَ: مَلَائِكَتِي، عِبِيدِي وَإِمَائِي فَضَوُا فَرِيضَتِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوا يَعْبُجُونَ إِلَيَّ بِالْدُّعَاءِ وَعَزَّتِي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لِأَجِينَهُمْ فَيَقُولُ: ارْجِعُوا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ: فَيَرْجِعُونَ مَغْفُورًا لَّهُمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب شبِ قدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت میں اترتے ہیں، اور ہر اس کھڑے بیٹھے بندے پر جو اللہ کا ذکر کرتا ہے، سلام بھیجتے ہیں۔ جب ان کی عید کا دن ہوتا ہے یعنی

۳: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/۳، الرقم: ۳۷۱۷، وفي

فضائل الأوقات، ۱/۳۱۸، الرقم: ۱۵۵۔

عید الفطر کا دن تو اللہ ان بندوں سے اپنے فرشتوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! اُس مزدور کی اُجرت کیا ہوئی چاہیے جو اپنا کام پورا کر دے؟ وہ عرض کرتے ہیں: الہی! اس کی اُجرت یہ ہے کہ اسے پورا پورا اجر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے فرشتو! میرے بندے اور بندویوں نے میرا وہ فریضہ پورا کر دیا جو ان پر تھا۔ پھر وہ دعا میں دست طلب دراز کرتے ہوئے نکل پڑے۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) مجھے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنے کرم، اپنی بلندی اور رفعتِ مکانی کی قسم: میں ان کی دعا ضرور قبول کروں گا۔ پھر (اپنے بندوں سے) فرماتا ہے: لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا۔ فرمایا: پھر یہ لوگ بخشے ہوئے لوٹتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۴. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنَا عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هِيَ فِي رَمَضَانَ التَّمَسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ، فَإِنَّهَا وَتُرْفِي إِحْدَى وَعَشْرِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَعَشْرِينَ أَوْ خَمْسٍ وَعَشْرِينَ أَوْ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ أَوْ تِسْعٍ وَعَشْرِينَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ، فَمَنْ قَامَهَا إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول

۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۱۸/۵، ۳۲۱، ۳۲۴، الرقم: ۲۲۷۶۵، ۲۲۷۹۳، ۲۲۸۱۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷۱/۲، الرقم: ۱۲۸۴، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۶۵/۲، الرقم: ۱۵۰۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۷۵/۳، ۱۷۶۔

اللہ! ہمیں شبِ قدر کے بارے میں بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (رات) ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے۔ اس رات کو آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ بے شک یہ رات طاقِ راتوں یعنی اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، اسیسویں میں سے کوئی ایک یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے۔ جو بندہ اس میں ایمان و ثواب کے ارادہ سے قیام کرے اس کے اگلے پچھلے (تمام) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَلَا يُغْلَقُ مِنْهَا بَابٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي فِي لَيْلَةٍ مِنْهَا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ وَخَمْسِمِائَةِ حَسَنَةٍ بِكُلِّ سَجْدَةٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا یہاں تک کہ رمضان کی آخری رات ہوتی ہے۔ اور کوئی شخص ایسا نہیں جو رمضان کی کسی رات میں نماز ادا کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے ہر سجدے کے بدلے میں پندرہ سو نیکیاں لکھ دیتا ہے۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۶. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَحْيَا

۵: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/۳۴۱، الرقم: ۳۶۳۵،

والمندري في الترغيب والترهيب، ۵۷/۲، الرقم: ۱۴۸۲۔

۶: أخرجه المندري في الترغيب والترهيب، ۹۸/۲، رقم: ۱۶۵۶۔

اللَّيَالِي الْخُمْسَ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ لَيْلَةَ التَّرْوِيَةِ، وَلَيْلَةَ عَرَفَةَ، وَلَيْلَةَ النَّحْرِ، وَلَيْلَةَ الْفِطْرِ، وَلَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ.
رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ.

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پانچ راتوں کو زندہ رکھا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی وہ پانچ راتیں یہ ہیں: (۱) آٹھویں ذی الحجہ کی شب، (۲) نویں ذی الحجہ کی شب، (۳) عید الاضحیٰ کی رات، (۴) عید الفطر کی رات، (۵) پندرہویں شعبان کی رات۔“
بقول منذری اس کو امام اصبہانی نے روایت کیا ہے۔



فَصْلٌ فِي فَضْلِ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

﴿ نفلی روزوں کی فضیلت کا بیان ﴾

الْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

(البقرة، ۲: ۱۸۴)

” (یہ) گنتی کے چند دن (ہیں) پس اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں (کے روزوں) سے گنتی پوری کر لے، اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو ان کے ذمے ایک مسکین کے کھانے کا بدلہ ہے، پھر جو کوئی اپنی خوشی سے (زیادہ) نیکی کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے، اور تمہارا روزہ رکھ لینا تمہارے لیے بہتر ہے اگر تمہیں سمجھ ہو۔“

۲. فَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَاقْرَأُوا عَيْنَاءَ فَإِمَّا تَرَيْنَ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنَّنِي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا فَلَنْ أَكَلِمَ الْيَوْمَ أَنْسِيًّا ۝ (مریم، ۱۹: ۲۶)

”سو تم کھاؤ اور پیو اور (اپنے حسین و جمیل فرزند کو دیکھ کر) آنکھیں ٹھنڈی کرو، پھر اگر تم کسی بھی انسان کو دیکھو تو (اشارے سے) کہہ دینا کہ میں نے (خدائے) رحمن کے لیے (خاموشی کے) روزہ کی نذر مانی ہوئی ہے سو میں آج کسی انسان سے قطعاً گفتگو نہیں کروں گی۔“

۱. فَضْلُ صِيَامِ شَعْبَانَ وَنِصْفِ مِّنْ شَعْبَانَ

﴿شعبان اور نصف شعبان کے روزوں کی فضیلت﴾

۱. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ، يَصُومُ مِنْ شَهْرِ أَكْثَرِ مِنْ شَعْبَانَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ. (وَفِي رِوَايَةٍ): كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور نبی اکرم ﷺ شعبان سے زیادہ روزے کسی مہینے میں نہیں رکھتے تھے۔ آپ ﷺ شعبان کا سارا مہینہ روزے رکھتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے: آپ ﷺ چند دن چھوڑ کر شعبان کا سارا مہینہ روزے رکھتے تھے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صوم شعبان، ۶۹۵/۲، ۱۸۶۹، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صيام النبي ﷺ رمضان واستحب أن لا يخلى شهرا عن صوم، ۸۱۱/۲، الرقم: ۷۸۲/۱۱۵۶، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر عائشة فيه، ۱۵۱/۴، الرقم: ۲۱۷۹- ۲۱۸۰، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في صيام النبي ﷺ، ۵۴۵/۱، الرقم: ۱۷۱۰، وأحمد بن حنبل في المسند، الرقم: ۱۴۳: ۲۵۱۴۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، صوم شعبان، ۶۹۵/۲، —

نَقُولُ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يَصُومُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرِ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب حضور نبی اکرم ﷺ روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ ﷺ افطار نہیں کریں گے اور جب آپ ﷺ افطار شروع کرتے تو ہم کہتے کہ اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ماہ رمضان کے سوا کسی ماہ مکمل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، اور نہ کسی ماہ میں آپ کو شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے دیکھا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَمْ أَرَكَ تَصُومُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ؟ قَالَ: ذَلِكَ شَهْرٌ

----- الرقم: ۱۸۶۸، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صيام النبي ﷺ في غير رمضان واستحباب أن لا يخلي شهرا عن صوم، ۸۱۰/۲، الرقم: ۱۱۵۶، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب كيف كان يصوم النبي ﷺ، ۳۲۴/۲، الرقم: ۲۴۳۴، ومالك في الموطأ، ۳۰۹/۱، الرقم: ۶۸۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۱۹/۲، الرقم: ۲۶۶۰۔

۳: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب صوم النبي ﷺ بأبي هو وأمي وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك، ۲۰۱/۴، الرقم: ۲۳۵۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۰۱/۵، الرقم: ۲۱۸۰۱، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۸۲/۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۴۶/۲، الرقم: ۹۷۶۵۔

يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس قدر آپ ﷺ شعبان میں روزے رکھتے ہیں اس قدر میں نے آپ ﷺ کو کسی اور مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان میں (آتا) ہے اور لوگ اس سے غفلت برتتے ہیں حالانکہ اس مہینے میں (پورے سال کے) عمل اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں لہذا میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل روزہ دار ہونے کی حالت میں اٹھائے جائیں۔“

اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۴. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الصَّوْمِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: شَعْبَانُ لَتَعْظِيمِ رَمَضَانَ. قِيلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابَيْهَقِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ رمضان المبارک کے بعد کس مہینے میں روزے افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تعظیم رمضان کے لیے شعبان کے روزے رکھنا (افضل ہیں)۔ پوچھا گیا کہ کون سا صدقہ افضل

۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في فضل الصدقة، ۵۱/۳، الرقم: ۶۶۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۰۵/۴، الرقم: ۸۳۰۰، وفي شعب الإيمان، ۳۷۷/۳، الرقم: ۳۸۱۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۷۲/۲، الرقم: ۱۵۳۹، والمنذري في فضيل القدير، ۴۳/۲۔

ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رمضان المبارک میں صدقہ دینا (افضل ہے)۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ: أَكُنْتُ تَخَافِينَ أَنَّ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ ﷻ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لَأَكْثَرِ مَنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمٍ كُلِّبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو نہ پایا تو میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی کیا دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ جنت البقیع میں ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے ڈر ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے گا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے سوچا شاید آپ ﷺ کسی دوسری زوجہ کے ہاں تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات کو آسمان دنیا پر (جیسا کہ اس کی شایاں شان ہے) اترتا ہے اور بنو کلب قبیلہ کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کو بخشتا ہے۔“

۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ۱۱۶/۳، الرقم: ۷۳۹، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ۱/۴۴۴، الرقم: ۱۳۸۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۳۸/۶، الرقم: ۲۶۰۶۰، ابن راهويه في المسند، ۳۲۷/۲، الرقم: ۸۵۰، وعبد بن حميد في المسند، ۴۳۷/۱، الرقم: ۱۵۰۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۷۹/۳، الرقم: ۳۸۲۵۔

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۶. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا. فَإِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِعُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلَا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ؟ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ؟ أَلَا كَذَّاءً أَلَا كَذَّاءٌ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب پندرہ شعبان کی رات ہو تو اس رات کو قیام کیا کرو اور دن کو روزہ رکھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے: کیا کوئی میری بخشش کا طالب ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اسے رزق دوں؟ کیا کوئی مصیبت زدہ ہے کہ میں اسے عافیت عطا فرما دوں؟ کیا کوئی ایسے ہے؟ کیا کوئی ایسے ہے؟ (رب ذو الجلال کی طرف سے ندائیں آتی رہتی ہیں) یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَطْلُعُ اللَّهُ إِلَى خَلْقِهِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لَجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ

۶: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ۱/ ۴۴۴، الرقم: ۱۳۸۸، والكناني في مصباح الزجاجة، ۲/ ۱۰، الرقم: ۴۹۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/ ۷۴، الرقم: ۱۵۵۰۔

۷: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما —

مُشَاحِنٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه، وَابْنُ حِبَّانَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت معاذ بن جبل رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات اپنی مخلوق پر نظرِ رحمت فرماتا ہے اور مشرک اور کینہ پرور کے سوا ہر کسی کو معاف فرما دیتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے ابو موسیٰ اشعری کے طریق سے ابوبن حبان نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَحَبُّ الشُّهُورِ إِلَيْكَ أَنْ تَصُومَهُ شَعْبَانُ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَكْتُبُ فِيهِ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِائَةَ تِلْكَ السَّنَةِ فَأَحِبُّ أَنْ يَأْتِيَنِي أَجَلِي وَأَنَا صَائِمٌ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تقریباً) پورا

----- جاء في ليلة النصف من شعبان، ١/٤٤٥، الرقم: ١٣٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٤٨١، الرقم: ٥٦٦٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٣٦، الرقم: ٦٧٧٦، وأيضاً في المعجم الكبير، ٢٠/١٠٨، الرقم: ٢١٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٢٧٢، الرقم: ٦٦٢٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٩١١ وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٨/٢٣٥، والهيتمي في موارد الظمان، ١/٤٨٦، الرقم: ١٩٨٠۔

۸: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٨/٣١١، الرقم: ٤٩١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٧٢، الرقم: ١٥٤٠، والهيتمي في مجمع الزوائد، ٣/١٩٢۔

شعبان روزہ رکھا کرتے تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ (کیا روزے رکھنے کے لیے) آپ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ مہینہ شعبان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مہینے میں پورے سال میں مرنے والی ہر روح کی اجل مقرر کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھے روزے کی حالت میں موت آئے۔“

اس حدیث کو امام ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۲. فَضْلُ صِيَامِ الشَّوَالِ

﴿ شوال کے روزوں کی فضیلت کا بیان ﴾

۱. عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے عمر بھر کے روزے رکھے۔“

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب استحباب صوم ستة أيام من شوال إتباعاً لرمضان، ۲/ ۸۲۲، الرقم/ ۱۱۶۴، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في صيام ستة أيام من شوال ۳/ ۱۳۲، الرقم: ۷۵۹، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم ستة أيام من شوال، ۲/ ۳۲۴، الرقم: ۲۴۳۳۔

۲. عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: جَعَلَ اللَّهُ الْحَسَنَةَ بَعَشْرَ فِشْهَرٍ بَعَشْرَةَ أَشْهُرٍ وَسِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ تَمَامَ السَّنَةِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ بَعَشْرَةَ أَشْهُرٍ وَصِيَامُ سِتَّةِ أَيَّامٍ بِشَهْرَيْنِ فَذَلِكَ صِيَامُ سَنَةٍ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک نیکی کو دس گنا کر دیتا ہے۔ رمضان کا ایک مہینہ دس مہینے کے برابر ہے اور عید الفطر کے بعد چھ دن (روزہ رکھنے سے) سال کا ثواب پورا ہو جاتا ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ ماہ رمضان کے روزے دس مہینوں کے برابر ہیں اور چھ دن کے روزے دو ماہ کے برابر ہیں۔ اس طرح پورے سال کے روزے بن جاتے ہیں۔“
اسے امام نسائی، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ نسائی کے ہیں۔

۳. عَنْ ابْنِ عُمرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَامَ

۲: أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهَ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ الصَّيَامِ، بَابُ صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ، ۵۴۷/۱، الرِّقْمُ: ۱۷۱۵، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ۲۸۰/۵، الرِّقْمُ: ۲۲۴۶۵، وَالنَّسَائِيُّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى، ۱۶۲/۲، ۱۶۳، الرِّقْمُ: ۲۸۶۰، ۲۸۶۱، وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي الصَّحِيحِ، ۲۹۸/۳، الرِّقْمُ: ۲۱۱۵۔

۳: أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْأَوْسَطِ، ۲۷۵/۸، الرِّقْمُ: ۸۶۲۲، وَالْمُنْذَرِيُّ فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ، ۶۷/۲، الرِّقْمُ: ۱۵۱۵، وَالْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ، ۱۸۴/۳۔

رَمَضَانَ وَأَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ پیدائش کے دن تھا۔“
اسے امام طبرانی نے ”المعجم الأوسط“ میں روایت کیا ہے۔

۳. فَضْلُ صِيَامِ الْمُحَرَّمِ وَيَوْمِ الْعَاشُورَاءِ

﴿ماہ محرم اور یومِ عاشوراء کے روزوں کی فضیلت﴾

۱. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ فَقَالُوا: هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى: وهل أتاك حديث موسى وكلم الله موسى تكليماً، ۱۲۴۴/۳، الرقم: ۳۲۱۶، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء، ۷۹۶/۲، الرقم: ۱۱۳۰، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم يوم عاشوراء، ۳۲۶/۲، الرقم: ۲۴۴۴، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام يوم عاشوراء، ۵۵۲/۱، الرقم: ۱۷۳۴ والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۸۶/۴، الرقم: ۸۱۸۰، والطيالسي في المسند، ۳۴۲/۱، الرقم: ۲۶۲۵۔

وَعَرَقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَتَحْنُ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: فَتَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ
بِصِيَامِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب
مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی یوم عاشورہ (دس محرم کے دن) روزہ رکھتے
ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارے اس دن روزہ رکھنے کا کیا سبب ہے؟
انہوں نے کہا: یہ ایک عظیم دن ہے، اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی
قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکر ادا
کرنے کے لئے اس دن کا روزہ رکھا، اور ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے شکر ادا کرنے کا تم سے زیادہ ہمارا حق ہے، پھر رسول
اللہ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى
صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرَ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصيام، باب صيام يوم
عاشوراء، ۷۰۵/۲، الرقم: ۱۹۰۲، ومسلم في الصحيح، كتاب
الصيام، باب صوم يوم عاشوراء، ۷۹۷/۲، الرقم: ۱۱۳۲، وعبد
الرزاق في المصنف، ۲۸۷/۴، الرقم: ۷۸۳۷، والطبراني في المعجم
الكبير، ۱۲۶/۱۱، الرقم: ۱۱۲۵۲، والبيهقي في السنن الكبرى،
۲۸۶/۴، الرقم: ۸۱۸۱۔

يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو نہیں دیکھا کہ کسی دن کو دوسرے پر فضیلت دے کر روزہ رکھتے ہوں مگر اس روز یعنی عاشورہ کو اور اس مہینہ یعنی ماہ رمضان کو۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ. وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ، صَلَاةُ اللَّيْلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینہ محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۴. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ؟ فَقَالَ: يُكْفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل صوم المحرم، ۸۲۱/۲، الرقم: ۱۱۶۳، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في فضل صلاة الليل، ۳۰۱/۲، الرقم: ۴۳۸، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب فضل صلاة الليل، ۲۰۶/۳، الرقم: ۱۶۱۳۔

۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء، ۸۱۹/۲، الرقم: ۱۱۶۲، —

”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشوراء کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ گزشتہ سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: أَيُّ الصَّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: شَهْرُ اللَّهِ الَّذِي تَدْعُوهُ الْمُحَرَّمَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ ماہ رمضان کے بعد افضل ترین روزے کون سے ہیں (یعنی کس مہینے کے ہیں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا وہ مہینہ جسے تم محرم کہتے ہو (کے روزے سب سے افضل ہیں)۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۶. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ

----- والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في الحث على صوم

يوم عاشوراء، ۱۲۶/۳، الرقم: ۷۵۲، وأبوداود في السنن، كتاب

الصيام، باب في صوم الدهر تطوعاً، ۳۲۱/۲، الرقم: ۲۴۲۵۔

۵: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام أشهر المحرم،

۵۵۴/۱، الرقم: ۱۷۴۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۲۹/۲،

الرقم: ۸۳۴۰، والدارمي في السنن، ۳۵/۲، الرقم: ۱۷۵۷،

والنسائي في السنن الكبرى، ۱۱۷/۲، الرقم: ۲۹۰۴، والطبراني في

المعجم الأوسط، ۲۸۱/۶، الرقم: ۶۴۱۷۔

۶: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۱۶۴/۲، الرقم: ۹۶۳، وفي

المعجم الكبير، ۷۲/۱۱، الرقم: ۱۱۰۸۱، والمنذري في الترغيب —

يَوْمَ عَرَفَةَ كَانَ لَهُ كَفَّارَةٌ سَتَتَيْنِ وَمَنْ صَامَ يَوْمًا مِنَ الْمُحَرَّمِ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثُونَ يَوْمًا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہے وہ اس کے لیے دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور جو شخص محرم کے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اسے ہر دن کے بدلے تیس دن (کے روزوں) کا ثواب ملتا ہے۔“

اسے امام طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۴. فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ

﴿یوم عرفہ کے روزہ کی فضیلت﴾

۱. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

..... والثرهيب، ۷۰/۲، الرقم: ۱۵۲۹، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۱۹۰/۳۔

۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة، ۸۱۹/۲، الرقم: ۱۱۶۲، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في فضل صوم يوم عرفة، ۱۲۴/۳، وقال أبو عيسى: حديث أبي قتادة حديث حسن، الرقم: ۷۴۹، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم الدهر تطوعاً، ۳۲۱/۲، الرقم: ۲۴۲۵۔

وَفِي رَوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.

”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ (نویں ذوالحجہ) کے روزہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یوم عرفہ کا روزہ) گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔“ اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی کی روایت کے الفاظ ہیں: ”یوم عرفہ کے روزہ کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اسے گزشتہ اور آئندہ سال کا کفارہ بنا دیتا ہے۔“

۲. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ، غُفِرَ لَهُ سَنَةٌ أَمَامَهُ وَسَنَةٌ بَعْدَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہے اس کے ایک پچھلے سال کے اور ایک بعد والے سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام يوم عرفه، ۵۵۱/۱، الرقم: ۱۷۳۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۲/۱۵۱، الرقم: ۲۸۰۱، وأبو يعلي في المسند، ۱۳/۵۴۲، الرقم: ۷۵۴۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۶/۱۷۹، الرقم: ۵۹۲۳۔

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہے اس کے دو سالوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

٤ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : صِيَامُ يَوْمٍ عَرَفَةَ كَصِيَامِ أَلْفِ يَوْمٍ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ .

”حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ یومِ عرفہ کا روزہ ہزار دن کے روزوں کی طرح ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے، اور مذکورہ الفاظ امام بیہقی کے ہیں۔

٣: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٥٤٢/١٣، الرقم: ٧٥٤٨، والطبراني

في المعجم الكبير، ١٧٩/٦، الرقم: ٥٩٢٣، وعبد بن حميد في
المسند، ١٧٠/١، الرقم: ٤٦٤، والهيثم في مجمع الزوائد،
١٨٩/٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٦٨/٢، الرقم: ١٥١٩.

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٤٤، الرقم: ٦٨٠٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٥٧، الرقم: ٣٧٦٤، وابن عبد البر في التمهيد، ١٢/١٥٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٩، الرقم: ١٥٢٢، والسيوطي في الدر المنثور، ١/١٥٤.

۵. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنْهُمَا عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ، فَقَالَ: كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَعْدِلُهُ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

”حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم عرفہ کے روزے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ہم (صحابہ کرام) رسول اللہ ﷺ سمیت اسے دو سال کے روزوں کے برابر سمجھتے تھے۔“
اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۵. فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

﴿پیر اور جمعرات کے روزوں کی فضیلت﴾

۱. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ؟ قَالَ: ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ، أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ.

۵: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۲۲۹، الرقم: ۷۵۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳/۱۹۶، الرقم: ۱۳۳۸۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۰۷، الرقم: ۲۲۶۶۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۶۹، ۱۵۲۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۱۹۰۔
۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء والاثنين والخميس، ۲/۸۱۹، الرقم: ۱۱۶۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۲/۱۴۶، الرقم: ۲۷۷۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۹۷، الرقم: ۲۲۵۹۴۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت باسعادت ہوئی اور اسی دن میں مبعوث ہوا یا مجھ پر قرآن نازل فرمایا گیا۔“
اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ: تَعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمِيسٍ وَاثْنَيْنِ. فَيَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا. إِلَّا أَمْرًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ. فَيُقَالُ: ارْكُؤَا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، ارْكُؤَا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ.

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَيَوْمَ الْخَمِيسِ. فَيَغْفِرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا. إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: انْظُرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا. انْظُرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، انْظُرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً بیان کیا کہ ہر پیر اور جمعرات کو اعمال پیش

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن الشحناء والتهاجر، ۴/ ۱۹۸۷، الرقم: ۲۵۶۵، ومالك في الموطأ، كتاب حسن الخلق، باب ما جاء في المهاجرة، ۲/ ۹۰۹، الرقم: ۱۹۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۳۸۹، الرقم: ۹۰۴۱۔

کیے جاتے ہیں۔ اس دن اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی مغفرت فرما دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، سوائے اس شخص کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہے، ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں، ان کو چھوڑ دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں۔“ اس حدیث کو امام مسلم، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔

”امام مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا، سوائے اس بندے کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو اور یہ کہا جاتا ہے کہ ان کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں، ان کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں۔ ان کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں۔“

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کو اعمال (بارگاہ الہی میں) پیش کئے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل روزے کی حالت میں پیش ہو۔“

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس، ۱۲۲/۳، الرقم: ۷۴۷، وفي الشمائل المحمدية، ۲۵۲/۱، الرقم: ۳۰۸، وعبد الرزاق في المصنف، ۳۱۴/۴، الرقم: ۷۹۱۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۷۸/۲، الرقم: ۱۵۶۹، والمقدسي في فضائل الأعمال، ۴۸/۱، الرقم: ۱۹۴، والنووي في رياض الصالحين، ۲۹۲/۱۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے نیز کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۴. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَحَرَّى صَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَأَحْمَدُ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی اکرم ﷺ سوموار اور جمعرات کے دن کے روزے کا خاص خیال فرماتے تھے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ حَتَّى لَا تَكَادُ تَفْطِرُ وَتُفْطِرُ حَتَّى لَا تَكَادَ تَصُومُ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ

۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الصوم، باب ما جاء فی صوم یوم الإثنین والخمیس، ۱۲۱/۳، الرقم: ۷۴۵، والنسائی فی السنن، کتاب الصوم، باب صوم النبی ﷺ بأبی هو وأمّی، ۲۰۲/۴، ۲۰۳، الرقم: ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۳، وفی السنن الکبری، ۱۲۱/۲، الرقم: ۲۶۷۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱۰۶/۶، الرقم: ۲۴۷۹۲، وأبو نعیم فی حلیۃ الأولیاء، ۱۲۳/۷۔

۵: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب الصوم، باب صوم الإثنین والخمیس، ۳۲۵/۲، الرقم: ۲۴۳۶، والنسائی فی السنن، کتاب الصوم، باب صوم النبی ﷺ بأبی هو وأمّی، ۲۰۱/۴، الرقم: ۲۳۵۸، وفی السنن الکبری، ۱۲۱/۲، الرقم: ۲۶۶۷، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲۰۱/۵، الرقم: ۲۱۸۰۱، والمقدسی فی الأحادیث المختارة، ۱۴۲/۴، والمنذری فی الترغیب والترہیب، ۷۹/۲، الرقم: ۱۵۷۱۔

دَخَلَا فِي صِيَامِكَ وَإِنْ لَا صُئِمْتَهُمَا قَالَ: أَيُّ؟ قُلْتُ: يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، قَالَ: ذَلِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَأَحَبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ.
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جب روزے رکھتے ہیں تو افطار کے قریب نہیں جاتے اور جب افطار کرنے لگتے ہیں تو روزے کے قریب نہیں جاتے، البتہ دودن ایسے ہیں خواہ وہ روزوں کے دوران آئیں یا افطار کے دوران آپ ان کا روزہ ضرور رکھتے ہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کون سے ہیں؟ میں نے کہا: سوموار اور جمعرات۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دودنوں میں رب العالمین کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل روزہ دار ہونے کی حالت میں پیش ہو۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے، اور مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں۔

۶. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَوْ سُلَّ

۶: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ماجاء في صوم يوم الأربعاء والخميس، ۱۲۳/۲، الرقم: ۷۴۸، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم شوال، ۳۲۴/۲، الرقم: ۲۴۳۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۴۷/۲، الرقم: ۲۷۷۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۹۶/۳، الرقم: ۳۸۶۹، والشيخاني في الأحاد والمثاني، ۱۴۱/۲، الرقم: ۸۶۲، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۸۰/۲، الرقم: ۱۵۸۰۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ؟ فَقَالَ: لَا إِنَّ لِّلْهَلِكِ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبَعَاءَ وَخَمِيسٍ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَأَقْطَرْتَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت عبید اللہ بن مسلم قرشی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ میں نے یا کسی شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے زندگی بھر (مسل) روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ جائز) نہیں ہے، تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔ رمضان کے روزے رکھ، اس کے متصل بعد (شوال کے) روزے رکھ اور ہر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھ۔ اس طرح (گویا) تو نے عمر بھر روزے بھی رکھے اور افطار بھی کیا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور نسائی نے ایسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے، جس کے رجال ثقہ ہیں۔

۷. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ لَوْلُوٍّ وَ يَاقُوتٍ وَزَبَرْجَدٍ وَكُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ وَابْنُ أَبِي هَاشِمٍ.

”حضرت انس بن مالک رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں موتی،

۷: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۸۷/۱، الرقم: ۲۵۴، وفي مسند الشاميين، ۳۶۶/۲، الرقم: ۱۵۰۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۹۷/۳، الرقم: ۳۸۷۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۹۸/۳، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۸۰/۲، الرقم: ۱۵۷۷۔

یا قوت اور زبرد (نہایت قیمتی پتھر) کا گھر بنا دیتا ہے اور دوزخ سے اس کی آزادی لکھ دیتا ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ يُرَى ظَاهِرُهُ مِنْ بَاطِنِهِ وَبَاطِنُهُ مِنْ ظَاهِرِهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ.

”حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایسا (صاف و شفاف) گھر بناتا ہے جس کا بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے اور اندرونی حصہ باہر سے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيسَ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ تَصَدَّقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِمَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ غُفِرَ لَهُ كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ حَتَّى يَصِيرَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادِهِمَا.

- ۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۵۰/۸، الرقم: ۷۹۸۱، وفي المعجم الأوسط، ۸۶/۱، الرقم: ۲۵۳، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۱۹۸/۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۸۰: ۲، الرقم: ۱۵۷۶۔
- ۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳۴۷/۱۲، الرقم: ۱۳۳۰۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۹۷/۳، الرقم: ۷۲۳۸، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۱۹۹/۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۸۰/۲، الرقم: ۱۵۷۸۔

”حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھے اور جمعہ کے دن کچھ نہ کچھ حسب استطاعت صدقہ کرے جو گناہ بھی اس نے کیا ہو معاف ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ گناہوں سے (ایسے) صاف ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے اپنی اپنی سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۶. فَضْلُ مَنْ صَامَ الْأَيَّامَ الْبَيْضَ

﴿ایامِ بیض کے روزے رکھنے کی فضیلت کا بیان﴾

۱. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصُومَ الْبَيْضَ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ: وَقَالَ: هُنَّ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں ایامِ بیض (یعنی ہر ماہ کی) تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے اور فرماتے کہ یہ عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب في الصوم الثلاث من كل شهر، ۳۲۸/۲، الرقم: ۲۴۴۹، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في صيام الدهر، ۵۴۴/۱، الرقم: ۱۱۷۰۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۸/۵۔

۲. عَنْ جَرِيرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَأَيَّامُ الْبَيْضِ صَبِيحَةُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

”حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماہ تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے برابر ہیں اور وہ تین دن ایام بیض یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ ہے۔“ اسے امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۳. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبَيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنِ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایام بیض کے روزے نہ سفر کی حالت میں چھوڑتے اور نہ حضر کی حالت میں چھوڑتے۔“
اس حدیث کو امام نسائی نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب كيف يصوم ثلاثة أيام من كل شهر، ۲۲۱/۴، الرقم: ۲۴۲۰، وفي السنن الكبرى، ۱۳۶/۲، الرقم: ۲۷۲۸، وأبو يعلى في المسند، ۴۹۲/۱۳، الرقم: ۷۵۰۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۵۶/۲، الرقم: ۲۴۹۹۔

۳: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب صوم النبي ﷺ بأبي هو وأمي وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك، ۱۹۸/۴، الرقم: ۲۳۴۵، وفي السنن الكبرى، ۱۱۸/۲، الرقم: ۲۶۵۴، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱۰/۱۰۲، الرقم: ۹۹۔

۴. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا أَبَا ذَرٍّ، إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! جب تو مہینے کے تین روزے رکھے تو تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں کے روزے رکھا کر۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۷. فَضْلٌ مِّنْ صَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

﴿ ہر ماہ تین روزے رکھنے کی فضیلت کا بیان ﴾

۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ

۴: أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي السُّنَنِ، كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، ۱۳۴/۳، الرَّقْمُ: ۷۶۱، وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى، ۲۹۴/۴، الرَّقْمُ: ۸۲۲۸، وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي الصَّحِيحِ، ۳۰۲/۳، الرَّقْمُ: ۲۱۲۸۔

۱: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ الْأَنْبِيَاءِ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا، ۱۲۵۳/۳، الرَّقْمُ: ۳۲۳۷، وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ الصَّيَامِ، بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضُرُّ بِهِ، ۸۱۷/۲، الرَّقْمُ: ۱۱۵۹، وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي الْمُسْنَدِ، ۳۸۰/۶، الرَّقْمُ: ۲۳۹۹، وَالنَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى، ۱۳۰/۲، الرَّقْمُ: ۲۷۰۵، وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى، ۲۹۹/۴، الرَّقْمُ: ۸۲۵۶۔

ﷺ: أَلَمْ أَتَّبِعْكَ تَقَوْمُ اللَّيْلِ وَتَصُومُوا النَّهَارَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ، وَنَفَهَتِ النَّفْسُ. صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ، أَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ، قُلْتُ: إِنِّي أَجْدِي. قَالَ مُسَعَّرٌ: يَعْنِي قُوَّةً قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ ﷺ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں (ایسی چیز) نہ بتاؤں جس سے تم دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو ہمیشہ قیام کرنے والے شمار ہو جاؤ؟ میں عرض گزار ہوا: ضرور بتائیے، فرمایا: اگر واقعاً تم وہی کرو (یعنی دن کو ہمیشہ روزہ رکھو اور راتوں کو ہمیشہ قیام کرو) تو آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور حوصلہ چھوڑ بیٹھو گے۔ یوں کرو کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ یہ ہمیشہ روزہ رکھنے والی بات ہو جائے گی یا ایسی بات ہو جائے گی جیسے ہمیشہ روزے رکھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اپنے اندر (یہ ہمت) پاتا ہوں۔ مسعر کا قول ہے کہ اس مراد ہے طاقت پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: تو پھر داؤدی روزہ رکھ لو کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن چھوڑ دیتے، اور وہ دشمن سے مقابلہ کے وقت بھاگنے والے نہیں تھے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثِ صِيَامٍ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صيام أيام البيض ثلاث عشرة وأربع عشرة وخمس عشرة، ۶۹۹/۲، الرقم: ۱۸۸۰، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة الضحى وأن أقلها ركعتان وأكملها ثمان ركعات —

ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكَعَتَيِ الضُّحَى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنْامَ.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، چاشت کی دو رکعتیں اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابوقدادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ماہ کے تین روزے اور رمضان کے روزے رکھنا پوری عمر روزہ رکھنے کے برابر ہیں۔“
اس حدیث کو امام مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

..... وَأَوْسَطُهَا أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ أَوْسَتْ وَالْحَثُّ عَلَى الْمَحَافَظَةِ عَلَيْهَا،
۱/ ۴۹۹، الرقم: ۷۲۱، وابن راهويه في المسند، ۱/ ۴۱۶، الرقم:
۴۷۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/ ۳۶، الرقم: ۴۶۲۰، والمنذرى
في الترغيب والترهيب، ۱/ ۲۶۴، الرقم: ۱۶۔

۳: أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ الصَّيَامِ، بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، ۲/ ۸۱۸، الرقم: ۱۱۶۲، وَأَبُو دَاوُدَ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابُ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ تَطَوُّعًا، ۲/ ۳۲۱، الرقم: ۲۴۲۵، وَالنَّسَائِيُّ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ الصَّيَامِ، بَابُ صَوْمِ ثَلَاثِي الدَّهْرِ وَذَكَرَ اخْتِلَافَ النَّاظِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذَلِكَ، ۴/ ۲۰۸، الرقم: ۲۳۸۷، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ۵/ ۲۹۶، الرقم: ۲۲۵۹۰۔

۴. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﻻ إِلَهَ إِلَّا هُوَ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ [الأنعام، ۶: ۱۶۰] الْيَوْمَ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر ماہ تین روزے رکھتا ہے، گویا وہ عمر بھر روزہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن مجید میں نازل فرمائی ہے کہ ﴿جو شخص کوئی ایک نیکی لے کر آتا ہے پس اس کے لیے دس گنا ہے۔﴾ لہذا ایک دن دس دن کے برابر ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: رَجُلٌ يَصُومُ الدَّهْرَ قَالَ: وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمْ

۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في صوم ثلاثة أيام من كل شهر، ۱۳۵/۳، الرقم: ۷۶۲، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في صيام ثلاثة أيام من كل شهر، ۵۴۵/۱، الرقم: ۱۷۰۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۷۵/۲، الرقم: ۱۵۵۹۔

۵: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصوم، باب صوم ثلثي الشهر وذكر اختلاف الناقلين للخبر، ۲۰۸/۴، الرقم: ۲۳۸۵، وفي السنن الكبرى، ۱۲۶/۲، الرقم: ۲۶۹۳، وعبد الرزاق في المصنف، ۲۹۶/۴، الرقم: ۷۸۶۷، وابن أبي شيبه في المصنف، ۳۲۸/۲، الرقم: ۹۵۵۵۔

الدَّهْرَ قَالُوا: فَتُلْثِيهِ؟ قَالَ: أَكْثَرَ. قَالُوا: فَنُصَفْهُ قَالَ: أَكْثَرَ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهَبُ وَحَرَ الصَّدْرِ؟ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”عمرو بن شرحبیل ایک صحابی رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اُس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو عمر بھر روزہ رکھنا چاہتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں خیال کرتا ہوں کہ اس نے عمر بھر نہیں کھایا (یعنی یہ روزے بہت زیادہ ہیں)۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: عمر کے دو تہائی حصے کے متعلق کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی زیادہ ہے۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا روزہ نہ بتاؤں جو سینے کا کینہ اور سوسے ختم کر دیتا ہے؟ ہر ماہ تین دن روزہ رکھا کرو۔“
اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۶. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الصَّيَامُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجَنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ، قَالَ: وَصِيَامٌ حَسَنٌ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول

۶: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل الصيام، ۵۲۵/۱، الرقم: ۱۶۳۹، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة في فضل الصائم، ۱۶۷/۴، الرقم: ۲۲۳۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۵۱/۹، الرقم: ۸۳۶۰، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۹۳/۳، الرقم: ۱۸۹۱۔

اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جیسے تم میدان جنگ میں (دشمن سے بچاؤ کے لیے) ڈھال استعمال کرتے ہو ایسے ہی روزہ دوزخ سے (بچاؤ کے لیے) ڈھال ہے۔ بہتر (طریقہ) ہر ماہ تین دن روزہ رکھنا ہے۔‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ ابن خزیمہ کے ہیں۔

۸. فَضْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا وَأَفْطَرَ يَوْمًا

﴿صوم داودی (ایک دن روزہ اور ایک دن افطار) کی فضیلت کا بیان﴾

۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بَنَ عَمْرٍو، بَلِّغْنِي أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ. فَلَا تَفْعَلْ. فَإِنَّ لَجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا. وَلَعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا. وَإِنَّ لِرِزْوَجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا. صُمْ وَأَفْطِرْ. صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؛ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَكَانَ يَقُولُ: يَا لَيْتَنِي! أَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى وآتينا داود زبوراً، ۱۲۵۳/۳، الرقم: ۳۲۳۷، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به، ۸۱۷/۲، الرقم: ۱۱۵۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۹۴/۲، الرقم: ۶۸۳۲۔

نے مجھے فرمایا: اے عبد اللہ بن عمرو! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم دن میں روزہ رکھتے ہو اور ساری رات قیام کرتے ہو، تم ایسا نہ کیا کرو، کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے، روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور ہر مہینہ میں تین روزے رکھ لیا کرو اور یہ صوم دہر ہو جائیں گے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سے زیادہ کی قوت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو، ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے تھے کاش کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی دی ہوئی رخصت مان لی ہوتی۔‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحَبُّ الصَّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ: كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ: كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب أحب الصلاة إلى الله صلاة داود، ۱۲۵۷/۳، الرقم: ۳۲۳۸، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به، ۸۱۶/۲، الرقم: ۱۱۵۹، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في سرد الصوم، ۱۴۰/۳، الرقم: ۷۷۰، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب ذكر صلاة نبي الله داود عليه السلام بالليل، ۲۱۴/۳، الرقم: ۱۶۳۰، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في صيام داود عليه السلام، ۵۴۶/۱، الرقم: ۱۷۱۲۔

سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو داؤدی روزہ سب روزوں سے زیادہ پسند ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن افطار کرتے اور اللہ تعالیٰ کو داؤدی نماز سب نمازوں سے زیادہ پسند ہے۔ وہ نصف رات تک سوتے، تہائی رات قیام کرتے پھر باقی چھٹا حصہ سوتے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. قَالَ ابْنُ شَوْذَبٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: كَانَ ابْنُ سِيرِينَ رَحِمَهُ اللَّهُ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَكَانَ الْيَوْمَ الَّذِي يُفْطِرُ فِيهِ يَتَغَدَّى وَلَا يَتَعَشَّى ثُمَّ يَتَسَحَّرُ وَيُصْبِحُ صَائِمًا.

”حضرت ابن شوذب رَحِمَهُ اللہ بیان کرتے ہیں کہ امام ابن سیرین رَحِمَهُ اللہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے، اور جس دن افطار کرتے تھے اس میں دوپہر کا کھانا کھاتے اور شام کا نہیں کھاتے تھے پھر سحری کھاتے اور روزہ دار ہو جاتے۔“

۲. قَالَ الْفُضَيْلُ رَحِمَهُ اللَّهُ: ثَلَاثُ خِصَالٍ تُقْسِي الْقُلُوبَ: كَثْرَةُ الْأَكْلِ، وَكَثْرَةُ النَّوْمِ، وَكَثْرَةُ الْكَلَامِ.

”حضرت فضیل بن عیاض رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: تین خصلتیں ایسی ہیں جو دل کو سخت کر دیتی ہیں: کثرتِ طعام، کثرتِ منام اور کثرتِ کلام۔“

۳. قَالَ بِشْرُ رَحِمَهُ اللَّهُ: الْمُتَقَلِّبُ فِي جُوعِهِ، كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ

۱: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ۴۳۲۔

۲: أخرجه السُّلَمي في طبقات الصُّوفية: ۱۳۔

۳: أخرجه السُّلَمي في طبقات الصُّوفية: ۴۴۔

فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَثَوَابُهُ الْجَنَّةُ.

”حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ نے فرمایا: اپنی بھوک میں لوٹ پوٹ ہونے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خون آلود ہونے والے کی طرح ہے اور اس کا ثواب جنت ہے۔“

۴. قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: لَوْ أَنَّ الْجُوعَ يَبَاعُ فِي السُّوقِ لَمَا كَانَ يَنْبَغِي لِطُلَّابِ الْآخِرَةِ إِذَا دَخَلُوا السُّوقَ أَنْ يَشْتَرُوا غَيْرَهُ.

”حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ نے فرمایا: اگر بھوک ایسی چیز ہوتی، جو بازار میں بیچی جاتی تو آخرت کے طالبین کے لئے، جب بھی بازار میں داخل ہوتے، یہ مناسب نہ ہوتا کہ بھوک کے سوا کسی اور چیز کو خریدتے۔“

۵. قَالَ مُظَفَّرُ الْقُرْمِيسِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ: الصَّوْمُ ثَلَاثَةٌ: صَوْمُ الرُّوحِ، بِقَصْرِ الْأَمَلِ، وَصَوْمُ الْعَقْلِ، بِخِلَافِ الْهَوَى، وَصَوْمُ النَّفْسِ، بِالْإِمْسَاكِ عَنِ الطَّعَامِ وَالْمَحَارِمِ.

”شیخ مظفر قمر مبینی رحمۃ اللہ نے فرمایا: روزے تین طرح کے ہوتے ہیں: روح کا روزہ، یہ امید کو مختصر کرنے سے ہوتا ہے۔ عقل کا روزہ، یہ خواہش نفس کی خلاف ورزی سے ہوتا ہے اور نفس کا روزہ، یہ کھانے اور حرام کاموں سے رکنے سے ہوتا ہے۔“

۶. قَالَ أَبُو حَمْرَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ: مَنْ رُزِقَ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ، مَعَ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ، فَقَدْ نَجَا مِنَ الْآفَاتِ: بَطْنٌ خَالٍ مَعَ قَلْبٍ قَانِعٍ، وَفَقْرٌ دَائِمٌ مَعَ

۴: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱۴۱-

۵: أخرجه السلمي في طبقات الصوفية: ۳۹۶-

۶: أخرجه السلمي في طبقات الصوفية: ۲۹۷-

زُهِدٍ حَاضِرٍ، وَصَبْرٍ كَامِلٍ مَعَ ذِكْرِ دَائِمٍ.

”حضرت ابو حمزہ رحمۃ اللہ نے فرمایا: جس کو تین چیزوں کے ساتھ تین چیزیں عطا کر دی گئیں وہ آفات سے نجات پا گیا۔ خالی پیٹ قلب نافع کے ساتھ، دائمی فقر زہد حاضر کے ساتھ، صبر کامل دائمی ذکر کے ساتھ۔“



فَصْلٌ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الْعِيدَيْنِ وَأَيَّامِ التَّشْرِيقِ

﴿ عیدین اور ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت کا بیان ﴾

۱. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے عید الفطر اور قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

۲. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا صَوْمَ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صوم يوم الفطر، ۷۰۲/۲، الرقم: ۱۸۹۰، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن صوم يوم الفطر ويوم الأضحى، ۷۹۹/۲، الرقم: ۱۱۳۸، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في النهي عن صيام يوم الفطر والأضحى، ۵۴۹/۱، الرقم: ۱۷۲۱، والأصبهاني في مسند أبي حنيفة، ۱۶۳/۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۴۹/۲، الرقم: ۲۷۹۱، والبخاري في المسند، ۲۹۰/۱، الرقم: ۱۸۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۸۵/۳، الرقم: ۱۱۸۲۱۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صوم يوم النحر، ۷۰۳/۲، الرقم: ۱۸۹۳، وفي كتاب الجمعة، باب مسجد بيت المقدس، ۴۰۰/۱، الرقم: ۱۱۳۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۷۱، ۳۴/۳، الرقم: ۱۱۳۱۲، ۱۱۶۹۹۔

فِي يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو دنوں کا روزہ نہیں ہے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عشرہ ذی الحجہ کے روزے رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۴. عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيَّامُ التَّشْرِيقِ

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب صوم عشر ذي

الحجة، ۸۳۳/۲، الرقم: ۱۱۷۶، والترمذي في السنن، كتاب الصوم،

باب ما جاء في صيام العشر، ۱۲۹/۳، الرقم: ۷۵۶، والنسائي في

السنن الكبرى، ۱۶۵/۲، الرقم: ۲۸۷۲، وأحمد بن حنبل في

المسند، ۴۲/۶، الرقم: ۲۴۱۹۳، وابن الجعد في المسند، ۲۶۵/۱،

الرقم: ۱۷۴۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۸۵/۷، الرقم: ۸۱۷۷۔

۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب تحريم صوم أيام

التشريق، ۸۰۰/۲، الرقم: ۱۱۴۱، والنسائي في السنن الكبرى،

۴۶۳/۲، الرقم: ۴۱۸۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۷۵/۵، وابن

أبي شيبة في المصنف، ۹۴/۳، الرقم: ۱۵۲۶۸۔

أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ہمیشہ ہذلی ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق (عید الاضحیٰ کے بعد تین دن) کھانے پینے کے ایام ہیں۔“
اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصْمَنَ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.
”حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ ایام تشریق کے روزوں کی صرف اُسے اجازت دی گئی ہے جس کو قربانی کا جانور میسر نہ ہو۔“
اس حدیث کو امام بخاری اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۶. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَوْمٌ عَرَفَةٌ، وَيَوْمٌ

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صيام أيام التشريق، ۷۰۳/۲، الرقم: ۱۸۹۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱۵۵/۳، الرقم: ۱۲۹۹۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۹۸/۴، الرقم: ۸۲۴۸، وابن حجر العسقلاني في تلخيص الحبير، ۱۹۶/۲، الرقم: ۸۹۲، والزيلعي في نصب الراية، ۱۱۲/۳۔

۶: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في كراهية الصوم، ۱۴۳/۳، الرقم: ۷۷۳، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب صيام أيام التشريق، ۳۲۰/۲، الرقم: ۲۴۱۹، والدارمي في السنن، ۳۷/۲، الرقم: ۱۷۶۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۹۱/۱۷، الرقم: ۸۰۳۔

النَّحْرِ، وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
یوم عرفہ، قربانی کا دن اور ایام تشریق (عید الاضحیٰ کے بعد تین دن) ہم مسلمانوں کی عید اور
کھانے پینے کے دن ہیں۔“
اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم
بَعَثَهُ وَأَوْسَ بْنَ الْحَدَثَانِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا
مُؤْمِنٌ وَأَيَّامٌ مِنْهُنَّ أَكْلٌ وَشُرْبٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک اور اوس بن حدثان کو ایام تشریق میں یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا
کہ جنت میں صرف مومن داخل ہوگا اور ایام مٹی کھانے پینے کے ایام ہیں۔“
اس حدیث کو امام مسلم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب تحريم صوم أيام
التشريق، ۲/۸۰۰، الرقم: ۱۱۴۲، والطبراني في المعجم الكبير،
۱/۲۲۴، الرقم: ۶۱۲، وفي المعجم الصغير، ۱/۶۷، الرقم: ۸۱،
والهشيمي في السنن الكبرى، ۴/۲۶۰، الرقم: ۸۰۴۰، وابن عبد البر
في التمهيد، ۲۱/۲۳۲، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ۲/۶۲۳،
الرقم: ۶۷۳۔

۸. عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ صَوْمِ خَمْسَةِ أَيَّامٍ فِي السَّنَةِ: يَوْمَ الْفِطْرِ، وَيَوْمَ النَّحْرِ، وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ التَّشْرِيقِ. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِي.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سال میں پانچ دنوں کے روزے رکھنے سے منع فرمایا، وہ عید الفطر، قربانی کا دن اور تین دن ایام تشریق کے ہیں۔“

اس حدیث کو امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔



۸: أخرجه الدارقطني في السنن، ۲/۲۱۲، الرقم: ۳۴، وأبو يعلى في المسند، ۷/۱۴۹، الرقم: ۴۱۱۷، والشيباني في الحجة، ۱/۳۹۰، والهشيمي في مسند الحارث، ۱/۴۳۳، الرقم: ۳۴۸، والعيني في عمدة القاري، ۱۱/۱۱۵۔

فَصْلٌ فِي كَرَاهَةِ إِفْرَادِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ السَّبْتِ بِالصَّوْمِ

﴿محض جمعہ یا ہفتہ کے دن کا روزہ مکروہ ہونے کا بیان﴾

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: لَا يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية مسلم: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صوم يوم الجمعة فإذا أصبح صائماً يوم الجمعة فعليه أن يفطر يعني إذا لم يصم قبله ولا يريد أن يصوم بعده، ۷۰۰/۲، الرقم: ۱۸۸۴، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب كراهة صيام يوم الجمعة منفرداً، ۸۰۱/۲، الرقم: ۱۱۴۴، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في كراهية صوم يوم الجمعة وحده، ۱۱۹/۳، الرقم: ۷۴۳، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب النهي أن يخص يوم الجمعة بصوم، ۳۲۰/۲، الرقم: ۲۴۲۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۴۲/۲، الرقم: ۲۷۵۶-۲۷۵۷، وعبد الرزاق في المصنف، ۲۸۰/۴، الرقم: ۷۸۰۵-

فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے مگر اس صورت میں کہ اس سے پہلے یا بعد والے دن کا بھی روزہ رکھے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام مسلم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس سے پہلے ایک دن یا اس کے بعد ایک دن کا روزہ اس کے ساتھ (ملا کر) رکھے۔“

۲. عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ: أَصُمْتَ أَمْسٍ؟ قَالَتْ: لَا. قَالَ: تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا؟ قَالَتْ: لَا. قَالَ: فَأَفْطِرِي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

”اُم المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز اُن کے پاس تشریف لائے اور وہ روزے سے تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا کل روزہ رکھو گی؟ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں۔ فرمایا تو روزہ افطار کر لو۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صوم يوم الجمعة فإذا أصبح صائماً يوم الجمعة فعليه أن يفطر يعني إذا لم يصم قبله ولا يريد أن يصوم بعده، ۷۰۱/۲، الرقم: ۱۸۸۵، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب الرخصة في ذلك، ۳۲۱/۲، الرقم: ۲۴۲۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۴۲/۲، الرقم: ۲۷۵۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۲۴/۶، الرقم: ۲۶۷۹۹، وأبو يعلى في المسند، ۴۹۰/۱۲، الرقم: ۷۰۶۶۔

۳. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا رضي الله عنه نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. زَادَ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ يَعْنِي أَنَّ يَنْفَرِدَ بِصَوْمِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

”محمد بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضور نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے روزے سے منع فرمایا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ابو عاصم کے سوا دوسرے راویوں نے کہا ہے کہ جب یہی ایک روزہ رکھے (یعنی اس سے پہلے یا بعد والے دن کا روزہ نہ رکھے تو جمعہ کا تنہا روزہ رکھنا ممنوع ہے)۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَخْصُصُوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخْصُصُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صوم يوم الجمعة فإذا أصبح صائما يوم الجمعة فعليه أن يفطر يعني إذا لم يصم قبله ولا يريد أن يصوم بعده، ۷۰۰/۲، الرقم: ۱۸۸۳، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في صيام يوم الجمعة، ۵۴۹/۱، الرقم: ۱۷۲۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۴۱/۲، الرقم: ۲۷۴۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۰۷/۲، الرقم: ۹۲۷۳۔

۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب كراهة صيام يوم الجمعة منفردا، ۸۰۱/۲، الرقم: ۱۱۴۴، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۴۱/۲، الرقم: ۲۷۵۱، وابن حبان في الصحيح، ۳۷۶/۸، الرقم: ۳۶۱۲، والحاكم في المستدرک، ۴۵۵/۱، الرقم: ۱۱۷۲، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۹۸/۲، الرقم: ۱۱۷۶۔

الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ جَبَّانَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راتوں میں صرف جمعہ کی رات کو قیام کے ساتھ مخصوص کرو نہ ہی دنوں میں سے صرف جمعہ کے دن کو روزے کے ساتھ مخصوص کرو، سوا اس کے کہ کوئی شخص (کسی مخصوص دن کو) ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اور (اس دن میں) جمعہ کا دن آجائے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ أُخْتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عَوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ

”حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ اپنی ہمیشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی

۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في يوم السبت، ۱۲۰/۳، الرقم: ۷۴۴، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب النهي أن يخص يوم السبت بصوم، ۳۲۰/۲، الرقم: ۲۴۲۱، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ۵۵۰/۱، الرقم: ۱۷۲۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۴۴/۲، الرقم: ۲۷۶۴، والدارمي في السنن، ۳۲/۲، الرقم: ۱۷۴۹، والحاكم في المستدرک، ۶۰۱/۱، الرقم: ۱۵۹۲۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر جو تم پر اللہ تعالیٰ نے فرض کیے ہیں (یعنی رمضان کے روزے) اور اگر تم میں سے کسی کو انور کا چھلکا یا درخت کی لکڑی کے سوا کچھ نہ ملے تو اسے ہی چبا لے۔“ (اس دن میں کراہت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص روزہ رکھنے کے لیے ہفتے کا دن مخصوص نہ کرے کیونکہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں)۔

اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

۶. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ أَكْثَرَ مِمَّا يَصُومُ مِنَ الْأَيَّامِ وَيَقُولُ: إِنَّهُمَا عِيْدَا الْمُشْرِكِينَ فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أُخَالِفَهُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ فِي الْكُبْرَى.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہفتہ اور اتوار کے دن دوسرے دنوں سے بڑھ کر روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے یہ دونوں دن مشرکین کی عید کے دن تھے، پس میں ان دنوں میں ان کی مخالفت کرنا پسند کرتا ہوں۔“ اس حدیث کو امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۲۳/۶، الرقم: ۲۶۷۹۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۴۶/۲، الرقم: ۲۷۷۶، وابن خزيمة في الصحيح، ۳۱۸/۳، الرقم: ۲۱۶۷، والحاكم في المستدرک، ۶۰۱/۱، الرقم: ۱۵۹۳، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۱۵۶/۴، الرقم: ۳۸۵۷، وفي المعجم الكبير، ۲۸۳/۲۳، الرقم: ۶۱۶۔

۷. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَصُومُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحَدَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صرف جمعہ کے دن کا روزہ مت رکھو۔“ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ عِيدٌ فَلَا تَجْعَلُوا يَوْمَ عِيدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ إِلَّا أَنْ تَصُومُوا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک جمعۃ المبارک کا دن (مسلمانوں کے لیے) یوم عید ہے، لہذا اپنے عید کے دن کو یوم صیام نہ بناؤ، مگر اس صورت میں کہ تم اس سے پہلے یا بعد والے دن کا بھی روزہ رکھو۔“ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۸۸/۱، رقم: ۲۶۱۵، وأيضاً،

۵۲۶/۲، الرقم: ۱۰۸۱۷، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۱۹۹/۳۔

۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۰۳/۲، الرقم: ۲۶۱۵،

والحاكم في المستدرک، ۶۰۳/۱، الرقم: ۱۵۹۵، وابن خزيمة في

الصحيح، ۳۱۵/۳، الرقم: ۲۱۶۱، والبيهقي في فضائل الأوقات،

الرقم: ۵۱۱/۱۔

فُصْلٌ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ الْوَصَالِ

﴿مُتَّسِلِ نَفْلِي رُزُوءٍ كِي مَمَانَعَتِ كَا بِيَانِ﴾

۱. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوَصَالِ، قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صومِ وصال (یعنی سحری و افطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے) سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہرگز تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو (اپنے رب کے ہاں) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب الوصال ومن قال: ليس في الليل صياماً، ۶۹۳/۲، الرقم: ۱۸۶۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن الوصال في الصوم، ۷۷۴/۲، الرقم: ۱۱۰۲، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب في الوصال، ۳۰۶/۲، الرقم: ۲۳۶۰، والسنن الكبرى، ۲۴۱/۲، الرقم: ۳۲۶۳، ومالك في الموطأ، ۳۰۰/۱، الرقم: ۶۶۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۰۲/۲، الرقم: ۵۷۹۵، وابن حبان في الصحيح، ۳۴۱/۸، الرقم: ۳۵۷۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۳۰/۲، الرقم: ۹۵۸۷، وعبد الرزاق في المصنف، ۲۶۸/۴، الرقم: ۷۷۵۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۸۲/۴، الرقم: ۸۱۵۷۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: وَايْكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبَيْتُ يُطْعِمَنِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي الحديث.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صوم وصال سے منع فرمایا تو بعض صحابہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ خود تو صوم وصال رکھتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون میری مثل ہو سکتا ہے؟ میں تو اس حال میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

۳. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ، فَقَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ! قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحدود، باب حكم التعزير والأدب، ۶/۲۵۱۲، رقم: ۶۴۵۹، وفي كتاب التمني، باب ما يجوز من اللو، ۶/۲۶۴۶، رقم: ۶۸۱۵، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن الوصال في الصوم، ۲/۷۷۴، رقم: ۱۱۰۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۲/۲۴۲، رقم: ۳۲۶۴، والدارمي في السنن، كتاب الصوم، باب النهي عن الوصال في الصوم، ۲/۱۵، رقم: ۱۷۰۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۶۸، رقم: ۱۲۷۴، والدارقطني في العلل الواردة في الأحاديث النبوية، ۹/۲۳۲۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب الوصال ومن قال: ليس في الليل صياماً، ۲/۶۹۳، الرقم: ۱۸۶۳، وفي كتاب التمني، —

يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں پر شفقت کے باعث انہیں وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو صحابہ کرام نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم جیسا نہیں ہوں۔ مجھے تو میرا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَاصَلَ النَّبِيُّ ﷺ آخِرَ الشَّهْرِ، وَوَاصَلَ أَنَاسُ مِنَ النَّاسِ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ مَدَّ بِيَ الشَّهْرُ، لَوَاصَلْتُ

----- باب ما يَجُوزُ مِنَ اللَّوْ، ۲۶۴۵/۶، الرقم: ۶۸۱۵، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن الوصال في الصوم، ۷۷۶/۲، الرقم: ۱۱۰۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۳/۲، الرقم: ۶۴۱۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۸۲/۴، الرقم: ۸۱۶۱، وابن راهويه في المسند، ۱۶۸/۲، الرقم: ۶۶۹، وأبو المحاسن في معاصر المختصر، ۱۵۰/۱، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۴۳۷/۱۔

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التمني، باب ما يجوز من اللَوِّ وقوله تعالى: لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً، [هود: ۸۰]، ۲۶۴۵/۶، الرقم: ۶۸۱۴، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن الوصال في الصوم، ۷۷۶/۲، الرقم: ۱۱۰۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۲۴/۳، الرقم: ۱۲۲۷۰، ۱۳۰۳۵، ۱۳۰۹۲، ۱۳۶۸۱، وابن حبان في الصحيح، ۳۲۵/۱۴، الرقم: ۶۴۱۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۸۲/۴، الرقم: ۸۱۶۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۳۰/۲، الرقم: ۹۵۸۵، وأبو يعلى في المسند، ۳۶/۶، الرقم: ۳۲۸۲، ۳۵۰۱، وعبد بن حميد في المسند، ۴۰۰/۱، الرقم: ۱۳۵۳۔

وَصَلَا يَدْعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ، إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَظْلُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینے کے آخر میں سحری افطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیئے تو بعض دیگر لوگوں نے بھی وصال کے روزے رکھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک جب یہ بات پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ رمضان کا مہینہ میرے لیے اور لمبا ہو جاتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا تا کہ میری برابری کرنے والے میری برابری کرنا چھوڑ دیتے۔ میں قطعاً تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو میرا رب (اپنے ہاں) کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَجُلٍ أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: كَيْفَ تَصُومُ فَعَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ رضی اللہ عنہ غَضَبَهُ قَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يُرَدِّدُ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ: لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ، أَوْ قَالَ: لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ. قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة

أيام من كل شهر وصوم يوم العرفة وعاشوراء والإثنين والخميس،

۸/۱۸، الرقم: ۱۱۶۲، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب

في صوم الدهر تطوعاً، ۳۲۱/۲، الرقم: ۲۴۲۵، وابن حبان في

الصحيح، ۴۰۱/۸، الرقم: ۳۶۳۹۔

وَيُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: وَدِدْتُ أَنِّي طَوَّقْتُ ذَلِكَ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صِيَامُ يَوْمٍ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت ابو قتادہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا آپ ﷺ کیسے روزے رکھتے ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ اس کی بات سے ناراض ہوئے، جب حضرت عمر ؓ نے آپ ﷺ کی ناراضگی کو دیکھا تو کہا: ہم اللہ تعالیٰ کو رب ماننے سے راضی ہیں۔ اسلام کو دین ماننے سے راضی ہیں اور محمد ﷺ کو نبی ماننے سے راضی ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ حضرت عمر ؓ اس کلام کو بار بار دہراتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا، پھر حضرت عمر ؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! جو شخص پوری عمر روزے رکھے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا روزہ ہے نہ افطار۔ حضرت عمر ؓ نے پوچھا: جو شخص دو دن روزے رکھے اور ایک دن افطار کرے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ حضرت عمر ؓ نے پوچھا: جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں، حضرت عمر ؓ نے عرض کیا: جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری خواہش ہے کہ مجھے اس کی قوت حاصل ہوتی! پھر

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا اور ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنا یہ تمام عمر (صوم دہر) کے روزے ہیں اور یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرما دے گا اور مجھے امید ہے کہ یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ ایک سال پہلے کے گناہ معاف کر دے گا۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۶. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَوَاصِلُوا. قَالُوا: فَإِنَّكَ تَوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنَّ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَأَحْمَدُ. وَقَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دن رات روزہ (صوم وصال) نہ رکھو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صوم وصال رکھتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

۶: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في كراهية الوصال للصائم، ۱۴۸/۳، الرقم: ۷۷۸، والدارمي في السنن، ۱۴/۲، الرقم: ۱۷۰۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۰۲/۳، الرقم: ۱۳۱۱۰، وأبو يعلى في المسند، ۳۴۱/۵، الرقم: ۲۹۷۲، وابن حبان في الصحيح، ۳۴۱/۸، الرقم: ۳۵۷۴۔

مَصَادِرُ التَّخْرِيجِ

١. القرآن الحكيم۔
٢. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٣-٢٣١ھ/٨٠-٨٥٥ء)۔
المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٨٨ء۔
٣. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٣-٢٣١ھ/٨٠-٨٥٥ء)۔ الزهد۔
بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٢٠ھ/١٩٩٩ء۔
٤. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٣-٢٣١ھ/٨٠-٨٥٥ء)۔ الزهد۔
بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ١٣٢٣ھ/٢٠٠٢ء۔
٥. ازدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ الجامع الصحیح مسند الامام
الربیع بن حبیب۔ بیروت، لبنان: دارالحکمتہ، ١٣١٥ھ۔
٦. اسماعیل بن محمد الانصاری۔ تصحیح حدیث صلاة التروایح و عشرين
رکعة۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الامام الشافعی، ١٣٠٨ھ/١٩٨٨ء۔
٧. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٣-٢٥٦ھ/٨١٠-٨٤٠ء)۔
الادب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ،
١٣٠٩ھ/١٩٨٩ء۔
٨. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٣-٢٥٦ھ/٨١٠-٨٤٠ء)۔
الکنی۔ دار الفکر۔

٩. بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣-٢٥٦هـ/ ٨١٠-٨٤٠ع) - الصحيح - بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٢٠١هـ/ ١٩٨١ع -
١٠. بزار، ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصري (٢١٠-٢٩٢هـ/ ٨٢٥-٩٠٥ع) - المسند - بيروت، لبنان: ١٢٠٩هـ -
١١. تيهيقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٢-٢٥٨هـ/ ٩٩٢-١٠٦٦ع) - السنن الصغرى - مدينة منوره، سعودى عرب: مكتبة الدار، ١٢١٠هـ/ ١٩٨٩ع -
١٢. تيهيقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٢-٢٥٨هـ/ ٩٩٢-١٠٦٦ع) - السنن الكبرى - مدينة منوره، سعودى عرب: مكتبة الدار، ١٢١٠هـ/ ١٩٨٩ع -
١٣. تيهيقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٢-٢٥٨هـ/ ٩٩٢-١٠٦٦ع) - السنن الكبرى - مكة مكرمه، سعودى عرب: مكتبة دار الباز، ١٢١٢هـ/ ١٩٩٢ع -
١٤. تيهيقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٢-٢٥٨هـ/ ٩٩٢-١٠٦٦ع) - شعب الايمان - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٢١٠هـ/ ١٩٩٠ع -
١٥. تيهيقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٢-٢٥٨هـ/ ٩٩٢-١٠٦٦ع) - فضائل الأوقات - مكة مكرمه، سعودى عرب: مكتبة المنارة، ١٢١٠هـ -

۱۶. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-
 ۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء
 التراث العربی۔
۱۷. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-
 ۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار الغرب
 الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔
۱۸. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-
 ۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمدیہ۔ بیروت،
 لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیہ، ۱۴۱۲ھ۔
۱۹. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-
 ۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمدیہ۔ ملتان، پاکستان: فاروقی
 کتب خانہ۔
۲۰. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحکیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/
 ۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔ مجموع الفتاویٰ۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔
۲۱. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳-۲۳۰ھ/ ۷۵۰-
 ۸۴۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔
۲۲. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۲ء)۔
 المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت، لبنان: مکتبہ اسلامی،
 ۱۳۹۸ھ۔
۲۳. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۲ء)۔

المستدرك على الصحيحين- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية،
١٤١١هـ/١٩٩٠ء-

٢٤. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٤٠-٣٥٢هـ/٨٨٣-
٩٦٥ء)- الصحيح- بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤١٢هـ/١٩٩٣ء-

٢٥. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-
٨٥٢هـ/١٣٤٢-١٤٣٩ء)- تغليق التعليق على صحيح البخاري-
بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي + عمان + اردن: دارعمار، ١٤٠٥هـ-

٢٦. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-
٨٥٢هـ/١٣٤٢-١٤٣٩ء)- الدرية في تخريج أحاديث الهداية-
بيروت، لبنان: دارالمعرفة-

٢٧. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-
٨٥٢هـ/١٣٤٢-١٤٣٩ء)- فتح الباري- لاهور، باكستان: دارنشر الكتب
الاسلامية، ١٤٠١هـ/١٩٨١ء-

٢٨. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-
٨٥٢هـ/١٣٤٢-١٤٣٩ء)- تلخيص الحبير في أحاديث الرافعي
الكبير - مدينة منوره، سعودى عرب، ١٣٨٢هـ/١٩٦٢ء-

٢٩. ابن حزم، علي بن احمد بن سعيد بن حزم اندلسي (٣٨٢-٤٥٦هـ/
٩٩٢-١٠٦٢ء)- الاحكام فى اصول الاحكام- فيصل آباد، باكستان:
ضياء السنه ادارة الترجمة والتعريف، ١٤٠٢هـ-

٣٠. ابن حميد، عبد بن حميد بن نصر ابو محمد (م ٢٣٩هـ)- المسند - قاهره، مصر:

ملکیتہ السنۃ، ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۸ء۔

۳۱. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳-۳۱۱ھ / ۸۳۸-۹۲۴ء)۔
الصحيح - بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء۔
۳۲. خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت
(۳۹۲-۴۶۳ھ / ۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ موضع اوھام الجمع والتفريق -
بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ -
۳۳. خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت
(۳۹۲-۴۶۳ھ / ۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد - بیروت، لبنان: دار
الکتب العلمیہ -
۳۴. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶-
۳۸۵ھ / ۹۱۸-۹۹۵ء)۔ السنن - بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ /
۱۹۶۶ء۔
۳۵. ابو داود، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدي سجستانی
(۲۰۲-۲۷۵ھ / ۸۱۷-۸۸۹ء)۔ السنن - بیروت، لبنان: دار الفکر،
۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۴ء۔
۳۶. ابو داود، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدي سجستانی
(۲۰۲-۲۷۵ھ / ۸۱۷-۸۸۹ء)۔ السنن - بیروت، لبنان: دار احیاء
التراث العربی -
۳۷. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن (۱۸۱-۲۵۵ھ / ۷۹۷-۸۶۹ء)۔
السنن - بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

٣٨. ديلي، ابو شجاع شيرويه بن شهردار بن شيرويه بن فناخسرو همداني (٢٢٥-٥٠٩هـ/١٠٥٣-١١١٥ء). مسند الفردوس - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٨٦ء -
٣٩. ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد (٦٤٣-٧٤٨هـ). ميزان الاعتدال في نقد الرجال - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٩٥ء -
٤٠. ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد بن عثمان (٦٤٣-٧٤٨هـ/١٢٤٣-١٣٢٨ء). سير أعلام النبلاء - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣١٤هـ/١٩٩٤ء -
٤١. ابن راهويه، ابو يعقوب اسحاق بن ابراهيم بن مخلد بن ابراهيم بن عبد الله (١٦١-٢٣٤هـ/٤٤٨-٨٥١ء). المسند - مدينة منوره، سعودي عرب: مكتبة الايمان، ١٣١٢هـ/١٩٩١ء -
٤٢. ابن رجب حنبلي، ابو الفرج عبد الرحمن بن شهاب الدين (٤٣٦-٤٩٥هـ). جامع العلوم والحكم في شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٢٠٨هـ -
٤٣. ابن رجب حنبلي، ابو الفرج عبد الرحمن بن شهاب الدين (٤٣٦-٤٩٥هـ). جامع العلوم والحكم - مصر: مطبعة البياي الحكي، ١٣٢٦هـ -
٤٤. ابن رشد، ابو وليد محمد بن احمد بن محمد بن رشد القرطبي (م ٥٩٥هـ). بداية المجتهد - بيروت، لبنان: دار الفكر -
٤٥. زرقاني، ابو عبد الله محمد بن عبد الباقي بن يوسف بن احمد بن علوان مصري ازهرى مالكي (١٠٥٥-١١٢٢هـ/١٦٣٥-١٤١٠ء). شرح الموطأ - بيروت،

لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١١ھ۔

٤٦. زملعی، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ٤٦٢ھ)۔ نصب الراية لأحاديث الهداية۔ مصر: دار الحديث، ١٣٥٤ھ۔

٤٧. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨-٢٣٠ھ/٨٢-٨٣٥ء)۔ الطبقات الكبرى۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٨ھ/١٩٤٨ء۔

٤٨. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨-٢٣٠ھ/٨٢-٨٣٥ء)۔ الطبقات الكبرى۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعة والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٤٨ء۔

٤٩. سُلمی، ابو عبد الرحمن محمد بن حسین بن محمد الازدی السلمی نیشاپوری (٣٢٥-٣١٢ھ/٩٣٦-١٠٢١ء)۔ طبقات الصوفیہ۔ قاہرہ، مصر: مطبعة المدنی، ١٣١٨ھ/١٩٩٤ء۔

٥٠. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٢٩-٩١١ھ/١٣٣٥-١٥٠٥ء)۔ الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر۔ بیروت، لبنان: دار الكتب العلمية۔

٥١. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٢٩-٩١١ھ/١٣٣٥-١٥٠٥ء)۔ تنویر الحوالک شرح موطأ مالک۔ مصر: مکتبہ التجاریہ الکبری، ١٣٨٩ھ/١٩٦٩ء۔

٥٢. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٢٩-٩١١ھ/١٣٣٥-١٥٠٥ء)۔ الدر المنتور فی التفسیر بالمأثور۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٥٣. شاه ولي الله، الدهلوي (١٧٤٣هـ/١٧٦٢ع). المسوى من أحاديث الموطأ - مكة المكرمة، سعودى عرب: مكتبة الحجاز، ١٣٥١هـ.
٥٤. شعرائى، عبد الوهاب بن احمد بن على بن احمد بن محمد بن موسى، الانصارى، الشافعى الشاذلى، المصرى (٨٩٨-٩٤٣هـ/١٢٩٣-١٢٦٥ع). الطبقات الكبرى - بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٢٢٦هـ/٢٠٠٥ع.
٥٥. شوكانى، محمد بن على بن محمد (١١٤٣-١٢٥٠هـ/١٢٦٠-١٨٣٢ع). نيل الأوطار شرح منتقى الأخبار - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٢٠٢هـ/١٩٨٢ع.
٥٦. ابن أبى شيبة، ابو بكر عبد الله بن محمد بن ابراهيم بن عثمان كوفى (١٥٩-٢٣٥هـ/٤٤٦-٨٢٩ع). المصنف - رياض، سعودى عرب: مكتبة الرشد.
٥٧. ابن أبى شيبة، ابو بكر عبد الله بن محمد بن ابراهيم بن عثمان كوفى (١٥٩-٢٣٥هـ/٤٤٦-٨٢٩ع). المصنف - كراچى، پاکستان: اداره القرآن والعلوم.
٥٨. صنعائى، محمد بن اسماعيل الامير (٤٤٣-٨٥٢هـ). سبل السلام شرح بلوغ المرام - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى، ١٣٤٩هـ.
٥٩. طبرانى، سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ع). مسند الشاميين - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٢٠٥هـ/١٩٨٢ع.
٦٠. طبرانى، سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ع).

- ١٩٤١ء)۔ المعجم الاوسط۔ رياض، سعودي عرب: مكتبة المعارف، ١٢٠٥ھ/١٩٨٥ء۔
٦١. طبرانی، سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٤٣-٩٤١ء)۔ المعجم الاوسط۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمين، ١٢١٥ھ۔
٦٢. طبرانی، سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٤٣-٩٤١ء)۔ المعجم الصغير۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٢٠٣ھ/١٩٨٣ء۔
٦٣. طبرانی، سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٤٣-٩٤١ء)۔ المعجم الكبير۔ قاہرہ، مصر: مكتبة ابن تيمية۔
٦٤. طبرانی، سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٤٣-٩٤١ء)۔ المعجم الكبير۔ موصل، عراق: مكتبة العلوم والحكم، ١٢٠٢ھ/١٩٨٣ء۔
٦٥. طحاوي، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملك بن سلمہ (٢٢٩-٣٢١ھ/٨٥٣-٩٣٣ء)۔ شرح معاني الآثار۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣٩٩ھ۔
٦٦. طيلىسى، ابو داود سليمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٢ھ/٤٥١-٨١٩ء)۔ المسند۔ بيروت، لبنان: دار المعرفہ۔
٦٧. ابن ابى حاتم، ابو بكر احمد بن عمرو بن خنك بن مخلد شيباني (٢٠٦-٢٨٤ھ/٨٢٢-٩٠٠ء)۔ الاحاد والمثاني۔ رياض، سعودي عرب: دار الراية، ١٢١١ھ/١٩٩١ء۔

٦٨. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٤ھ/ ٨٢٢-٩٠٠ھ)۔ الزهد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث، ١٢٠٨ھ۔
٦٩. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٤٩-١٠٤١ء)۔ التمهید۔ مغرب (مراکش): وزارت عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامية، ١٣٨٤ھ۔
٧٠. عبد الرزاق صنعانی، ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦- ٢١١ھ/ ٨٣٣-٨٢٦ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٢٠٣ھ۔
٧١. عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ عون المعبود شرح سنن أبي داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٢١٥ھ۔
٧٢. فربانی، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (٢٠٤-٣٠١ھ)۔ الصیام۔ بمبئی، بھارت: دار الکتب السلفیہ، ١٢١٢ھ۔
٧٣. ابن قدامہ، ابو محمد عبد اللہ بن احمد مقدسی حنبلی (٢٢٠ھ)۔ المغنی فی فقہ الإمام أحمد بن حنبل الشیبانی۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٢٠٥ھ۔
٧٤. قشیری، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (٣٤٦-٤٦٥ھ/ ٩٨٦- ١٠٤٣ء)۔ الرسالة۔ بیروت، لبنان: دار الجیل۔
٧٥. قشیری، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (٣٤٦-٤٦٥ھ/ ٩٨٦- ١٠٤٣ء)۔ الرسالة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٢٢٦ھ/ ٢٠٠٥ء۔

۷۶. ابن قیم، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (۶۹۱-۷۵۱ھ/۱۲۹۲-۱۳۵۰ء)۔ مدارج السالکین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۴ء۔
۷۷. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصری (۷۰۱-۷۷۴ھ/۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔
۷۸. کنانی، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۲-۸۴۰ھ)۔ مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجہ۔ بیروت، لبنان: دار العربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔
۷۹. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/۸۲۳-۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔
۸۰. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/۸۲۳-۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔
۸۱. مالک، ابن انس بن مالک رحمہ اللہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث صحیح (۹۳-۱۷۹ھ/۱۲-۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ لاہور، پاکستان: مطبع مجتبیٰ۔
۸۲. مالک، ابن انس بن مالک رحمہ اللہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث صحیح (۹۳-۱۷۹ھ/۱۲-۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔
۸۳. مالک، ابن انس بن مالک رحمہ اللہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث صحیح (۹۳-۱۷۹ھ/۱۲-۷۹۵ء)۔ المدونة الکبریٰ۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

۸۴. مبارکپوری، محمد عبدالرحمن بن عبدالرحیم ابو العلا (۱۲۸۳-۱۳۵۳ھ)۔ تحفة الأحوذی بشرح جامع الترمذی۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
۸۵. ابن مبارک، ابو عبدالرحمن عبداللہ بن واضح مروزی (۱۱۸-۱۸۱ھ/۳۶-۷۸۹ء)۔ کتاب الزہد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء۔
۸۶. ابن مبارک، ابو عبدالرحمن عبداللہ بن واضح مروزی (۱۱۸-۱۸۱ھ/۳۶-۷۸۹ء)۔ المسند۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۷ھ۔
۸۷. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبدالرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴-۷۴۲ھ/۱۲۵۶-۱۳۴۱ء)۔ تہذیب الکمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔
۸۸. مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن وردقشیری نیشاپوری (۲۰۶-۲۶۱ھ/۸۲۱-۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔
۸۹. مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن وردقشیری نیشاپوری (۲۰۶-۲۶۱ھ/۸۲۱-۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ۔
۹۰. مقدسی، ضیاء الدین ابو عبداللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبدالرحمن بن اسماعیل بن منصور سعدي حنبلي (۵۶۹-۶۴۳ھ/۱۱۷۳-۱۲۴۵ء)۔ الاحادیث المختارہ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ المنہضۃ الحدیثہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۹۱. مقدسی، ضیاء الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمن بن اسماعیل بن منصورى سعدی حنبلى (۵۶۹-۶۴۳ھ/۱۱۷۳-۱۲۴۵ء)۔
الاحادیث المختاره۔ فضائل بیت المقدس، شام: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔
۹۲. مقدسی، ضیاء الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمن بن اسماعیل بن منصورى سعدی حنبلى (۵۶۹-۶۴۳ھ/۱۱۷۳-۱۲۴۵ء)۔
فضائل الاعمال۔ قاہرہ، مصر: دار الغد العربی۔
۹۳. مناوی، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/۱۵۴۵-۱۶۲۱ء)۔ فیض القدير شرح الجامع الصغیر۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔
۹۴. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ الترغیب والترہیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔
۹۵. نسائی، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔
۹۶. نسائی، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الكبرى۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔
۹۷. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصہبانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء و طبقات الأصفیاء۔

بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٤٠٠هـ/١٩٨٠ء-

٩٨. ابو نعيم، احمد بن عبدالله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران اصبهاني (٣٣٦-٣٣٠هـ/٩٣٨-١٠٣٨ء)- حلية الأولياء وطبقات الأصفياء- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٢٣هـ/٢٠٠٢ء-

٩٩. ابو نعيم، احمد بن عبدالله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران اصبهاني (٣٣٦-٣٣٠هـ/٩٣٨-١٠٣٨ء)- تاريخ أصبهان- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١٠هـ/١٩٩٠ء-

١٠٠. نوى، ابو زكريا، يحيى بن شرف بن مري بن حسن بن حسين بن محمد بن جمعة بن حزام (٦٣١- ٦٤٤هـ/١٢٣٣-١٢٤٨ء)- رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين ﷺ- بيروت، لبنان: دار الخیر، ١٤١٢هـ/١٩٩١ء-

١٠١. يثمي، نور الدين ابو الحسن على بن ابى بكر بن سليمان (٣٥٤-٨٠٤هـ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)- مجمع الزوائد ومنبع الفوائد- القاهرة، مصر: دار الريان للتراث + بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٤٠٤هـ/١٩٨٤ء-

١٠٢. يثمي، نور الدين ابو الحسن على بن ابى بكر بن سليمان (٣٥٤-٨٠٤هـ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)- مجمع الزوائد ومنبع الفوائد- القاهرة، مصر: دار الريان للتراث + بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٤٠٤هـ/١٩٨٤ء-

١٠٣. ابو يعلى، احمد بن على بن شتى بن يحيى بن عيسى بن هلال موصلى تميمى (٢١٠-٣٠٤هـ/٨٢٥-٩١٩ء)- المسند- دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٢هـ/١٩٨٢ء-